وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا

الحمد للہ کہ درین ایام

برکت اختتام کتاب

ذخیرة السالک

فی

تاجیة المناسک

ترجمۂ جناب مولانا الاعظم السید علی نقی لا زال مجده السنی

باہتمام مالک سید محمد محسن برادر سید محمد سلطان عاقل مرحوم

در سنه [illegible] هجری در مطبع برهان واقع حیدرآباد طبع شد

غلطنامہ متعلق اعمال مکہ معظمہ و مدینہ منورہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	صاحب	مرحوم	//	۲	اور ربیع اوس کے	اور بادصفا اسکو
//	۱۰	ذخیرۃ	ذخیرۃ	۱۲	۱۲	امیر المومنن	امیر المومنین نے
۲	۳	وذخرا لیوم	وذخرا لیوم	،	۱۴	اسکا	اسکے
//	۴	اوران	اور ادن	//	۱۴	ویسے گردلے	ویسی گردانی
حاشیہ	۴	معنعن	متعنعن	//	۱۵	قران اسکے	قران مین اسکے
۳	۳	بندہ	بندے	۱۵	۴	رومی	رمی
//	۱۰	ستر ہزار درجہ	ستر ہزار درجے	//	۵	الحرنی	بالنحر
//	۱۲	ستر ہزار بندہ	ستر ہزار بندے				
۶	۱۸	روایت	روایات	۱۶	۱۳	امادہ	آمادہ
//	//	کے	کی	۱۷	۱۱	عجبنک	مجسّک
۷	۱	صحیح	صحیح	//	//	والثناءِ	والثناءَ
//	۵	سکگی قرار دی گئی	قرار دیا گیا	۱۸	۱	للی	لُنگی
//	۶	ہوتی ہے	ہوتے ہین	//	۲	نرضنی	فرضنی
۷	۱۶	تحرک	متحرک	//	۳	ازدذتہ	أردُتُہ
//	۷	مدار فضل	مدار تفضل	//	//	فاغانتی	فاعانتی
۸	۶	خلوض	خلوص	//	//	قبلنی	قبلنی
۹	۴	قلب کے	قلب کی	//	،	لمیقطع	لم یقطع
//	۶	ویسی سے	ویسے ہی	//	۴	لووجہہ	وجہہ
//	۶	ادا کری	ادا کرتے	//	۵	حرانی	حرانی
۱۰	۷	اسنیے	اپنی	//	//	وملحائی	وملجائی
۱۱	۱	اوسکی	اوسکے	۱۸	۵	وعذلی	وعذلی

مشعر الحرام	مسجد الحرام	۵	۱۰۷	اللہ الیہم	اللہ الیہم	۱	۸۰
اوسی حج	اوسے حج	۱۳	۱۰۹	غَلَبَ الْاَحْزَابَ	غلب الاحزاب	۱۰	؍؍
اَوْلِیَائِكَ	اولیائك	۱۶	۱۱۲	مَا بَعْدَ الْمَوْتِ	سابعد الموت	۲۳	؍؍
تقبّل	تقبل	۱۵	۱۱۳	اَھْلَہٗ	آھلہ	۲۱	۸۱
وَاخْلُفْنِی	وَاخْلفنی	۱۳	۱۱۴	مسجد الحرام کے	مسجد الحرام نے	۵	۸۴
ترکتُ بعدی	ترکت بعدی	۱۴	؍؍	اورسعی	اوسعی	۱۸	؍؍
جو	جوجو	۲	۱۲۲	مضمونکے	مصمونکے	۱۳	۸۵
جونکی	جونکی	۱۴	۱۲۴	وَصَدَّقَ	وصدق	۹	۸۶
اگر	اگر اگر	۱۲	۱۲۵	دوڑ چلنا	دور چانا	۱۰	؍؍
اور سنت ہی	اور سنت	۲	۱۳۱	فرمانبرداری	فرما مبرداری	۱	۸۸
اور جب [illegible]	اور جب مسجد	۵	؍؍	اَرْجُوْہُ	اَرْجُوا	۴	۹۲
ترجِعْنِی	ترجعنی	۸	؍؍	اُدْعُوْہُ	اَدْعُوا	؍؍	؍؍
لازم ہے یہ ہی	لازم ہے سی	۹	۱۳۳	نمازونکو	نمازوکو	۱۲	؍؍
اور	اور اور	۷	۱۳۸	ہونیوالے کے	ہولنیواکے	۸	۹۶
ہوتا	ہوتا	۷	۱۴۱	اُجِیْبُ لَہٗ	اُجْنب	۳	۱۰۱
آتا	آتا	۸	؍؍	مُلْكٌ	مَلِكٌ	۱۲	؍؍
پہلی	پہلے	۲	۱۴۲	مَنَاسِکِیْ	مناسکی	۱۸	؍؍
کلینی علیہ الرحمۃ نے	کلنی علیہ الرحمہ	۱۰	۱۴۸	اَدَّیْتُہَا	اَدَبْتُہا	۲۰	؍؍
امام رضا علیہ السلام سے منقول	امام رضا علیہ السلام ہے	۱۳	؍؍	خَلِیْلُكَ	خلیلك	۱	۱۰۴
اور سیرا	اوسار	۱۳	۱۴۹	دَلَلْتَ	دکلت	؍؍	؍؍
وسلم میں زیادہ	وسلم زیادہ	۱۸	؍؍	نَبِیَّكَ	نبتك	۳	؍؍
ہزار نماز	ہزار ملنماز	۸	۱۵۰	اَعْظَمُ	اعظم	۱۴	؍؍
تمت				مُنْجِحًا	مخا	۲۴	۱۰۵
				اِنْ دَلَفُوْا	اِن دلفوا	۱۵	۱۰۶

ص	۱۰	محمد	محمد	۴۹	۵	بزیادتی	بزیادتی
۱۹	۱	لااوبی	لااوفی الاساق	″	۸	الطبب	الطیب
″	۲	تعزم	تعزم	″	″	وادرع	وادرع
″	۳	مناسکی	مناسکی	۵۱	۲	لیھذاو	لیھذہ
″	۴	نتمزلی	نتمم لی	۵۲	۴	اتون	اتون
″	۷	التمتع	التمتع	۵۳	۴	عبدہ	عبدہ
″	۱۲	والثیاب	والثیاب	۵۴	۷	طواف ہر	طواف ہر
″	″	والطب	والطیب	۶۱	۱۵	پہونخنے	پہونچنے
۲۰	۳	لبیک	لبیک	۶۳	۱۷ حاشیہ	حدیثین ہرکہ حدیث مین	حدیث مین ہرکہ
″	۹	التقرب	تقرب	۶۸	۲	ریادہ	زیادہ
″	۱۲	لتماسھا	تماسھا	″	۳	چاہے	چاہیے
۲۱	۵	عرفہ کے	عرفہ کی	۶۹	۱۰	عورتون	عورتین
۰		مکرمہ رکھا	کردہ لکھا	۷۱	۴	وانحرام حرکمک	والحرم حرمك
۲۵	۱۱	سعابل	مقابل	″	۲	ووالدی	وو الدی
۲۸	۱۱	پہلے	[illegible]	″	۷	اخوانی	اخوانی
		ڈالیتا	ڈالنا			علی من الارض	علی من الرعفا
۳۲	۱۷	اسی	[illegible]	۷۲	۴	وخارق	وخارق
۳۹	۲	آنکھہ بال	آنکھہ کا بال			لاتغض	لاتغض
۴۰	۸	اوسنے	اوٹھنے	۷۴	۳	بہت	بہت
″	۱۳	لوٹا	فورا	۷۵	۷	نو	تو
۴۴	۱۰	وعلی	[illegible]	۷۰	۳	نعمائہ	نعمائہ
۴۶ حاشیہ	۱۵ حاشیہ	سرواد	[illegible]	″	″	الحمد	الحمد للہ
۴۷	۴	وعلی اللہ	وعلی ملتہ	″	۱۳	وحسا	[illegible]
۴۸	۱۱	خیرہا	خیرہا تی	۷۸	۱	الذنب	الذنب

تقریظ چکیدہ قلم فصاحت رقم جناب جامع فضائل و براعت بیدل سہارنپوری مولوی حبیب الرحمن صاحب انصاری مفخر اہل السنہ والجماعت در حیدرآباد دکن سنہ ۱۳۲۰ ہجری

مژدہ ای حاجیان بیت اللہ + مژدہ ای زائران بیت اللہ

کیا اس زمانہ کساد بازاری علم و عمل مین ایسے لوگ ہین کہ اپنی وقت عزیز کو قوم کے نفع رسانی مین صرف کرین - کیون نہین ابھی جناب مولوی سید علی نقی نقوی گردیزی سلطانپوری نے مناسک کا ترجمہ فرمایا اور ہمارے مودت اساس جناب مولوی سید غلام عباس صاحب رسولپوری نے اوسکے خدمت مین اپنی علمی جوہر دکھلائے دراصل رسالہ جناب شیخ مرتضی انصاری کا ہے جو اصول فقہ مین کا الامام ہین مگر ہمارے جناب مولوی سید غلام عباس صاحب نے اوسکی تنقیح مین اپنی مجتہدانہ لیاقت سے کام لیا اور اون کے برادر زادہ سید امانت حسین سلمہ نے جو اوسوقت شریک امتحان مولوی ہین اوسکے تصحیح کی سچ تو یہ ہے کہ یہ ترجمہ (ذخیرۃ السالک فی تادیۃ المناسک)

۵	۲	ابابیل	اَبَابِیل	۳۵	۱۱	محیط	مُحِیْطٌ
۶		رائی	رَائِیْ	۴۲	۵	مصباح	مِصْبَاحٌ
۷	۲	رسول اللہ	رَسُوْلِ اللہ	۴۵	۷	مَنْ رَجَاءَ	مَنْ رَجَا
۹	۳	البلور	اَلْبَلُّوْرِ	۴۶	۴	خاتم النبین	خَاتَمُ النَّبِیِّیْن
۱۰	۴	الجنۃ	اَلْجَنَّۃ	۴۷	۴	الشہداء	اَلشُّہَدَاءِ
۱۶	۱۴	ویردون	وَیُرَدُّوْنَ	۵۰	۱۰	درنیر	اور نیر
۱۷	۱۵	جلنے	جلتے	۵۲	۱۸	اوقلم	اَوْقَلَم
۲۰	۱	لا انقطاع	لَا اِنْقِطَاعَ	۵۴	۱۰	خداوند	خداوند تعالیٰ
۳۲	۱۰	اولیاء اللہ	اَوْلِیَاءِ اللہ	۵۶	۳	مدینہ کو جانے	مدینہ کو جاتے

تمت

حامداً و مصلیاً

مناسک حج از مصنفات رأس المدققین شیخ مرتضی انصاری اعلی اللہ مقامہ
چون کتابے بود بس بے مثل کہ مندرجاتش حق و یقین و مقرون باحتیاط
مطلوب بود در دین می باشند و در کتب فارسیہ ہمچو مختصری جامع مسائل
ضروریہ این نوع کمتر بنظر می آید حتی کہ مصنف علام در اثناء ایش و جناب
سید نیز در حاشیہ تصریح فرمودند کہ عمل کردن بر آن اختصاص بوقتے ندارد و
غالباً طریق احتیاط در آن مسلوک شدہ است کہ نفعش عام و فائدہ اش
تام گردد نظر بر آن ترجمہ اش حسب استدعای عبد آثم برادرم عزیز الفضائل
عمدۃ الاماثل مرجع المفاخر الشہیۃ لمجار المآثر البہیۃ جعلی الزہد و التقی المحلی
بحلیۃ الارشاد و الہدی الیلمعی اللوذعی البارع الذکی الزکی جناب مولانا سید
علی النقی المنقوی الکردیری کہ ماشاء اللہ علاوہ جمیع مکارم نفسانیہ ذاتیہ از اماثل
اخلاف خاندان نسبت و علم و افاضل اخلاف ہم و علم و اصحاب عدالت
و امامت و ارباب جمعہ و جماعت می باشند با کمال حسن اسلوب و طریق
مطلوب غایت فصاحت و نہایت رجاحت و طرز مرغوب و وضع محبوب
و مع ذلک بسہولت و اختصار بلا التصرف و اختصار بصحت تمام و مطابقت بالا
کلام مصنف ایشان بحمد اللہ کتابی بس مستقل و محکم و رسالہ معتبر و مستحکم در زبان
اردو با محاورہ بوجود در بروز آمدہ ۔ بلا ریب منفعت آن شامل است و کامل

وہ رسالہ ہے کہ اسکی جس قدر قدر کیجائے بجا ہے کہ ہر زمانہ کے حجاج
و زائرین کی لئے وہ ایک ایسا رفیق ہے کہ بلا شک پڑھا لکھا آدمی بغیر
کسی معلم و معین کے صحیح طور پر اعمال حج کو بخوبی ادا کر سکے من بعد الارشاد
جناب مولوی سید غلام عباس صاحب صرف ایک قطعہ تاریخ پر اکتفا کرتا ہوں

قطعۂ تاریخ

جب مناسک کا کیا ترجمہ باجد و جہد ✤ اور مناسک پئی حجاج بہ تصحیح چھپی
جھل کی دل شکنی کر کے کہا بیدل نے ✤ مرحبا صل علیٰ خوب مناسک لکھی
۱۳۲۰

تمت



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ وآلہ الطاہرین اما بعد
کہتا ہے حقیر سید علی نقی بن سید غلام شاہ صاحب نقوی سلطانپوری طاب ثراہ
مولف رسالہ کہ یہہ اردو ترجمہ ہے اوس رسالہ جناب شیخ مرتضیٰ انصاری
اعلی اللہ مقامہ کا جس کے دیباچہ مین خود جناب موصوف فرماتے ہین کہ اسمین
طریقہ احتیاط مسلوک ہوا ہے تاکہ نفع لینا اس سے اس مقصر کے زمانہ
کے ساتھہ مخصوص نہ رہے اور جناب میرزا محمد حسن شیرازی طیب اللہ
رمسہ اس کے حاشیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ جب عمل کرنا اس سالہ
پر کسی وقت کے ساتھہ اختصاص نہین رکھتا اس واسطے کسی قدر احتیاط
اوس مین لکھی گئی ہین تاکہ نفع اس کا بہت کامل ہو اور چونکہ اصل
فارسی کا مناسک تھا اس واسطے نام اس ترجمہ کا ذخیرۃ السالک
فی تلاوۃ المناسک رکھا۔ خدا اس کا فائدہ عام و نفع تمام گردانے

امید از تفضل منعام آنکه علی مر الدهور و کر العصور عامۂ مومنین کرام را از آن انتفاع باشد عام در جمیع بقاع و اصقاع اہل اسلام و انشاء اللہ این حرکۂ حسنہ سبب علو درجات ہمہ اہالی شہرت و ظہور آن گردد خاصہ جناب مترجم و این باعث ترجمہ و جناب سید السادہ ذی المناقب العلیہ والمنافع السنیہ اخص الاحباب اطیاب و اشرف الاوداء الانجاب السید محمد جعفر صاحب کہ تحمل حمل مصارف طبع آن بر ذمت والا ہمت خود گرفتند۔ و ہم قرۃ العین السید امانت حسین اوصلہ اللہ الی ما یتمناہ من خیر النشاتین کہ در تصحیح آن شرکت داشت آمین ثم آمین۔

حررہ السید غلام عباس بن السید نجف حسین من سادۃ الرسولپور نوّر مرقدہ بالنور والحبور فی ۱۵ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۰ھ

تمت

وگناہون سے کوئی چیز برابری نہین کرسکتی اور اسکی جزا سوا اس کے نہین
کہ صاحب اس کا بہشت عطا فرمایا جاوے اور یہہ کہ وہ افضل ہے ستر
بندہ آزاد کرنے سے۔ اور خبر محمد بن مسلم مین ہے جناب ابوالحسن علیہ السلام
سے کہ جو شخص آوے حج کے واسطے یہانتک کہ وہ داخل مکہ ہو
تواضع و فروتنی کے ساتھہ۔ پس جب داخل ہوا مسجد الحرام مین اوس
خشوع و خضوع و خوف الہی کے ساتھہ کہ قدم اوس کے بوجہ خوف پادشاہ
عظیم الشان حقیقی کے گویا نہ اوٹھتے ہون اور چلنے سے باز رہ گئے ہون
اور بعد اوس کے اوس نے اچھی طرح طواف بیت اللہ کیا اور دو رکعت
نماز پڑھ چکا تو خدا تعالی ایسے حاجی کے لئے ستر ہزار حسنہ (نیکی) تحریر
فرماتا ہے اور ستر ہزار برائی اوس سے محو فرماتا ہے اور ستر ہزار درجہ اوسکے
بلند گرداتا ہے اور ستر ہزار حاجت مین اہل حاجت کے اوس کو شفیع گرداتا
ہے اور اوس کے واسطے ایسے ستر ہزار بندہ آزاد کرنیکا ثواب عطا ہوتا ہی
کہ جسمین سے ہر ایک بندہ دس دس ہزار درہم قیمت کا ہو۔ اور منقول ہے کہ جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک اعرابی حاضر ہوا اوس نے
عرض کیا کہ یا نبی اللہ مین بارادہ حج گہر سے نکلا تہا مگر حج مجہہ سے فوت ہو گیا
اور مین مالدار ہون آپ ایسا کوئی امر ثواب میرے مال مین بجالانے کا
حکم فرمائیے کہ مین اوس کو بجا لاؤن اور ثواب اوس کا مجہہ کو مثل اداے
حج عطا ہو۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اے اعرابی دیکہہ تو ابو قبیس پہاڑ کیجانب کہ
اگر وہ زر سرخ ہو جاوے تیرے لئے اور تو اوس کو راہ خدا مین

بحرمة النبي وآله الكرام - اور اس کو توشۂ اخروی میرا اور میرے والدین
کا فرماوے - اللهم اجعلنا خالصة لوجهك العلى الكريم
وذخرا اليوم لا ينفع فيه اب ولا حميم - مقدمہ معلوم ہو
کہ حج اسلام کے سب شعارون سے بزرگتر اور ان سب امور سے بھی کہ
جن سے عباد کو معبود حق کے ساتھہ قرب معنوی حاصل ہوتا ہے افضل ہے
کیونکہ اس مین ہے نفس امارہ کا رام کرنا اور بدن کا مشقت مین ڈالنا اور اہل
و مسکن و وطن سے ایک مدت تک علیحدہ ہونا - غربت مین رہنا اور عادتون اور
لذتون اور خواہشون کا ایک لخت ترک - اور نفرت کے چیزون کی
برداشت اور مکروہات کا تحمل اور مال کا صرف اور اسباب کا باندھنا کھولنا اور
قیام و کوچ کے زحمتونکا اوٹھانا اور خوف کے امور کا سہنا اور کم مرتبہ اشخاص و
کمینون کی معاشرت و صحبت مین مبتلا ہونا - فی الجملہ حج واقعًا ایک عبادت
جامع اقسام ریاضات مطلوبہ ہے اوس مین ریاضت نفسانیہ بھی موجود
ہے - طاعت مالیہ بھی عبادت بدنیہ بھی - عبادت قولیہ بھی اور عبادت
فعلیہ بھی عبادت وجودیہ اور عبادت عدمیہ بھی - اور ظاہر ہے کہ یہہ اجتماع
صرف حج کے خواص سے ہے منجملہ اون عبادات کے کہ جو نماز سے
جامع تر ہونے مین مقابل نہین ہو سکتے اور اس کی فضیلت مین احادیث
متواتر معنوی بکثرت ہین اور قرآن مجید سے بھی اس کی فضیلت بدرجہ
قطعی ثابت ہے از جملہ احادیث فضیلت یہان ہم چند حدیثون کے تحریر
پر اکتفا ہوتا ہے - از انجملہ وارد ہوا ہے کہ حج مبرور خالص تمام ثنائیون

روزون اور جہاد سے اور سرحدات کی حفاظت کے لئے گھوڑے وغیرہ موجود رکھنے سے یا مہمان سرا قائم کرنے سے اور ہر شئے سے سوائے نماز کے مگر حج مین نماز ہے بخلاف نماز کے کہ اس مین حج کا نام بھی نہین مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے افضلیت نماز نسبت حج صرف باعتبار مقابلہ ہے ورنہ باعتبار اس کے کہ حج کا نماز ہی جز ہے نماز تنہا حج سے افضل نہین بلکہ کم ہے چنانچہ حدیث کا یہ فقرہ کہ حج مین نماز ہے بخلاف نماز اسپر دال ہے اور جب حج کی افضلیت تمام عبادات پر واقعاً ہی ہے تو صریحاً ایک حدیث مین وارد ہوا ہے کہ حج افضل ہے نماز سے اور روزون سے۔ صاحب جواہر اس روایت کے وارد کرنے کے بعد فرماتے ہین کہ شاید فضیلت مطلقہ حج اس واسطے ہے کہ نماز گزار کو اپنے اہل سے صرف ایک ساعت بے پرواہی و اعراض ہوتا ہے اور روزہ دار صرف بقدر سفیدۂ روز بخلاف حاج کے کہ وہ اپنے بدن کو مشقت و تعب مین اور نفس کو حرارت و محنت مین ڈالتا ہے اور مال کو اپنے صرف کرتا ہے اور مدت دراز تک اپنے اہل و انیس اشخاص سے علیحدہ رہتا ہے اور غربت اختیار کرتا ہے نہ مال کے واسطے نہ تجارت کے واسطے اور عقل و نقل اسپر متفق ہین کہ افضل اعمال وہ ہین جو بہت تعب اوٹھانے اور سختی گوارا کرنے سے ہون اور اسپر بھی کہ اجر و ثواب بقدر جہد و جد و بانداز مشقت و کد ہے و نیز یہہ امر بھی موکد فضیلت حج ہے کہ شرعاً آدمی کو حکم ہے استحباباً کہ اپنے عیال کو حج کراوے اگرچہ قرض لینے سی ہو یا کمی نفقہ سی کیونکہ ظاہر ہے کہ یہہ امر نہین ہے مگر بوجہ عظمت اس عبادت کے اور کافی ہی

صرف کرے تب بھی تجھے وہ ثواب حاصل نہ ہوگا جو حاجی کو ملتا ہے۔ پھر
حضرتؐ نے فرمایا کہ حقیقتًہ جب حاجی سفر حج کے سامان کی تیاری شروع
کرتا ہے تو وہ کسی شے کو نہین اوٹھاتا ہے مگر یہہ کہ خدا اوس کیواسطے
دس حسنہ (نیکی) لکہتا ہے اور دس بُرائی (بدی) اوس سے مٹاتا ہے
اور دس درجہ اوس کے لیے بلند کرتا ہے پس جس وقت وہ سوار ہوا اپنے
اونٹ پر تو اوس کے اونٹ نے کوئی قدم نہ اوٹھایا اور نہ رکھا مگر یہہ کہ خدا تعالیٰ
نے اوسکے واسطے مثل اپسے ثواب کے تجہیز فرمادیا پس جس وقت کہ طواف کیا
اوس نے خانہ کعبہ کا تو وہ اپنے گناہون سے باہر نکل گیا اور جس وقت
سعی کی اوس نے درمیان صفا و مروہ کے تو نکل گیا اپنے گناہون سے
اور جب وقوف کیا اوس نے عرفات مین تو وہ اپنے گناہون سے نکل گیا
اور جب وقوف کیا مشعر الحرام مین تو وہ اپنے گناہون سے نکل گیا۔ پس
جس وقت رمی کی اوس نے تینون جمرات کی تو نکل گیا اپنے گناہون سے
پھر شمار فرمایا آنجناب نے ایک ایک موقف کو جہان اوس نے وقوف کیا
اور فرمایا کہ پاک ہوا وہ اپنے گناہون سے۔ پھر فرمایا کہ کہان ہے تجھکو
اے اعرابی یہہ امر وشان کہ حاصل کرے تو ایسے ثواب و درجہ کو جو
حاجی نے حاصل کیا ہے۔ اور صادق آل محمدؐ نے فرمایا کہ حاجی پر
چار ماہ تک گناہ نہین لکھے جاتے اور نیکیان لکھے جاتے ہین مگر یہ کہ وہ
گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو اور ایک درہم کا صرف حج مین بہتر ہے دو ملین ب
راہ خدا مین ہزار درہم کے صرف سے۔ و تیز وارد ہوا ہے۔ کہ حج افضل ہے

شائقہ کئی امرون کے سب سے اہم و ضروری امر خالص کرنا نیت کا اور صحیح گردانا
اوسکا کہ کوئی شئے ریا و شہرت و مدح و فخر وغیرہ وغیرہ داعی اس کا نہ ہو بجز رضائے
ذات احدی کے ورنہ محنت ضائع و روپیہ برباد بلکہ بمقابلہ ثواب عذاب
پر عتاب۔ بلکہ ایک قسم شرک کے خطاب کا استیجاب کا خوف اسواسطے
ہے کہ حج ظاہر بظاہر و باعلان کئے جانے پر قرار دی گئی ہے اور ان زمانون
مین وہ اسباب رفعت و اعلام افتخار و اعتبار سے شمار ہوتی ہے بلکہ ان اشیا
سے ہے کہ جو وسیلہ پڑتے ہین تجارت اور مشہور کرنے کا اپنے نیک
باتون کے اور شہرون کے سیر و تماشا اور اطلاع حاصل کرنے کا حالات
مقامات و مکانات و ملکون کا۔ اس واسطے خوف طاری ہوتا ہے کہ بعض
احوال مین خدا نخواستہ اسباب باطل و فاسد کر دینے والی عبادت کے
حج مین دخل نہ پائین اور داعی عمل نہ ہون مستقلا یا اشتراکا اور اون سے
اخلاص نہین ہے مگر باخلاص کامل نیت اور اخلاص ہین مگر باین طور کہ
عجب و ریا و شہرت و دوستی مدح و ثنا سے علحدہ ہو اجتناب کرے۔ اور
عبادات دینیہ کو ان نجاستون اور دنیوی مقاصد سے پاک کرے اور یہ
نہین ہوتا بدون اس بات کے کہ دنیا کی محبت دل سے نکال لے اور خدا کی محبت پر
اقتصار کرے اور صرف اوسی کی محبت و رضا جوئی واقعی محرک و باعث
عمل ہو بلا شرکت غیر ہے اور یہی امر شیت زیادہ مشکل و دشوار ہے
اور علمی طریق اس کی طرف قاصر ہے کو حکم تمیز نہ ہوتا۔
خالص نیت و غیر خالص کے تمیز کرنے مین مشکل یا دقت توجہ بیان

اوس کے اور اوس کے صاحب کے فضل مین یہہ امر کہ وہ پاک ہو جاتا ہے
گناہ سے اوس طرح اور ویسا جیسا کہ روز ولادت اپنے بے گناہ ہوتا ہے
اور تمام گناہون سے پاکیزہ۔

فائدہ۔ اس عظیم عبادت کو حتی الوسع ترک نہ کرنا چاہیے کہ ترک
اوس کا سال استطاعت سے گناہ ہلاک کنندہ ہے اور مقابل جلالت
بجا آوری اس کے جزاو عقاب بھی اس کا بعید تصور کرنا چاہیئے۔ حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص مر جائے اور حجۃ الاسلام
نہ بجالایا ہو جس حالت مین کہ کوئی حاجت ضروری مانع نہ ہو حج کرنے سے یا
مرض شدید کہ اوس کی وجہ سے طاقت حج کی نہ رکھتا ہو اور مانع نہ ہوا سے
کوئی بادشاہ جابر تو مریگا ایسا شخص درحالیکہ موت اوس کی مانند موت
یہودی و نصرانی کے ہوگی اور قرآن مجید مین خدا تعالیٰ ایسے تارک کو بوجہ عظیم ہونے
اوس کے کافر سے تعبیر فرماتا ہے جیسا کہ تارک الصلوٰۃ۔ بعض احادیث مین
کافر سے تعبیر ہوا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ
عَنِ الْعَالَمِينَ۔ اس کا ظاہری ترجمہ یہی ہے۔ جس شخص نے کفر اختیار
کیا پس ضرور اللہ بے پرواہ ہے تمام عالم والون سے مراد یہان کفر سے ترک
حج ہے اور اپنا غنی ہونا جو فرمایا اوس سے نہایت مطلوب ہونا اس عبادت کا
ظاہر ہے اور علو شان اُسکے اور اُسکے بجالانے والے کے اور نہایت
رداوت وشقاوت اوس کے تارک کے علاوہ تصریح لفظ کفر کے اور جب
بجالاوے تو صحت کے ساتھ اور صحت حج پر محافظت ضروریات سے ہے

نکسی ہین ونیز واضح ہو کہ مسائل حج جو ادا کرنے والے کو قبل از اداے حج جاننے ضرور ہین باجتہاد یا بہ تقلید یا باحتیاط اور مسائل حج کے اجزا رکثیر اور مطالب غیر یسیر ہین اور وہ باوجود اس کے غیر مانوس غیر مکرر و نیز اکثر مردم اسکو تنگی وباندگی سفر و ضیق وقت و اشتغال قلب کے حالت مین بجا لاتے ہین اور ظاہر ہے کہ آدمی اون عبادات کو بھی جو بار بار عمل مین لائے جاتے ہین مثل نماز کے ویسی ہے اچھی طرح اور درست طریق سے نہین ادا کرتے حالانکہ اون کو وہ خوب سمجھتے ہین روزانہ کرتے ہین اور اور اشخاص بہی بہت ہین کہ جو اون کو خوب جانتے ہین یہان تک آدمیون مین سے بعض اشخاص پر پچاس برس گزر جاتے ہین بلکہ زیادہ اور وہ وضو بھی درست نہین کرتے چہ جائیکہ نماز اور حج کا تو ذکر ہی کیا ہے جو ایک اجنبی و نادر عبادت ہے بالکل غیر مانوس مکلف جانتا ہی نہین اور مسائل اس کے اس کثرت سے اور تشعب انکے اس قدر وافر اور دامن اون کا ایسا فراخ خاصکر جب طہارت و صلوۃ بہی اوس کے ساتھ ملجاوے کہ وضو شرط حج ہی اور نماز جزو اوس کا تو اس وقت اس کی شان دشواری مین اور بھی عظیم ہو جاوے گی۔ جب زرارہ نے حضرت صادق آل محمد سے عرض کیا کہ حق تعالے لے مجھے آپ پر سے فدیہ گردانے مین چالیس برس سی حج کے مسائل دریافت کرتا ہون اور آپ بیان فرماتے جاتے ہین تو حضرت نے فرمایا کہ اے زرارہ ایک ایسا گھر ہے خانہ کعبہ کہ جس کا حج کیا جاتا ہی دو ہزار برس قبل سے حضرت آدم کے اور تو چاہتا ہے کہ اوس کے مسائل چالیس سال مین ختم ہو پہونچ جاتے۔ مگر واضح رہے کہ خبر مذکور سے یہ بھی ظاہر

کردینے پر اور ظلم کرنے پر قدرت رکھتی ہے جب اوسکے روبرو پیش ہون
دو قسم نیت کی پس اس مین اشکال و دشواری جو ہے وہ کل باعتبار
عمل ہے ایسے مشکلات اوس مین پیش آتے ہین کہ آنسو ٹپک پڑین اور آدمی
پیچ اوٹھے بڑا سخت مرحلہ ہے اور مترجم کے فہم مین اختلاف ثوابات جو
روایات مین گزرا اوس کا باعث وہی اختلاف حجاج ہے مدارج قرب و
خصوص مین مثلاً پہلی ایک روایت مین گزرا کہ اس کا ثواب ستر بندہ کی آزادی کا
ہے اور ایک مین ستر ہزار بندے کی علیٰ ہذا اور اختلافات بھی - اور اس
مشکل امر کا علاج اگر دنیا مین کچھ ہے تو یہی کہ ہمیشہ دنیا کے حالات بےثباتی
و بےوفائی وغیرہ مین فکر کرتا رہے - اور علم اخلاق حدیث و حکمت کی کتب
مطالعہ مین رکھے اور پڑھا ہوے اور مزاولت اوس مین رکھے تو اسمین بڑا
بڑا نفع ہے اور تاثیر - کیونکہ علاج امراض روحانی حقیقۃً علم اخلاق سے ہے
اور وہ درحقیقت طب روحانی و حکمت نفسانی ہے اور توفیق دینے والی توفیق
اصل مین سے ہے کیا بلکہ تمام نیک راہون کی طرف یقینی طور پر پہونچا دینے والی ہے
اوسی سے ہر سہل و مشکل مین استعانت چاہئے جیسا کہ مضامین ادعیہ
زبور آل محمد و مہج الدعوات وغیرہ سے یہ امر مبین ہے - نیز معلوم ہو کہ اختلاف
ثوابات جو ان احادیث مین ہے وہ بھی مترجم کے فہم ناقص مین اسی
وجہ اختلاف مدارج حجاج پر مبنی ہین جو ان کے اعمال کے درمیان اعلیٰ
و اوسط و ادنے درجہ ہونے مین واقع ہے باعتبار اعلے درجہ ہونے
خلوص وغیرہ وغیرہ یا اوسط درجہ یا ادنے درجہ ہونیسے اوس کے

مسئلہ - جب آدمی کو اتنی استطاعت حاصل ہو جاوے کہ اپنی آمد و رفت کا خرچ اور عیال واجب النفقہ
کا خرچ بقدر اپنی حیثیت اور اندازے کے رکھتا ہو اور جب حج سے واپس پھر کر آوے تو حال اوس کا

اب جاننا چاہیے کہ حجۃ الاسلام جو تمام عمر مین ہر مکلف پر جبکہ مقررہ شرطین وجوب حج کی
پائی جائین ایک مرتبہ واجب ہوتا ہے وہ تین قسم پر ہے حج تمتع - حج قران -
حج افراد - چونکہ قسم واجب اہل فارس (وہند) کی غالباً حج تمتع ہے لہذا اس
رسالہ مین اسی قسم کے بیان پر اکتفا کیجاتی ہے - مخفی نہ ہے کہ حج تمتع دو
عبادتون سے مرکب ہے ایک کو عمرہ تمتع کہتے ہین دوسرے کو حج تمتع -
پس حج تمتع مجموع دونو عبادتون پر بولا جاتا ہے اور مرکب کے ایک جز پر بھی
اطلاق حج تمتع کا ہوتا ہے - اور اول جز یعنے عمرہ تمتع مقدم ہے - دوسرے جز
یعنے حج تمتع پر مثلاً اگر کسی شخص کو بباعث کسی عذر کے ممکن نہ ہو کہ عمرہ تمتع کو
حج تمتع سے پہلے بجالاوے تو حج اوس کا حج افراد ہو جائے گا جیسا کہ بعد
فراغ افعال عمرہ کے بیان اس کا آئے گا انشاء اللہ تعالی - اور جاننا چاہیے
کہ تین قسموں سے پہلی قسم کہ حج تمتع ہے مکلف[1] کو اوس کے شروع کرنے
سے پہلے چاہیے کہ اوس کی صورت اجمالی یعنے اوس کے اجزا کو مجمل طور سے
جان لیوے جس طرح کہ اجزاء نماز کو قبل از شروع نماز جاننا ضرور ہے - اور
صورت اجمالی حج تمتع کی یہ ہے کہ اول عمرہ تمتع کے واسطے حسب تفصیل سے کہ

[1] مکلف وہ شخص ہے کہ جس پر حج یا دوسری عبادت واجب ہوئی ہو ۱۲ مترجم -

اور کبریائی کی عمامہ اپنے سرونسے اتار ڈالین اور عاجزی کا جوا اپنی گردنونپر رکھہ لین اور عاجزی اور فروتنی کا لباس پہن لین اور افتخار و مباہات کا ترک کلی کرین - اور یہ امور حج کے بڑی فائدونسے ہین مع اسکے کہ اسمین یاددہانی یقینی بڑے احرام اور بڑی توقف کی بڑے مقاماتکی ہین حشر و نشر کے اور انکی حالات اور قیامت کے ہولناک چیزونکی ہی کیونکہ در حقیقت حج ایک چہوٹا حشر ہے اور احرام باندہنا تلبیہ کرنا مواقف مین جانا اور وہان ٹہیرنا نالہ وزاری و دعا بیقراری کرتے ہوئی صلاح یا شقاوت کی طرف میلان کرتے ہوئے بہت مشابہ ہی قبرونسے نکلنی کے کفن پہنے ہوئی گناہونسے فریادرسی کرتے ہوئی اور ایک جای بلند پر جمع ہونے اور پہر جنت یا دوزخ کیطرف جانیکے بلکہ حاجیونکے حرکات اپنی طواف وسعی و رجوع و سیر و وقوف مین مشابہ ہی شخص خوفناک پریشان بیقرار منہ پہیر جای پناہ کے تلاشی کی طورون وطریقون سے جو منجملہ اہل محشر کے ہو تمام حالات و اطوار مین اور نیز اسمین جب ملادی جاے آزمایش بندونکی اور اونکی طاعت اور اطاعت کے اوامر و نواہی مین جیسا کہ جناب امیر المومنین اسکی خطبہ مین تصریح فرمائی ہے - فی الجملہ اسکا صحت کے ساتہہ بجالانا بہت ہی ضرور ہے اور باعث فضل کثیر اور اسکا ضائع کرنے مین عقاب شدید ہی کہ روایت مین اسکی تارک کی موت کو یہودی کی موت سے تشنیہ دی ہی بلکہ بعینہ ویسے گردانے گئی ہی اور قرآن اسکے تارک کو کافر سے تعبیر فرمایا ہی جہان فرماتا ہے ومن کفر الخ جیسا کہ پہلے گزرا -

فائدہ آخری حج کا فرض جامع شرائط پر بروی کتاب خدا و سنت و اجماع مسلمین ثابت ہی بلکہ وہ ضروریات مین سے ہے منکر اسکا کافر ہے اور تاکد وجوب اسکا اس درجے کا ہے کہ تارک اسکا کافر سے تعبیر ہوا اور اول معلوم ہو چکا کہ عقلاً بہی وہ فوائد و اسرار پر مشتمل ہے - پس گویا حسن عقلی اس کا ادلہ اربعہ سے ثابت ہے -

مسئلہ - جبکہ آدمی ایک خاص مکان کی احتیاج رکھتا ہے یعنے بغیر اوس مکان کے گذر اوسکی دشوار ہو اور بغیر خریدنی اوس مکان کے ضرورت اوس کی رفع نہ ہوسکے تو قیمت ایسے مکان کی استطاعت سے مستثنیٰ ہے -

جگہہ کا نام ہے وہان جا کر نویں کی ظہر سے تا مغرب اوس جگہہ رہے گا اور شب کو وہان سے کوچ کرکے مشعر الحرام مین کہ مکہ سے تخمیناً دو فرسخ ہے آکر طلوع فجر عید قربان سے تا طلوع آفتاب وہان رہے گا اور پھر منیٰ مین آنکر کہ قریب مکہ نام ہے ایک مقام کا اس جگہہ تین عمل بجا لائے گا - اول رمی جمرہ عقبہ یعنے جمرہ عقبہ پر کنکریون کا پھینکنا - دوسرے ذبح یا نحر کرنا ہدی کا - تیسرے سر منڈانا یا کچھہ بال یا ناخن کاٹنے - بعد اس کے مکہ کو مراجعت کرنا اور بدستور سابق طواف زیارت بجا لاکر دو رکعت نماز طواف ادا کرنی پھر بطور گذشتہ مابین صفا و مروہ کے سعی کرنی اور بعد ازان طواف نساء کرنا خواہ عورت ہو یا مرد یا طفل بعد اس کے دو رکعت نماز طواف کرکے پھر منیٰ کو مراجعت کرنی اور گیارہوین و بارہوین شب وہان رہنا اور پھر گیارہوین اور بارہوین روز بھی رمی جمرہ کریگا - بعد بجا لانے ان اعمال منیٰ کے مکلف فارغ ہو جاتا ہے تمامی اعمال حجۃ الاسلام سے کہ جن کا بجا لانا اوسپر واجب تھا اور اگر شخص مکلف بہ حج یعنے جسپر حج واجب ہے ابتدائے احرام مین ان افعال سے جاہل .... ہو لیکن ارادہ کرے کہ

زمین کو اوس کے نیچے سے پھیلایا ہے - پچیسوین شب ماہ ذی قعدہ مین اسی سبب سے اوس روز کو یوم دحو الارض کہتے ہین اور نیز روایت ہے کہ اوس کو کعبہ یون کہتے ہین کہ مربع ہے

اس قسم کا رہے کہ معاش اوس کی تنگ نہو جاسے تو یہی شخص مستطیع و واجب الحج کہا جاتا ہے
پس چاہیے کہ حج کو جاسے ۱۲ ۔

بیان کیا جاویگا احرام باندھنا ہوتا ہے پھر مکہ مین داخل ہونے کے بعد عمرہ کا طواف
کیا جاتا ہے یعنے سات بار گرد خانہ کعبہ[1] کے پھرنا کہ ہر دور کو شوط کہتے ہین بعد
اوس کے مقام ابراہیم علی نبینا و آلہ و علیہ السلام مین دو رکعت نماز طواف کی پڑھتا
ہے بعد اس کے سات بار سعی کرنا یعنے راہ چلنا درمیان صفا و مروہ کے کہ یہ
دو مکان ہین جانا صفا سے مروہ کو ایک بار گنا جاتا ہے اور مراجعت کرنا مروہ
سے طرف صفا کے مرتبہ دوسرے مین شمار ہے بعد اس کے تقصیر یعنے
کچھہ ناخن یا بال اپنے کاٹ دینے ۔ جب محرم ان امور سے فارغ ہوگا تو
جو چیزین اوسپر بسبب احرام کے حرام ہو گئی تھین وہ اب اوسپر حلال ہو جاوینگی
اور اسی سبب سے اوس کو عمرہ تمتع کہتے ہین اور اس کے حج کو حج تمتع کہا
جاتا ہے کس واسطے کہ شخص مکلف بعد ادا سے عمرہ کے متمتع یعنے لذت اور
نفع اوٹھانے والا ہوا اون چیزون سے جو بعد احرام کے اسپر حرام ہو گئی تھین
اور جب نوان روز ذیحجہ کا نزدیک ہوگا تو مکلف پھر دوبارہ حج تمتع کے لئے
مکہ معظمہ سے احرام باندہے گا اوس تفصیل کیفیت کا آئندہ بیان ہوگی ۔ اور طرف عرفات کے جو کہ ہے فرسخ ایک

[1] کعبہ کے بیت اللہ و بیت الحرام و بیت العتیق نام ہین اور وجہ تسمیہ بعد ایت مین یون ہے کہ
اوسے کعبہ اس سبب سے کہا ہے کہ وسط دنیا مین ہے اور اول مخلوق ہوا ہے اور بعد اس کے

نان و نفقہ اوسے نہ دے سکیگا - اس صورت میں چاہئے کہ عورت اپنے لوٹ آنے کے بعد کا

حال پہلے ملاحظہ کرے اس طرح پر کہ بعد مراجعت اور مکہ سے لوٹ آنے کے پیچھے معاش ہو سکی

ہے

اور لبوں کے بال لینے اور موے زیر بغل اور موے زہار نورے سے دور کرنی غسل احرام

بجا لانیکو سا اور اگر بعد غسل کے کھاے وہ چیز یا پہنے وہ لباس جو محرم کو جائز نہیں

ہے تو دوبارہ غسل کرنا مستحب ہے اور جس حالت میں خوف اس بات کا ہو کہ

میقات میں پانی نملے گا پس باین خیال میقات سے پہلے غسل کر لینا جائز

ہے اور بعد اس کے میقات میں پانی دستیاب ہو جاے تو اعادہ غسل کا

مستحب ہے اور اول روز غسل کر لینا رات کے لئے اور رات کا غسل کیا ہوا

دن کے لئے کافی ہوتا ہے اور اگر حدث اصغر واقع ہونے سے غسل میں خلل

آجاے تو پھر دوبارہ غسل کرے اور غسل کے وقت یہ دعا پڑھے - بِسْمِ اللّٰهِ

وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ نُوْرًا وَطَهُوْرًا وَحِرْزًا وَاَمْنًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ وَشِفَاءً

مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ

وَاَجْرِ عَلٰى لِسَانِيْ مَحَبَّتَكَ وَمِدْحَتَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ فَاِنَّهُ لَا

قُوَّةَ اِلَّا بِكَ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ قِوَامَ دِيْنِي التَّسْلِيْمُ لَكَ وَالْاِتِّبَاعُ لِسُنَّةِ

نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ - اور جب دو کپڑے احرام کے پہنے کہ ایک

اور وجہ تسمیہ کعبہ کی بیت اللہ کے نام سے یہ ہے کہ عرب لوگ اس گھر کو مخصوص حق تعالیٰ کا گھر

جانتے رہے اور نزدیک ہر طائفہ کے خدا تعالیٰ کا ایک خاص نام ہے کہ وقت دعا اور ہنگام التجا

مسئلہ - جو شوہر دار عورت کہ مکہ کے آنے جانے کی استطاعت رکھتی ہو - لیکن بعد
اس کے کہ وہ مکہ سے لوٹ کر آئے گی تو شوہر اوس کا بباعث اپنے فقر و پریشانی کے فضلاً

حج واجب ذمہ اپنے کو بجا لاؤن گا اوس طریقہ سے کہ عمل مین مشغول ہونیکے بعد جو ادسپر ملزوم
و معین ہو گا مثل اکثر عوام کے کہ ارادہ کر لیتے ہین بجا لاتے عمل کا موافق رسالہ[1] کے
جو اون کے پاس ہوتا ہے یا مطابق قول یا عمل اوس مجتہد[2] کے کہ جس کے ہمراہ
ہوتے ہین عمل کرین گے تو ظاہر اعمل ایسے شخص کا صحیح ہو گا جیسا کہ بعض
روایات سے مستفاد ہوتا ہے اور صورت تفصیلی حج تمتع کی یہہ ہے کہ اول
اوس کے افعال مین سے عمرہ تمتع ہے جیسا کہ جانا تو نے - اور چونکہ واجبات
عمرہ کے پانچ ہین اور حج کے واجبات پندرہ - پس یہہ مجموع بیس واجب انشاء اللہ تعالیٰ
دو باب اور بارہ فصلون مین بیان کئے جاتے ہین - باب پہلا عمرہ کے
بیان مین اور اس مین پانچ فصلین ہین - فصل پہلی عمرہ کے احرام مین
اور اس مین چند مقصد ہین - مقصد پہلا - احرام کے مستحبات ہین جو
قبل احرام اور بعد احرام کے بجا لانے چاہئین - اور مکروحات احرام کے
بیان مین - جاننا چاہئے کہ بوقت ارادہ احرام کے سنت ہے کہ یہہ شخص
احرام کے لئے آمادہ ہو بدن کے پاک و صاف کرنے - اور ناخن کاٹنے

اس لئے کہ محاذی عرش کے ہے اور عرش مربع ہے اس واسطے کہ وہ کلمات کہ بنا اسلام
کی جنپر ہے وہ چار ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

رسالہ عملیہ ٢ مجتہد زندہ

اگر اصل مال اوس کا معاد اوس نفقہ کے بقدر استطاعت وطن سے مکہ تک جانے کو ہو تو
جدہ سے مکہ چلا جاوے اس صورت میں حجۃ الاسلام اوس کی گردن سے ساقط ہوجاویگا ـ

فانی عبدک وفی قبضتک لا اوقی الا ما وقیت ولا اخذ الا ما اعطیت
وقد ذکرت الحج فاسئلک ان تعزم لی علیہ علی کتابک وسنۃ
نبیک صلواتک علیہ وآلہ وتقوینی علی ما ضعفت وتسلم لی
مناسکی فی یسر منک وعافیۃ واجعلنی من وفدک الذی
رضیت وارتضیت وسمیت وکتبت اللھم انی خرجت من
شقۃ بعیدۃ وانفقت مالی ابتغاء مرضاتک اللھم فتمم لی
حجتی وعمرتی اللھم انی ارید التمتع بالعمرۃ الی الحج علی کتابک
وسنۃ نبیک صلواتک علیہ وآلہ فان عرض لی عارض
یحبسنی فحلنی حیث حبستنی بقدرک الذی قدرت
علی اللھم ان لم تکن حجۃ فعمرۃ احرم لک شعری
وبشری ولحمی ودمی وعظامی ومخی وعصبی من النساء
والثیاب والطیب ابتغی بذلک وجھک والدار الآخرۃ
اور جب نیت احرام کی کرے تو سنت ہے کہ الفاظ نیت کے زبان پر جاری کرے

کعبہ کو بیت اللہ کہتے رہے ہے اور کعبہ کو بیت الحرام بھی کہتے ہیں اس لئے کہ کعبہ معظمہ اطراف
اوس کے چار فرسخ تک حرم ہے کہ ہر شخص پر خواہ محرم ہو یا غیر محرم حرام ہے کہ اس جگہ

تنگ نہ ہو جاوے اور ذلت کے ساتھ گزران نہ کرے ۔

مسئلہ ۔ ایک شخص بقصد تجارت مثلاً جدہ کو جاوے اور ... اوسے بہت ... نفع ...

لنگی دوسری ردا ہے اوس وقت پڑھے کہ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ
مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاُؤَدِّیْ فِیْهِ فَرْضِیْ وَاَعْبُدُ فِیْهِ رَبِّیْ وَاَنْتَهِیْ فِیْهِ
اِلٰی مَا اَمَرَنِیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَصَدْتُهٗ فَبَلَّغَنِیْ وَاَرَدْتُهٗ فَاَعَانَنِیْ
وَقَبِلَنِیْ وَلَمْ يَقْطَعْ بِیْ وَوَجْهَهٗ اَرَدْتُ فَسَلَّمَنِیْ فَهُوَ حِصْنِیْ وَكَهْفِیْ
وَحِرْزِیْ وَظَهْرِیْ وَمَلَاذِیْ وَرَجَائِیْ وَمَنْجَایَ وَذُخْرِیْ وَعُدَّتِیْ
فِیْ شِدَّتِیْ وَرَخَائِیْ ۔ اور سنت ہے کہ بعد فریضہ ظہر کے احرام باندھے
اگر نماز ظہر نہ ہو تو کسی دوسرے فریضہ یا قضا نماز کے پیچھے احرام کو شروع
کرے اور اگر نماز قضا بھی اس کے ذمہ نہ ہو تو بعد چھ رکعت نماز نافلہ کے
اور اقل درجہ دو رکعت نماز ہے ۔ پہلی رکعت میں بعد سورہ حمد کے قل ھو اللہ احد
اور دوسری رکعت میں اوسکے بعد سورہ حمد کے قل یا ایہا الکافرون پڑھ کر
اور نماز سے فارغ ہو کر نیت احرام کی کرے اور قبل از نیت حمد و ثنائے الہی
بجا لاوے اور صلوٰۃ محمد و آل محمد پر بھیجے اور یہ دعا پڑھے ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لَكَ وَاٰمَنَ بِوَعْدِكَ وَاتَّبَعَ اَمْرَكَ

اوس نام کے ساتھ ہمیشہ اعتماد و بھروسہ کرتے تھے اور وہ نام خاص عرب کے نزدیک اللہ کے ہے اور
اُنھوں نے کبھی کسی بت کو اس نام سے نہیں پکارا ہے اور اسی سبب سے زمانہ جاہلیت میں

اور بعد سال کے اپنی طرف سے حج بجا لائے تو وہ خود بھی سبکدوش ہو جائیگا ۔

مسئلہ ۔ ایک شخص مستطیع مکہ معظمہ کو جاوے ہنوز عرفات میں نہیں پہونچا ہو کہ واپس لوٹ آوے

اور جب اونٹ پر سوار ہو اور اونٹ اٹھے یا جس وقت اونٹ کسی بلندی پر چڑھنے
لگے یا بلندی سے نیچے اترے یا کسی سوار پر گذر کرے تو لبیک کہے اور ہر
صبح کو بھی تلبیہ زیادہ کہے اگرچہ حالت جنابت یا عورت حالت حیض میں ہو
اور تلبیہ کو عمرہ تمتع میں قطع نہ کرے تاوقتیکہ مکہ کے مکانات کو دیکھے اور
حج تمتع میں روز عرفہ کے ظہر تک تلبیہ کہے ۔

اور جاننا چاہیے کہ سیاہ کپڑے میں احرام باندھنا مکروہ ہے بلکہ مطلق
ہر قسم کے رنگین لباس میں بعض علماء نے احرام کو مکروہ رکھا ہے ۔ لیکن بعض
احادیث معتبرہ سے مکروہ ہونا احرام کا سبز کپڑے میں ظاہر ہوتا ہے اور
مکروہ ہے سیاہ فرش پر سونا اور سیاہ تکیہ پر سر رکھنا اور میلے کپڑے ان میں سونا
اور اگر احرام میں کپڑا میلا ہو گیا ہو تو بہتر ہے کہ محل ہونے تک اوسے
نہ دھووے ۔ اور مکروہ ہے مہندی لگانا بقصد زینت ہو یا بلا قصد اسکی
بلکہ ہر حال میں احوط ترک ہے حتی کہ استعمال مہندی کا قبل از احرام بھی اگر
احتمال ہو کہ احرام تک رنگ باقی رہے گا ۔ اور مکروہ ہے حمام میں جانا

چار میل تک اور جانب چپ آٹھ میل تک اوس کی چمک پہونچی کہ مجموع چار فرسخ ہوتے ہیں پس
حق تعالی نے اوسے حرم قرار دیا ۔ اور دوسری روایت کے موافق یہ ہے کہ حق تعالی نے

مسئلہ - ایک شخص مستطیع واجب الحج تھا پھر وہ فقیر ہو گیا - جب وہ کسی دوسرے کی حج کو لیکر مکہ چلا جاوے یعنی کسی کا نائب بنکر وہاں جاوے اور سال بھر تک مکہ میں رہے

اور نزدیک نیت کے کہے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ دَاعِیًا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ غَفَّارَ الذُّنُوْبِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اَھْلَ التَّلْبِیَۃِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ تُبْدِئُ وَالْمَعَادُ اِلَیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ تَسْتَغْنِیْ وَیُفْتَقَرُ اِلَیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ مَرْغُوْبًا وَمَرْھُوْبًا اِلَیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اِلٰہَ الْحَقِّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ ذَا النَّعْمَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِیْلِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ کَشَّافَ الْکُرَبِ الْعِظَامِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدَیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ یَا کَرِیْمُ لَبَّیْکَ اور مستحب ہے کہ ان فقرات کو بھی پڑھے - لَبَّیْکَ اَتَقَرَّبُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ بِحَجَّۃٍ اَوْ عُمْرَۃٍ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَھٰذِہٖ عُمْرَۃُ مُتْعَۃٍ اِلَی الْحَجِّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اَھْلَ التَّلْبِیَۃِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ تَلْبِیَۃً تَمَامُھَا وَبَلَاغُھَا عَلَیْکَ اور سنت ہے کہ مرد تلبیہ کو بآواز بلند کہے اور سنت ہے کہ مکرر کہنا تلبیہ کا جبکہ سو کر اٹھے اور بعد ہر نماز واجب و سنت کے

شکار کرے اور حرم کی گھاس کو زمین سے اکھاڑے - روایت میں آیا ہے کہ جب حجر الاسود کو بہشت سے لائے اور دیوار خانہ کعبہ میں اسے نصب کیا وہ بہت نورانی تھا تو جانب راست

مسئلہ حج ذمہ شخص کا اس وقت مستقر ہوجاتا ہے کہ وہ باوجود استطاعت اور قدرت کے حج کو جانے میں تاخیر کرے اور اس قدر مدت گذر جاوے کہ گنجائش بجالانے حج کی رکھتا ہو

اور جو شخص عراق و نجد کی راہ سے جاوے اوس کا میقات وادی عقیق ہے [سیلہ]
اوائل اس وادی کو مسلخ کہتے ہین اور درمیانی مقامات کو غمرہ اور اوس کے
آخیر کو ذات عرق کہتے ہین جو کہ اہل سنت کے احرام باندہنے کی جگہہ ہے - اور
مسلخ سے احرام باندہنا افضل ہے اگر یقینی طور پر معلوم ہوجاوے اور جس
صورت مین معلوم نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ اتنی تاخیر کرے کہ یقین حاصل ہوجاوے
کہ وادی عقیق مین پہونچ گئے ہین اور احوط یہ ہے کہ ذات عرق تک احرام
مین تاخیر نہ کرے بلکہ جو کہ بعض علما ذات عرق تک دیر کرتے ہین کہ باندہنے

سیلہ عقیق [illegible] یعنی رودکیا [illegible] اور [illegible] ہین اور [illegible]
جنگل [illegible] طرف اول جو عراق کی جانب ہے مسلخ [illegible]
جمع [illegible] مسالخ [illegible] اور [illegible] مقامات کو مسالخ کہتے ہین اور [illegible] مسلخ [illegible]
[illegible] اس واسطے کہ وہان احرام کے کپڑے [illegible]
[illegible] دونون مستعمل ہین [illegible] جو کہ [illegible]
[illegible] ذات عرق ہے اور [illegible] نام ہے [illegible] مسالک

پس آدمی سکے قریب [illegible] ہے [illegible] اور خدا نے اوسے حرم کردیا اور بلاؤن سے بہتے
اسنا [illegible] کہ حضرت ابراہیم نے مینہا [illegible] حرم کو اطراف کعبہ مین کہڑا کیا اور

چاہیے کہ پھر جاوے مگر ہان وہ شخص دوبارہ نہین جائیگا جو اوسی سال مین مستطیع ہوا ہو اور اب
دوبارہ جانے کی استطاعت نہین رکھتا - ۱۲

اور بدن ملنا اور لبیک کہنا جواب مین اوس کے جو اوسکے آواز دے - اور
مکروہ ہے استعمال ریاحین .... منہ بلکہ احوط ترک ہے اور بعض
علما نے بیری کے پتون اور خطمی سے سر دہونا اور نیز ٹھنڈے پانی سے
نہانا اور زیادہ مسواک کرنی اور منہ پونچھنا اور مصارعہ یعنے کشتی کرنی - ان
سبکو مکروہات مین داخل کیا ہے -

مقصد دوسرا - احرام کے میقاتون کے ذکر مین - جاننا چاہیے کہ
حاجیون کے احرام باندہنے کا مقام جسے میقات کہتے ہین وہ مختلف راہون سے
گذرنے والے شخصون کے واسطے مکہ مین داخل ہونے کے لئے مختلف
مقامات ہین - مثلاً جو شخص مدینہ منورہ کی راہ جاوے تو اوس کا میقات
مسجد شجرہ[۱] ہے اور اوس کو ذوالحلیفہ کہتے ہین اور ضرورت کے وقت
اسی راہ سے جانے والے کو جائز ہے تاخیر احرام کی اہل شام کے میقات

[۱] مسجد شجرہ یا ذوالحلیفہ بضم حاے حطی وفتح لام یہ مقام مدینہ منورہ سے چہ میل کے فاصلہ
پر واقع ہے جہان پانی ہے یہہ ملکیت ہے بنی جشم کی - ۱۲

حضرت آدم علیہ السلام کو ایک یاقوت سرخ بہیجا کہ اسے کعبہ کی جگہہ رکہا اور گرداوسکے
فرشتے طواف کرتے تھے اور نور اوس کا جہان تک کہ حرم کے میل ہین پہنچتا تھا

اور جو شام کی راہ سے جاے میقات اوس کا جحفہ ہے - جان تو کہ ان میقاتون کے مقامات کا علم حاصل کرنا بنابر فتوی اور احتیاط کے لازم ہے اور اگر علم ممکن نہ ہو تو گمان پر جو ان مکانون کے جاننے والون سے دریافت کرنے کے بعد حاصل ہو اکتفا کرنا بعید نہین ہے اور جس شخص کا گھر بہ نسبت ان میقاتون کے مکہ سے نزدیک تر ہو تو اوس کا میقات وہی اوس کا مکان ہے اور جو شخص مکہ مین جانے کو ایسی راہ سے ہو کر گزرے کہ ان پانچون میقاتون مذکورہ سے کسی پر گزر نہ کرے تو اوس کے حق مین احتیاط یہہ ہے کہ وہ احرام باندھے اوس میقات کے مقابل جو اوس سے قریب تر ہو اگرچہ دوسرے میقات سے زیادہ دور ہو اور جب مقابل اوس میقات کے پہونچے کہ جو مکہ سے قریب تر ہے بہ نسبت اوس میقات کے کہ جس سے احرام باندھا تھا اوس کے محاذی پہونچکر پھر دوبارہ احرام باندھے اور اگر علم [illegible] کا ممکن نہ ہو تو [illegible] کافی ہو گا اور بعض علما نے کہا ہے کہ یہہ شخص ایسی جگہ سے احرام باندھے گا کہ پہلے اوس

---

۱ جحفہ [illegible] پھر حاد [illegible] سے [illegible] مدینہ سے سات منزل اور مکہ سے تین منزل [illegible] ایک بستی کا نام ہے جو کہ اب ویران ہے ۱۲ -

---

اور اب [illegible] وہ میل ظاہر ہین اور حدود کی نشانیین ہین اور مجموع اون کا چار فرسخ در چار فرسخ ہے ۱۲ از مقامع تالیف آقا محمد علی کرمانشاہانی -

پس اگر کوئی شخص بعد از استطاعت اور قبل گذرنے مدت مذکورہ کے فوت ہو جاوے تو
حج سے ساقط ہے ۔

اور اگر بہ سبب تقیہ کے ذات عرق تک تاخیر کرنا چاہے تو قبل پہونچنے اوس کے
نیت احرام کی کرلے اور تلبیہ کو آہستہ کہے اور اپنے لباس کو نہ اتارے اور اگر
ہو سکے تو مخفی طور سے اتار ڈالے اور احرام کے کپڑے پہن لے اور پھر
اس جامہ کو اتار کر معمولی کپڑے اپنے پہن لیوے اور اس کے لئے فدیہ
دے جیسا کہ بیان اس کا آگے آئیگا ۔ اور کپڑے احرام کے نہ پہنے تا وقتیکہ
ذات عرق مین نہ پہونچے اوس وقت احرام کے لباس کو پہنے اور ظاہر کرے
کہ اب مین محرم ہوتا ہون اور جس شخص کی راہ طائف سے ہو میقات اوس کا
قرن المنازل[۱] ہے اور جو یمن کی راہ جاوے اوس کا میقات یلملم[۲] نام پہاڑ ہے

---

۱ ۔ قرن المنازل بفتح قاف وسکون را ۔
۲ ۔ یلملم ایک پہاڑ کا نام ہے ۔ اور الملم بالف بھی کہا جاتا ہے مکہ سے دو مرحلے
یعنی دو منزل مسافت ہے ۔ اہل ہند کا میقات کہ وہ جہاز پر جاتے ہین
یلملم ہے ۔

جبرئیل علیہ السلام نے میلون کی جگہہ انہین دکھلائی ۔ پس حضرت رسول اللہ نے ان میلونکی
تجدید کا حکم فرمایا اور بعد اس کے خلیفہ ثانی و ثالث و معاویہ نے تجدید کی ۔ ان میلون کی

قوی یہہ ہے کہ وہ عمرہ فاسد ہے اگرچہ احوط یہہ ہے کہ جس نے بہ
تمکن ہوا احرام باندہے مثل سہو کنندہ کے اور عمرہ کو تمام کر
در بعد از ان بقصد قضا عمرہ بجا لاوے اور جاہل مسئلہ اگر ہو تو
قوی یہہ ہے کہ عمرہ اوس کا صحیح ہو گا - اور جاننا چاہیئے کہ
حدث اصغر و حدث اکبر سے پاک ہونا احرام کی شرط نہین ہے
یعنی جنب اور حائض اور نفاس والی عورت کا احرام باندہنا
صحیح ہے بلکہ غسل احرام حائض و نفسا کو مستحب ہے -

مقصد تیسرا احرام کے واجبات کے بیان مین اور دیگر امور جو واجبات سے متعلق ہین اون کا ذکر -

جاننا چاہیئے کہ احرام مین تین چیزین واجب ہین - اول نیت
یعنے ارادہ کرے باین طور کہ احرام باندہتا ہون مین عمرہ
تمتع حجۃ الاسلام کا واسطے اطاعت و فرمان برداری خداوند
عالم کے اور معنی احرام کے جیسا کہ بعض نے ذکر کیا ہے یہہ
ہین کہ قصد کرے ترک امور ممنوعہ چند کا کہ جن کا بیان آتا ہے
واسطے بجا لانے افعال مقررہ کے کعبہ کیطرف متوجہ کرنیکے لئے
دوسرے چار دفعہ تلبیہ کہنا اور صورت اوس کی بنا بر احوط بلکہ اصح کے
یہہ ہے - لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْ

قات کی محاذات کا احتمال پیدا نہ ہو سکے اور ایسے شخص کے
رہ مین احتیاط یہہ ہے کہ کسی میقات پر آنکر احرام باندھے اور
ماننا چاہیئے کہ جو شخص اپنے میقات مین احرام باندہنا بہول
جاے یا اور کوئی عذر عارض ہوا ہو پس بعد زوال عذر کے اگر
ہو سکے تو میقات کو لوٹ جاے ورنہ اوسی جگہ سے جہان موجود ہے
احرام باندہ لے اور اصحو مین احتیاط یہہ ہے کہ جس قدر ہو سکے میقات
کی طرف لوٹے اور وہان سے احرام باندہے خصوصاً وہ حیض
والی عورت کہ جس نے بسبب جہالت کے احرام کو میقات سے
ترک کر دیا ہو کہ جس کی بابت نص صریح وارد ہے اور شہید علیہ الرحمہ
اور بعض علما سے فتوے بھی اس بارہ مین نقل ہوا ہے اور اگر
حرم مین داخل ہونے کے بعد عذر برطرف ہو تو اوسپر واجب ہے
کہ بشرط امکان حرم سے باہر جاے اور احرام باندہے اور
اگر ممکن نہ ہو تو اوسی جگہ سے احرام باندہ لے اور اگر احرام باندہنا
بہول جاے اور یاد نہ آوے یہان تک کہ تمام واجبات عمرہ کی
بجا لاوے اور پھر اوسے یاد آوے کہ احرام نہین باندہا تہا
تو اس صورت مین ایک جماعت علما نے اوس عمرہ کو باطل جانا
ہے اور بعض علما صحیح جانتے ہین اور یہہ قول بعید نہین ہے
اور قول اول پر عمل کرنا احوط ہے اور اگر کوئی شخص احرام کو عمداً
ترک کر دے اور تدارک اوس کا میقات سے ممکن نہو پس

عقد مین یا گواہی دینا ہرچند یہہ شخص غیر حالت احرام مین متحمل اُس
گواہی کا ہو چکا ہو اور احوط یہہ ہے کہ کسی عورت سے خواستگاری
بھی نہ کرے لیکن زن مطلقہ رجعیہ کی طرف رجوع کرنا کچھہ عیب
نہین رکھتا اور اسی طرح کچھہ قباحت نہین ہے خریدنا کنیز کا
اگرچہ بعد فراغ احرام وہ لونڈی واسطے اوٹھانے فائدہ کے
خریدی جاوے البتہ اگر احرام کی حالت مین فائدہ اوٹھانا اوس سے
مقصود ہو تو احوط یہہ ہے کہ اس ارادے سے مول نہ لیوے
بلکہ اس صورت مین بعض علما نے یقین حرمت کا کیا ہے اور
احوط یہہ ہے کہ مالک کنیز سے استدعا نہ کرے کہ وہ شخص
اپنی کنیز کو اوسپر حلال کردے بلکہ قبول تحلیل مین بھی احتیاط
چاہیئے ہے جاننا چاہیے کہ جو شخص حالت احرام مین کسی
عورت کا عقد محرم کے ساتھہ پڑھ دیوے اور وہ محرم اوس
عورت سے دخول کرے پس ہر ایک کو ان دونو مین سے
ایک ایک اونٹ کفارہ دینا لازم ہے اور اگر مجامعت نہ کرے
تو پھر کسی پہ کفارہ لازم نہ ہوگا اور اسی طرح اگر عقد پڑھنے
والا محل ہو اور جس کا عقد پڑھے ہے وہ محرم ہو اور وہ محرم دخول
کرے تو عقد پڑھنے والے پر کفارہ لازم ہے اور اگر عقد
پڑھنے والا اور عورت بھی دونو محل ہون مگر عورت جانتی ہو کہ
جس کے ساتھہ عقد ہوتا ہے وہ حالت احرام مین ہے اور

اور وہی اونٹ کفارہ مین دینا لازم ہے اور اگر پانچ شوط کے بعد
جمع کیا ہو تو بنا برا شہر و اظہر کے کفارہ دینا لازم نہین ہوگا
اگرچہ بنا برا حوط کے اس صورت مین بھی کفارہ دینا چاہیے
اور عورت کے بوسہ لینے کے کفارہ مین اختلاف ہے۔
بعض علما نے کہا ہے کہ اگر از روے شہوت کے بوسہ لیا ہے
تو ایک اونٹ کفارہ ہے اور اگر از روے شہوت کے نہین
تو ایک گوسفند دیوے اور بعض عالم دونو صورتون مین ایک
شتر کفارہ مین دینا کہتے ہین اور یہہ احوط ہے بلکہ خالی از
قوۃ نہین ہے اور اگر عمداً کسی عورت اجنبی کی طرف دیکھنے
سے انزال ہو جاوے تو احوط یہہ ہے کہ ایک اونٹ دینے
اگر ممکن ہے ورنہ ایک گاے کفارہ دینا چاہئے اور یہہ بھی
نہ ہوسکے تو ایک گوسفند دیوے اور اگر اپنی زوجہ کی طرف
نگاہ کرے اور انزال ہو جاوے تو مشہور یہہ ہے کہ ایک اونٹ
کفارہ دے اور اگر کوئی شخص از روے شہوت کے مساس
کرے بغیر اسکے کہ انزال ہو تو اسکو ایک شتر کفارہ دینا لازم ہوگا۔

تیسرے عقد نکاح کرنا کسی عورت سے اپنے لیے یا کسی
غیر کے لیے خواہ وہ غیر شخص محرم ہو یا محل اور اسی طرح گواہ ہونا کسی کے

بجائے منہ سے پھیر دے ۔
دسوین ۔ فسوق ہے مراد فسوق سے جھوٹ بولنا ہے اور
بعض علما نے سباب یعنے زشت کلامی وگالی دینے کو داخل
فسوق کیا ہے اور بعض نے مفاخرت کو سباب کی طرف
راجع کیا ہے اس لئے کہ نتیجہ مفاخرت یہہ ہے کہ خود اپنے لئے
تو اظہار فضائل اور غیر سے ان فضائل کا سلب وانکار یا یہہ کہ
ثابت کرنا رذائل کا غیر کے لئے اور اپنے سے سلب رذالت
اور ان سب کی حرمت مین کوئی شبہ نہین ہے ۔
گیارہوین ۔ جدال ہے اور وہ قسم کھانی باین طور کہ جھگڑیکے
وقت لا واللہ یا بلی واللہ کہنا اور احوط یہ ہے کہ مطلقًا ہر طرح کی قسم
کھانی اس مین شامل کیجائے اور محرم کو مقام ضرورت مین
یا اثبات حق یا نفی باطل کے لئے قسم کھانی جائز ہے ۔
اور پوشیدہ نہ رہے کہ اگر جدال صادق ہو اور تین بار سے
کم زبان پر جاری ہو تو اوس کے لئے استغفار کافی ہے
اور تین مرتبہ مین ایک گوسفند کفارہ ہے اور قسم دروغ کے
بارہ مین مشہور یہہ ہے کہ پہلے مرتبہ مین ایک گوسفند ۔ اور
دوسرے مرتبہ مین ایک گاے اور تیسرے مرتبہ مین
ایک اونٹ کفارہ دیا جائے ۔
بارہوین ۔ مارنا اون جانورون کا جن کا مسکن بدن یا لباس ہے

غلا لیوے۔ اور واضح ہو کہ سلی ہوئی چیز کا پہنتا بنابر مشہور کے خاص مرد کو حرام ہے پس جائز ہے عورت کے لئے پہننا سلی ہوئی چیز کا مگر قفازین کہ اس سے اگلے زمانہ مین ایک چیز تھی کہ عرب کی عورتین حفاظت سر اپہ کے لئے مثل دستانو نکے روئی بھر کر بناتی تھین احوط بلکہ اقوی اوس سے اجتناب کرنا ہے۔

ساتوین سیاہ سرمہ لگانا کہ جس مین زینت ہو اگرچہ فی الحال کوئی زینت اوس سے مقصود نہ ہو اور مطلق سرمہ سے خواہ سیاہ ہو یا غیر سیاہ اگر بقصد زینت ہو پرہیز کرنا احوط ہے۔

آٹھوین۔ آئینہ دیکھنا اور بعض علمانے تصریح فرمائی ہے کہ احتیاطاً عینک لگانی بھی ترک کردے مگر ضرورت کے وقت اور اسی طرح صاف پانی مین منہ بھی نہ دیکھے اور اقوی یہ ہے کہ یہہ دونو جائز ہین۔

نوین۔ موزہ وچکمہ وجراب کا پہننا یا جو شئے کہ تمام پشت پا کو چھپالے اور بعض علمانے تصریح کی ہے کہ چھپانا تھوڑے سے پشت پا کا مثل ڈھانپنے کل کے ہے مگر مقام بند نعلین مستثنی ہے اور دلیل اس کی ظاہر نہین ہے الا یہہ کہ احتیاط بہتر ہے اور جس حالت مین نعلین نہ ہون اور موزے پہننے کی ضرورت ہو تو احتیاط یہہ ہے کہ اون موزون کے بند کو

بدن سے جدا نہ کرے مگر ضرورت مین مثل اس کے کہ بکثرت
جوئین پڑ جائین یا درد سر عارض ہو اور آنکھہ بال جسے ہندی مین
پڑوالی کہتے ہین جب اذیت دیتا ہو تو اوکھاڑ دینا اوس کا منع
نہین اور اگر بوقت وضو بلکہ غسل کرنے مین جو بال بلے قصد
اوکھڑ جاے اوس کا کفارہ نہ ہوگا۔ اور فدیہ سر منڈانے کا
اگرچہ ضرورۃً ہو ایک گوسفند ہے یا تین روزے رکھنا یا دس
مد دس مسکینون کو صدقہ دینا اور بعض علما نے فرمایا ہے
کہ بارہ مد چھ مسکینون کو صدقہ دے اور مقتضاے احتیاط
یہہ ہے کہ اس صورت مین فدیہ کے لئے گوسفند اختیار کری
اور اسی طرح احوط بلکہ اقوی یہہ ہے کہ کفارہ مذکور دینا چاہئے
جبکہ اپنے دونو بغل کے بالون کا ازالہ کرے بلکہ ایک بغل کے
بالون کا بھی اور اگر کوئی شخص اپنے سر یا ڈاڑھی پہ ہاتھہ پھیرے
اور ایک یا دو بال گر جائین تو مٹھی بھر گیہون صدقہ دیوے۔
ستر ہوین۔ مرد کو چھپانا اپنے سر کا حتی کہ کیچڑ یا مہندی
سر پہ رکھنا یا اور کسی چیز کا سر پہ اوٹھانا بنا بر احوط کے
اور احوط و اولی یہہ ہے کہ سر کو بعض اعضاے بدن مثل ہاتھہ کے
بھی نہ چھپاے یعنے ہاتھہ بھی سر پہ نہ رکھے اگرچہ اظہر جواز

سلہ پروال مرضی ہے کہ آنکھہ مین بال اوگ آتے ہین یعنی پلکون یا بھوئون کے اندر ۱۲ مترجم

مثل جون یا پسّو یا چیچڑی کے جو اونٹ کے بدن مین رہتی ہے
اور اسی طرح منع ہے اوٹھا کر پھینکدینا صرف جون اور پسّو کا اسلئے
کہ پھینکدینا چیچڑی کا بے اشکال ہے اور کچھہ عیب و نقص نہین
بلکہ جون اور پسّو کو ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھہ دینا جبکہ موضع
اول اوس کے لئے محفوظ تر ہو تو بھی منع ہے ۔

تیرہوین ۔ انگوٹھی پہننا ہاتھہ مین زیبایش کے لئے اور بقصد
استحباب کچھہ مضائقہ نہین رکھتا اور بعض علمانے تصریح کی ہے
کہ بحالت احرام بقصد زینت مہندی لگانا حرام ہے بلکہ قبل
از احرام بھی اگر احتمال ہو کہ تا زمانہ احرام اثر مہندی کا باقی رہیگا
اور بعضون نے صرف احتیاط کی ہے کہ بغیر قصد زینت کے بھی
مہندی نہ لگاے ۔

چودھوین ۔ بقصد زیبایش زیور پہننا عورت کا مگر جس زیور کے
احرام سے پہلے ہمیشہ پہننے کی عادت رکھتی ہو تو اوس کا پہنے
رہنا اور احرام کے لئے نہ اوتارنا کچھہ مضائقہ نہین رکھتا لیکن
یہہ کہ قصداً اوس زیور کو شوہر اور غیر مردون پر ظاہر نہ کرے ۔

پندرہوین ۔ بنابر احوط بلکہ اقوی تیل ملنا بدن پر اگرچہ وہ تیل
خوشبودار نہ ہو مگر حالت ضرورت مین ملنا تیل کا منع نہین ہے ۔

سولہوین ۔ ازالۂ مو یعنے دور کرنا بالون کا اپنے بدن یا کسی
غیر کے بدن سے اور وہ غیر شخص محل ہو یا محرم حتے کہ ایک بال ہو

خالی نہین ہے۔
وبیسوین۔ سایہ قرار دینا مرد کا بالاے سر اپنے منزل سے چلنے مین
مثل ہودج وچھتری وغیرہ کے خواہ سوار ہو یا پیادہ علے الاحوط
اور احتیاط یہہ ہے کہ پہلو سے محمل اور جو چیز کہ بالاے سر اس کے
نہ ہو تو اوس کی چھانو مین بھی راہ نہ چلے اگرچہ محمل وغیرہ کے
سایہ مین کہ مقابل سر کے نہ ہو راہ چلنے کا جواز خالی از قوۃ
نہین ہے اور منزل پہ پہونچکر یہہ شخص اپنے کاروبار کے لئے
آمدورفت کرنے مین سایہ مین چلے تو جائز ہے مگر یہہ کہ بیٹھے
نہین لیکن خاص آمدورفت کے وقت بھی اگر سایہ سے احتیاط
کرے تو بہتر ہے اور حالت ضرورت مثل شدت گرمی یا سردی
یا بارش مین سایہ کر لینا جائز ہے لیکن کفارہ بھی چاہیے اور
عورتون یا بچون کے لئے سایہ کرنا بلا کفارہ جائز ہے اور فدیہ
سایہ کرنے کا ایک گوسفند ہے اور احوط ہے کہ جتنے دن
سایہ کیا ہو ہر ایک دن کے لئے ایک گوسپند دے۔
بائیسوین۔ خون نکالنا خاص اپنے بدن سے اور اگر یہ جانتا
ہو کہ بدن کہجانے یا مسواک کرنے سے خون نکل آئے گا
باوجود اس کے کہجاے یا مسواک کرنے تو موجب کفارہ
کا ہوگا اور ضرورت مین خون نکالنا جائز ہے اور بعض علماء
کہتے ہے کہ کفارہ اس کا ایک گوسفند ہے اور بعضون نے ایک

اس کا ہے اور دونوں کان بظاہر سر مین محسوب ہین اور بعض
سر یعنے کچھہ حصہ کا تمام سر کے حکم مین ہے مگر یہ کہ پشک کا
تسمہ سر پہ رکہنا یا درد کے لئے رومال سر پہ باندہ لینا مستثنی
ہے اور اشہر و اظہر مرد کو چہپانا منہ کا جائز ہے اور قول اسکی
ممانعت مین شاذ ہے اور سر ڈہانپنے کے حکم مین ہے ارتماس
یعنے سر کو پانی یا کسی بہنے والی چیز مین ڈالنا - اور مخفی نرہے
کہ سر چہپانے کا فدیہ ایک گوسفند ہے اور احوط یہہ ہے
کہ جتنے مرتبہ سر کو چہپاوے اوتنے ہی گوسفند فدیہ دے
خصوصًا جبکہ بلا عذر یا اوقات مختلفہ مین سر کو ڈہانپے -
اٹہارہوین - عورت کا نقاب وغیرہ سے اپنے منہ کو چہپانا
اور اسی طرح ہے بعض اجزا منہ کا ڈہانپنا لیکن اوس قدر
جو نماز کے لئے سر چہپانے مین باب المقدمہ منہ کو اطراف سے
چہپ جاوین تو مضایقہ نہین لیکن چاہئیے کہ نماز کے بعد پورا
اوسے کہولدے - اور نامحرم سے منہ چہپانے کے لئے
عورت کو جائز ہے کہ جو چیز از قسم چادر وغیرہ سر پر اوڑہے
ہے اوس کے سرے کو ناک کے برابر بلکہ ٹہوڑی تک کہینچلے
مگر بعض علما واجب جانتے ہین کہ اوس چادر کو ہاتہہ یا لکڑی
سے اپنے منہ سے جدا رکہے تاکہ از قبیل نقاب نہ ہو جاوے
تو ایک گوسفند کفارہ ہوگا اور یہہ قول احوط ہے بلکہ قوہ سے

اور اگر چھوٹا ہے درخت ہو تو ایک گوسپند دیوے اور اگر کوئی شاخ وغیرہ توڑ ڈالے تو قیمت اوس کی کفارہ مین دے اور گھانس کے اوکھاڑنے مین سواے استغفار کے اور کچھہ کفارہ نہین ہے اور جائز ہے کہ حرم مین اپنا اونٹ ہری گھانس چرنے کو چھوڑ دے مگر آپ اوس کے لئے گھاس نہ کاٹے اور جاننا چاہئے کہ یہہ حکم یعنی حرم کی گھاس اوکھاڑنے کا محرم کے ساتہہ مخصوص نہین ہے بلکہ خاص حرم سے ہر فرد بشر کیلئے ثابت ہے اور اگر بطور متعارف راہ چلنے سے کچھہ اجزا حرم کی گھاس کے ٹوٹ جائین تو کوئی قباحت نہین ہے۔

چوبیسوین۔ ہتیار باندہنے مثل تلوار وغیرہ یا جو چیز سامان ضرب یا آلہ حرب ہو مگر ضرورت کے وقت ہتیار لگانے جائز ہین اور بعض علمانے تصریح کی ہے کہ مثل زرہ و خود و مانند اس کے جو آلات حفاظت سے ہین نہ آلات دفع سے یہہ بھی داخل اسلحہ ہین اور احوط یہہ ہے کہ ہتیارون کو اپنے ساتہہ بھی نہ رکھے ہر چند کہ بدن پر اون کو نہ لگایا ہو واللہ العالم۔

فصل دوسری

بیان مین طواف عمرہ کے اس مین چند مقصد ہین

مسکین کا کہانا دینا تجویز کیا ہے۔

اکیسوین۔ ناخون کاٹنے اگرچہ کچھہ تھوڑا سا ناخون کا ٹا جائے مگر یہہ کہ اذیت دیتا ہو مثلاً تھوڑا ناخون ٹوٹ گیا ہے اور کچھہ لگا ہوا ہو اگر وہ باقی ماندہ ایذا دیتا ہو تو اوسے کاٹ ڈالے۔ اور اوس کے فدیہ مین ایک مد گیہون دیوے چنانچہ سارے ناخونکا فدیہ بھی وہی ایک مد ہے اور اگر سارے ہاتہہ پاؤن کے ناخون ایک ہی جلسہ مین کاٹے تو ایک گوسپند فدیہ دینا چاہئے اور اگر ہاتھون کے ناخون تو جدا ایک جلسہ مین اور پانؤ کے علیحدہ دوسری مجلس مین کاٹے جائین تو دو گوسپند دینے لازم ہین۔

بائیسوین۔ دانت اوکہاڑنے اگرچہ خون نہ نکلے اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ کفارہ اس کا ایک گوسپند ہے اور یہہ احوط ہے

تیئیسوین۔ اوکہاڑنا اوس درخت یا گہاس کا جو حرم مین اوگی ہو مگر جس صورت مین کہ اوس کی زمین ملکیت یا مکان اقامت مین اوگی ہو یا خود اوس نے اوسے بویا ہو تو پھر اوکہاڑنا اسکا منع نہین ہے اور گیاہ اذخر معروف اور درخت میوہ دار اور درخت خرما اس سے مستثنی ہے یعنے اوکہاڑنا ان کا جائز ہے۔ اور اگر کوئی شخص کسی درخت کو اوکہاڑے تو ایک جماعت علما نے فرمایا ہے کہ اگر وہ درخت بڑا ہو تو ایک گاے کفارہ دے گا

لِعَبْدٍ اٰبِقٍ وَمُسْتَجِيبًا لَكَ مُطِيعًا لِأَمْرِكَ
وَكُلُّ ذٰلِكَ بِتَفَضُّلِكَ عَلَيَّ وَاِحْسَانِكَ اِلَيَّ فَلَكَ
الْحَمْدُ عَلٰى مَا وَفَّقْتَنِيْ لَهٗ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ الزُّلْفَةَ
عِنْدَكَ وَالْقُرْبَةَ اِلَيْكَ وَالْمَنْزِلَةَ لَدَيْكَ
وَالْمَغْفِرَةَ لِذُنُوْبِيْ وَالتَّوْبَةَ عَلَيَّ مِنْهَا بِمَنِّكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَحَرِّمْ
بَدَنِيْ عَلَى النَّارِ وَاٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ
وَعِقَابِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اور مستحب ہے کہ اگر ہوسکے تو مکہ معظمہ میں داخل ہونے کیلیے
دوسرا غسل ہو ایسے ہی جس وقت مکہ معظمہ میں داخل ہو تو آرام تن
اور اطمینان دل کے ساتھ داخل ہو اور چاہئے کہ جو راہ بالائے
مکہ کی ہے اوس راہ سے داخل ہو مگر بعض علماء نے فرمایا ہے
کہ یہ حکم مخصوص ان لوگوں کے لئے ہے جو مدینہ منورہ سے
جاتے ہیں اور بعض علماء نے غسل مسجد الحرام[1] میں داخل ہونیکے

[1] مسجد الحرام ہر چار طرف خانہ کعبہ کو وہ صحن کہتے ہیں طواف کیا جاتا ہے اور باقی صحن و درو دالان جو گرد کعبہ کے ہے ۱۲ مترجم

مقصد پہلا بیان میں ان اعمال مستحبہ کے جن کا مکہ معظمہ اور مسجد الحرام میں داخل ہونے تک تا زمان ارادہ طواف بجالانا چاہیے

جان تو کہ جب محرم حرم مکہ میں پہونچے تو سنت ہے کہ اونٹ سے نیچے اترے اور حرم میں داخل ہونے کے لئے غسل کرے اور پا برہنہ جوتیون کو ہاتھہ مین لے اور اس عنوان سے حرم مین داخل ہو حدیث مین وارد ہے کہ جو شخص بواسطہ تواضع و فروتنی نسبت حق تعالی کے اس ہیأت کو اختیار کرے تو خداوند عالم لاکھہ گناہ اوس کے مٹا دیتا ہے اور لاکھہ نیکیان اسکے لئے لکھتا ہے اور لاکھہ حاجتین اوس کی بر لاتا ہے اور حرم مین داخل ہوتے وقت یہہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوكَ رِجَالًا وَعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَاْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَرْجُو اَنْ اَكُونَ مِمَّنْ اَجَابَ دَعْوَتَكَ وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَفَجٍّ عَمِيقٍ سَامِعًا

والحمد لله رب العالمین اسکے دوسری روایت میں وارد ہوا
ہے کہ یہ دعا پڑھے ۔

بسم الله وبالله ومن الله والى الله وما
شاء الله توكلت على الله ملة رسول الله صلى الله
عليه وآله وخير الاسماء والحمد لله والسلام
على رسول الله على محمد بن عبد الله السلام
عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام
على انبياء الله ورسله السلام على ابراهيم
خليل الرحمان السلام على المرسلين والحمد
لله رب العالمين السلام علينا وعلى عباد
الله الصالحين اللهم صل على محمد وآل
محمد وبارك على محمد وآل محمد وارحم
محمدا وآل محمد كما صليت وباركت وترحمت

لئے ہی ذکر کیا ہے اور چاہیے کہ مسجد الحرام مین باب[1] بنی شیبہ سے
داخل ہو اور کہتے ہین کہ فی الحال وہ دروازہ باب السلام کے برابر
واقع ہے اور چاہیے کہ جب باب السلام سے اندر جاوے تو سیدنا
ستونون تک چلا آوے اور بکمال خشوع و خضوع و اطمینان
قلب و آرام بدن کے ساتھہ در مسجد پر کہڑا ہو اور یہہ کلمات جو
حدیث مین وارد ہوئے ہین کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَکَاتُهٗ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمَا شَآءَ اللّٰهُ
اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِیَآءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی
رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ

---

[1] باب بنی شیبہ فی زمانناً یہہ دروازہ مقابل باب السلام کے مسجد مین داخل ہے اور علت استحباب یہان سے داخل ہونیکی یہ ہے کہ ہبل بضم ہا و فتح بای موحدہ جو کہ بتون مین بہت بڑا بت تہا وہ زیر عتبہ یعنی زیر چوکہٹ باب بنی شیبہ کے مدفون ہے اور جب وہان سے داخل ہو تو پانون سے اوسی کہوندتا اور رگڑتا ہوا جاوے - و در شیخ علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ ہم نے سنا ہے کہ یہہ دروازہ یعنی باب بنی شیبہ فی زماننا باب السلام کے نام سے پکارا جاتا ہے اور سزاوار ہے جاننا اس بات کا کہ بتحقیق یہ دروازہ فی الحال غیر معلوم ہے اس واسطے کہ مسجد زیادہ کی گئی ہے یعنی بڑہائی گئی ہے لیکن اندر داخل ہونے مین رعایت کیجاوے اوس دروازہ سے جو کہ زمانہ حضرت مین تہا پس بنابر اسکے چاہیے کہ اول داخل ہو باب السلام سے جو اس نام سے اب بہی مشہور و معروف ہے ۱۲

وَاحِدٌ اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ تَلِدْ وَلَمْ تُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ

كُفُوًا اَحَدٌ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَهْلِبَيْتِهٖ يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ

يَا مَاجِدُ يَا جَبَّارُ يَا رَحِيْمُ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ

تُحْفَتَكَ اِيَّايَ بِزِيَارَتِيْ اِيَّاكَ اَوَّلَ شَيْءٍ تُعْطِيْنِيْ

فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ بعد اس کے تین بار کہے

اَللّٰهُمَّ فُكَّ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ پھر کہے وَاَوْسِعْ عَلَيَّ

مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَادْرَءْ عَنِّيْ شَرَّ شَيَاطِيْنِ

الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ بعد اس کے

مسجد میں داخل ہو اور کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بعد اس کے ہاتھوں کو

اوٹھاوے اور کعبہ کی طرف منہ کرے اور یہہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا فِيْ اَوَّلِ مَنَاسِكِيْ اَنْ تَقْبَلَ

علی ابراهیم وآل ابراهیم انک حمید مجید
اللهم صل علی محمد وآل محمد عبدک ورسولہ
اللهم صل علی ابراهیم خلیلک وعلی انبیائہ
ورسلک وسلم علیهم وسلام علی المرسلین والحمد
لله رب العالمین اللهم افتح لی ابواب رحمتک
واستعملنی فی طاعتک ومرضاتک واحفظنی بحفظ
الایمان ابدا ما ابقیتنی جل ثناء وجهک الحمد
لله الذی جعلنی من وفده وزواره وجعلنی
ممن یعمر مساجده وجعلنی ممن یناجیه اللهم انی
عبدک وزائرک فی بیتک وعلی کل مات
حق لمن اتاه وزاره وانت خیر ماتی واکرم
مزور فاسئلک یا الله یا رحمن بانک انت الله
لا اله الا انت وحدک لا شریک لک وبانک

اور جس وقت حجر الاسود کو دیکھے منہ اوس کی طرف کر کے کہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِنْ خَلْقِہٖ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مِمَّا اَخْشٰی وَاَحْذَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَاَفْضَلِ مَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَالسَّلَامُ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

---

[1] حجر الاسود سیاہی مائل ایک پتھر ہے خانہ کعبہ کے بیرونی کونہ میں۔
حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب حجر الاسود جنت سے اوترا ہے تو دودہ سے زیادہ

توبتی وان تتجاوز عن خطیئتی وان تضع عنی وزری

الحمد للہ الذی بلغنی بیتہ الحرام اللھم انی اشھد

ان ھذا بیتک الحرام الذی جعلتہ مثابۃ للناس

وامنا مبارکا وھدی للعالمین اللھم العبد عبدک

والبلد بلدک والبیت بیتک جئت اطلب رحمتک

واؤم طاعتک مطیعا لامرک راضیا بقدرک

اسألک مسئلۃ الفقیر الیک الخائف لعقوبتک

اللھم افتح لی ابواب رحمتک واستعملنی بطاعتک

ومرضاتک پھر کعبہ کی طرف خطاب کرے اور کہے ۔

الحمد للہ الذی عظمک وشرفک وکرمک

وجعلک مثابۃ للناس وامنا مبارکا

وھدی للعالمین ۔

تَعَاهَدْتُهُ لِتَشْهَدَ لِي بِالْمُوَافَاتِ اَللّٰهُمَّ تَصْدِيقًا
بِكِتَابِكَ وَعَلٰى سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ
بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى وَعِبَادَةِ
الشَّيْطَانِ وَعِبَادَةِ كُلِّ نِدٍّ يُدْعٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اور اگر ساری دعا نہ پڑھ سکے تو جس قدر ممکن ہو اوسی قدر پڑہے

خدا نے توبہ آدمؑ کی قبول کی تو بدل دیا اوس فرشتہ کو بصورت سفید موتی کے اور پہینکدیا اوسے
جنت سے پاس آدمؑ کے زمین ہند مین جبکہ آدمؑ نے اوسے دیکہا تو اوس سے انس کرنے لگے
حالانکہ زیادہ اوس سے اور کچہہ نہین پہچانتے تہے کہ یہ ایک جوہر ہے پس گویا کیا اللہ نے اوسے
اور کہنے لگا کہ اے آدم آپ مجہے پہچانتے ہو۔ فرمایا کہ نہین۔ کہا اوس نے کہ غلبہ کیا اور بہلا دی
آپکو یاد پروردگار کی بعد اس کے بدل گیا اوسی اپنی پہلی صورت پر جو جنت مین آدمؑ کے ساتہہ
تہی پس کہنے لگا آدمؑ سے کہ کہان ہے وہ عہد و میثاق پس یاد آگیا آدمؑ کو وہ میثاق اور رو دئے
اور عہد و میثاق پر پہر اقرار کیا بعد اس کے بدل دیا اللہ نے ایک سنگ سپید چمکدار شفاف
اور اوٹہا لیا۔ آدمؑ نے اوسے اپنے اوپر از راہ تعظیم کے اور جب حضرت آدمؑ تہکتے تہے تو
اوٹہا لیتے تہے اوسے جبرئیلؑ یہان تک کہ لائے اوسے مکہ مین اور ہر وقت اوس سے انس رکہتے تہے

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُوْمِنُ بِوَعْدِكَ وَاُصَدِّقُ رُسُلَكَ وَاَتَّبِعُ كِتَابَكَ - پس آہستہ آہستہ
روانہ ہو اور خوف خدا سے قدمون کو کوتاہ رکہے جب حجر الاسود کے
نزدیک پہونچے تو ہاتہون کو اوٹہاے اور حمد وثنا الہی بجالاوے
اور محمد وآل محمد پر صلوات بہیجے اور کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ اور ہاتہون
اور منہ اور بدن کو حجر الاسود سے مس کرے اور اوس کا بوسہ لے
اور اگر بوسہ لینا ممکن نہ ہو تو ہاتہہ سے چہو لے اور اگر چہو بہی نہ سکے
تو اشارہ کرے اور کہے - اَللّٰهُمَّ اَمَانَتِیْ اَدَّیْتُهَا وَمِیْثَاقِیْ

سفید تہا پس بنی آدم کے گناہون نے اوسے سیاہ کر دیا اور نیز منقول ہے کہ حجر الاسود سفیدی
مین دودہ سے زیادہ تر سفید تہا پس اگر جاہلیت کے پلید ہاتہہ اسے مس نہ کرتے تو جو بتلا مرض
حجر الاسود کو مس کرتا فوراً شفا پاتا ۱۲ - اور نیز منقول ہے کہ حجر اسود بڑے فرشتون مین سے
ایک فرشتہ تہا پس جبکہ خدا تعالی نے فرشتون سے عہد و میثاق لیا تو پہلے یہی فرشتہ ایمان
لایا اور اسی نے خدا کی ربوبیت کا اقرار کیا پس بنا دیا اوسے اللہ نے امین اپنی تمام مخلوقات پر
اور نگلوا دئے میثاق اسے اور سپرد کئے میثاق اسکے پاس اور حکم ہوا مخلوق کو کہ وہ ہر سال
عہد و میثاق اپنا کہ جو خدا اون سے لے چکا ہے اسکے پاس تجدید کرتے رہین بعد اس کے خدا نے
اس فرشتہ کو آدم کے ساتہہ جنت مین رکہا کہ ہر سال آدم کو یاد دلاتا تہا وہ میثاق پس جبکہ آدم نے
عدول کیا اور جنت سے نکالے گئے تو بہلا دیا اللہ نے وہ عہد اور کر دیا اوہین حیران پس جب

ترک طواف سے حج اوس کا حج افراد ہو جاے گا اور آیندہ سال
مین وجوب قضاء حج اوسپر قوی معلوم ہوتا ہے مگر جس شخص کا
حج تمتع بباعث کسی عذر کے حج افراد کے ساتھہ بدل جاے
تو وہ معذور ہے چنانچہ تفصیل اس کی آیندہ مذکور ہوگی اور اگر
کوئی شخص سہواً ترک طواف کرے تو اوسے لازم ہے کہ
جس وقت ممکن ہو طواف کو بجالاوے اور اگر سعی کر چکا ہو تو
اعادہ سعی کا بھی کرے اور مریض کے لئے اگر ممکن ہو تو کسیکے
کاندہے پر لیکر طواف دلائین ورنہ اوس کی طرف سے نائب
مقرر کرین - اور مخفی نرہے کہ واجبات طواف کے بارہ امر مین
پانچ امر شرط خارج ہین اور سات امر واجب طواف مین داخل
ہین پہلے اون امور سے شرط ہے پاک ہونا حدث سے پس
محدث ہونے سے طواف واجب جائز نہین ہے - اور اگر غفلةً طواف
کرلے تو باطل ہے اور اگر اثناے طواف مین محدث ہو وے
پس اگر نصف سے تجاوز کرنے کے بعد محدث ہوا ہے تو
اوس طواف کو قطع کرے اور طہارت کرکے جہان سے
قطع کیا ہے اوسی مقام سے پھر شروع کرنکے اوس طواف
کو پورا کرے اور اگر نصف طواف سے پہلے حدث واقع
ہوا ہے تو طہارت کرکے از سر نو طواف کرے - مخفی نرہے
کہ اگر شک ہو طہارت کرنے مین بعد حدث کے یا ٹوٹنے جانے

شرط صفحہ ۵۵

اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ بَسَطْتُ یَدَیَّ وَ فِیْمَا عِنْدَکَ عَظُمَتْ رَغْبَتِیْ فَاقْبَلْ سَعْیِیْ وَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ الْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۔

مقصد دوسرا طواف کے واجبات اور اسکے بعض احکام کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ شخص مکلف جس کی تکلیف عمرہ تمتع ہے مکہ مین داخل ہونے کے بعد واجب ہے کہ وہ ابتدا کرے طواف خانہ کعبہ سے اور طواف عمرہ کا ایک رکن ہے پس جو کوئی عمداً بقصد وارادہ طواف کو ترک کرے تاوقتیکہ وقوف عرفات سے پہلے اوسے بجا نہ لاوے گا تو عمرہ اوس کا باطل ہے خواہ یہہ شخص مسئلہ اس کا جانتا تھا یا جاہل مسئلہ ہو اور ظاہرا

اور ہر شب و روز تجدید اقرار کرتے تھے پس جبکہ خدا تعالی نے کعبہ بنایا تو رکھا حجر کو اس جگہ کیونکہ اسی جگہ خدا نے اولاد آدم سے پیمان لیا تھا اور اسی مقام پر نگاہ دے گئے تھے اس فرشتہ کو میثاق اور اسی واسطے لازم کیا حجر اس رکن مین پس آویگا حجر اسود بروز قیامت اس ہیئت سے کہ زبان گویا رکھتا ہوگا اور آنکھین دیکھنیوالی تا اینکہ گواہی دیگا ہر شخص کی کہ جسنے اس مکان پر آکر اسکے سامنے وفا بعہد کی ہوگی ۔ انتہی ملخص مالی الحدیث ۱۲ مترجم

کہ طواف اوس کا صحیح ہے اور اگر اثنا رطواف مین نجاست معلوم ہو
تو مختار ایک جماعت علما کا یہہ ہے کہ طواف کو قطع کرے اور
نجاست کو دور کرکے جس جگہہ سے قطع کیا ہے اوس مقام
سے پھر طواف کو شروع کرکے پورا کردے اور احوط یہہ ہے
کہ بعد تمام کرنے کے ازسر نو طواف کو بجا لاوے خصوصاً
جبکہ چار شوط کامل و پورے ہونے سے پہلے ایسا فعل
کثیر جو موجب قطع طواف کہوا ہوا اور اگر حالت طواف مین
بدن یا لباس نجس ہو جاے تو حکم اس کا بھی مثل حکم سابق
کے ہے یعنے بعد اتمام و پورا کرنے طواف کے ازسر نو
دوبارہ طواف کو بجا لاوے مگر اس حالت مین اظہر یہ ہے کہ
اتمام طواف کافی ہو گا اور اگر کوئی شخص نجاست کو بھول جای
اور اوسی حالت سے طواف کرلے تو اقوی و احوط یہہ ہے
کہ دوبارہ اوس طواف کا اعادہ کرے۔

تیسری۔ ختنہ کردہ ہونا مردون کا پس اگر مرد بغیر ختنہ کئے ہوئے
طواف کرے تو طواف اوس کا باطل ہے اور عورتون کی
نسبت یہہ شرط نہین ہے اور بنا بر احتیاط ثبوت اس شرط
کا چھوٹے بچون کے لئے بھی پایا جاتا ہے پس اگر بلا ختنہ
بچون کو طواف دلائین تو طواف نسا اون کا باطل ہو گا اور
بعد بالغ ہونے کے عورت اون پر حلال نہ ہو گی مگر یہہ کہ

اوس طہارت سے کہ جو کرچکا ہے خواہ یہہ شک قبل از طواف ہو
یا بعد اُس کے یا اثنار طواف مین تو بعینہ حکم اس کا حکم شک نماز
والی طہارت کا ہے۔ اور طواف کنندہ اگر وضو اور غسل سے
معذور ہے تو واجب ہے اسے کہ مباح ہونے طواف کے
لئے تیمم کرے جس طرح کہ نماز کے لئے تیمم معین ہے۔ اور
اگر پانی یا وہ چیز کہ جسپر تیمم کرے کچھہ بھی موجود نہ ہو تو حکم اسکا
مثل اوس شخص کے ہوگا جو طواف پر قادر نہ ہو یعنے جب طواف
سے اسپنے مایوس ہو اپنی طرف سے نائب مقرر کرے۔ اور
پوشیدہ نہ رہے کہ اگر عورت حائض ہو اور جب تک وہ مکہ مین
رہے پاک نہ ہو تو واسطے طواف کے نائب کرے اور باقی
سارے اعمال کو وہ خود بجالاوے گی اور مثل جنب تیمم کے
دوبارہ وہ خود طواف نہین کرے گی۔

دوسری شرط یہہ ہے کہ بدن اور لباس طواف کنندہ کا پاک
وطاہر ہو بلکہ احتیاط یہہ ہے کہ جو نجاست نماز مین مثل خون
کمتر از درہم و خون قروح و جروح کے معفو ہے وہ بھی طواف
کنندہ کے بدن و لباس مین نہ ہونی چاہئیے اس لئے کہ
بعض علما مطلق نجاست کا مسجد الحرام مین داخل کرنا حرام جانتے
ہین اگرچہ خلاف اس کا اقوی ہے اور اگر کوئی شخص طواف
کرنے اور بعد فراغ از طواف نجاست پہ مطلع ہو تو اظہر یہ ہے

ہین یا وہ جز مقدم مختلف ہوتا ہے اشخاص مین مثلاً جو لوگ
کہ فی الجملہ بطین یعنے توندیلے ہین تو اول جز اون کے بدن کا
شکم اون کا ہے اور لیکن حجر الاسود کا جز مقدم پس وہ
جز چاندی کے پتر کے نیچے چھپا ہوا ہے اس حالت مین
ظاہر ہے کہ بلحاظ محاذات مذکورہ کا نہایت دشوار امر ہے
خصوصاً جبکہ شیعہ و سنی کا طواف مین اژدہام بہی ہو یا مقابلہ
اور محاذات کی پہچان یہہ کہ اوس جگہ فرش پر دو پتھر نصب کئے
ہین کہ طواف کنندہ اوس کے ملاحظہ سے علم یا مظنہ محاذات
حجر اسود کا حاصل کر سکتا ہے لہذا در میان علماء متاخرین
قدس اللہ اسرارہم کے اس مشقت اور حرج کے دفع
مین چند وجہ پر اختلاف ہوا ہے۔
پہلی وجہ یہہ کہ وجوب ابتدا اول حجر اسود سے منع ہے پس
جس قدر کہ واجب ہے فقط ابتدا کرنا حجر سے ہے نہ
یہہ کہ اول حجر سے۔

اور نیز واضح رہے کہ صحن حجر اسود کے محاذات کی پہچان کیلئے فرش پر لوہے کی کیلین گڑی
ہین۔ مترجم کو بعض اہل تعارف مقیم مکہ سے معلوم ہوا کہ جناب مرحوم شیخ مرتضی انصاری نے
محاذات حجر کے لئے یہہ نشان قائم کیا ہے چاہئے کہ طواف کنندہ پیش از شروع عمل اس
نشان کا لحاظ کر لے اور مطوفہ سے دریافت اس کا پہلے فرما لے ۱۲ مترجم عفی عنہ

خود جاکر طواف نسا بجالائین یا اپنی جانب سے نائب کرکے بھیجین۔
چوتھی شرط بنابر احوط بلکہ اقوی ستر عورت ہے لیکن جس
کپڑے سے شرم گاہ کو چھپاوے اوس کا مباح ہونا ضرور
ہے بلکہ احوط یہہ ہے کہ جملہ شرائط لباس مصلی احرام مین
ملحوظ رہین اس لئے کہ بنظر حدیث مشہور طواف حکم مین نماز
کے ہے۔

پانچوین شرط نیت ہے۔ چاہیے کہ نیت اس طرح کرے کہ سات
دور طواف خانہ کعبہ کے بجالاتا ہون مین طواف عمرہ تمتع فرض حجة
الاسلام سے واسطے اطاعت وفرمان خداوند عالم کے اور لیکن
واجبات جو طواف کی ماہیت مین داخل ہین وہ سات ہین۔

اول۔ ابتدا کرنا ہے طواف کا حجر الاسود سے اس نہج پر
کہ تمام بدن طواف کنندہ کا تمام حجر الاسود پر ہوکر گزرے مگر
چونکہ تحقیق اور ثبوت اس امر کا بروجہ حقیقت کے بہت مشکل ہے
بلکہ متعذر ہے لہذا اس امر کی تحقیق مین اس قدر کافی ہوگا کہ
طواف کنندہ مقابل کرے پیشترین اجزاء بدن اپنے یعنے
سب سے اگلے بدن کے جز کو ساتھہ پیشترین اجزاء حجر الاسود
کے لہذا اب کلام کیا ہے علمانے معین کرنے مین اوس
جز و انسان کے جو تمامی اجزاء بدن آدمی پہ مقدم ہے کہ آیا
وہ جز مقدم ناک کی طرف سے ہے یا پاؤن کے انگوٹھے کی سرے

مدعا یہہ کہ محاذات کا علم ویقین حاصل ہو جاوے تو کافی ہوگا تنبیہ یہہ کہ طواف کنندہ تمام حالات طواف مین خانہ کعبہ کو بائین جانب رکھے پس اگر یہہ شخص بعض اجزاء طواف مین ارکان وغیرہ کے بوسہ لینے کو خانہ کعبہ کی طرف منہ کر لیتا ہے یا یہہ کہ ازدہام کیوقت حاجیون کی دھکم دھکا سے خانہ کعبہ کی طرف منہ یا پیٹھ ہو جاوے تو اوتنا جز دورے کا طواف مین محسوب نہ ہوگا اور صرف اسی جز کا اعادہ کرنا واجب ہے اور اس مقام پر اشکال ہوتا ہے اوس وقت کہ جب طواف کرنے والا دو تو دروازون حجر اسمٰعیل سے گزرتا ہے وہ اشکال یہہ ہے کہ اگر یہہ شخص حجر اسود سے سیدہا چلا آوے درآنحالیکہ خانہ کعبہ اس کے بائین جانب ہے اب اگر دروازہ حجر سے اوسی سیدہ پر بخط مستقیم گزر جاوے تو حجر کے دروازہ کے برابر ہوتے وقت خانہ کعبہ اس کے بائین شانے کے مقابل نہ رہے گا بلکہ پشت کی جانب پڑ جائیگا اگرچہ حجر اسمٰعیل اس کے بائین شانہ پر ہے لیکن وہ مصلق خانہ کعبہ کا نہین اسی واسطے بعض محتاط لوگ دروازہ حجر پر پہونچنے سے پہلے تہوڑا سا اپنے بدن کو بائین جانب کج کر لیتے ہین تاکہ بایان شانہ اون کا خانہ کعبہ سے منحرف نہ ہو جاوے اور اسی طرح قبل پہونچنے دوسرے دروازہ پہ اپنے بدن کو دہنی جانب کج کرتے ہین تاکہ شانہ چپ اون کا خانہ کعبہ سے نہ پہر جاوے

دوسری وجہ یہہ ہے کہ محاذات عرفیہ کفایت کرتی ہے یعنی اسقدر کافی ہے کہ عرف مین کہین کہ طواف کنندہ اول حجر کے مقابل ہے۔
تیسری وجہ یہہ کہ شخص مکلف کسی قدر محاذات حجر سے پہلے نیت طواف کی کرلے اور یہہ ارادہ کرے کہ ابتدار دورۂ واجب کی محاذی حجر اسود سے واقع ہوگی اور انتہا اوس دورہ کی اوسی تمام محاذی پر اور جو کچھہ اس دورہ مین زائد ہوا وہ من باب مقدمہ تقیہ سے ہوگا اور حجر اسود کی محاذات تک اس ارادہ کو اپنے ذہن مین باقی رکھے اور اگر دل مین اس قصد کی استدامت بہی دشوار ہو تو حاجت اس کی ہی نہین ہے بنابر اس کے کہ نیت ایک ارادہ ہے جو کہ قلب سے تعلق رکھتا ہے اور داعی و باعث فعل کا ہوتا ہے اور یہہ وجہ تیسری اقوی و احوط ہے۔ اور جناب فخر کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سوار ہو کر طواف بجا لانا جیسا کہ حدیث صحیح سے پایا جاتا ہے اسی وجہ پر محمول ہے۔ دوسرے واجبات سے ختم کرنا ہر ایک دورہ کا حجر اسود پہ اور یہہ بات ثابت نہین ہوتی مگر جبکہ آخر طواف مین محاذات اول بدن کی جزو اول حجر سے حاصل ہو اور اس جگہہ بھی اگر اتمام دورے کا یقین حاصل کرنے کے لئے کچھہ تھوڑا سا حجر اسود سے آگے بڑھ جانے بقصد اس کے کہ زائد ایک مقدمہ خارج ہے اور داخل دورہ نہین بلکہ مقصود اور

مقام دفن حضرت ہاجرہؑ مادر حضرت اسمٰعیلؑ ہے بلکہ بہت سے انبیاءً
علی نبینا وآلہ وعلیہم السلام یہان مدفون ہین چاہیئے کہ گرد اوسکے
طواف کرے اور داخل حجر ہوکر دورہ نہ کرے پس اگر اثناء طواف
مین عمداً داخل حجر ہوگا تو وہ دورہ باطل ہے اور اب تدارک اسکا
جس جگہ سے کہ داخل ہوا ہے کافی نہ ہوگا بلکہ تمام دورہ از سر نو
کرنا چاہیئے چنانچہ ایک جماعت علما نے اس کے بارہ مین تصریح
کی ہے بلکہ بعض کے کلام سے اصل طواف کا باطل ہونا نقل
ہوا ہے اور ظاہر بعض اخبار کا بھی یہی ہے لہذا بعد پورا کرنے
اوس طواف کے کل طواف کا پہر دوبارہ بجالانا احوط ہے۔
پانچوین واجب ہے عمل مین آنا طواف کا درمیان خانہ کعبہ اور
مقام[1] حضرت ابراہیم خلیل علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام کے جمیع اطراف
مین باین معنی کہ لحاظ کیا جاتا ہے کہ مسافت مابین خانہ کعبہ
اور مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام ساڑھے چھبیس ۲۶½ ہاتھ ہوگی
اور ملاحظہ اس مقدار کا ہر جانب سے ہوگا یعنے کسی جانب مین

[1] مراد اس سے صحن کعبہ مین ایک بنا معروف ہے جو نماز کے لئے ہے کیونکہ مقام
اصل مین ایک پتہر ہے کہ جس پر اثر قدم مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہین - پس
بعض فقہا کا یہ تعبیر کرنا کہ نماز کو مقام ابراہیم مین بجالاوے مجاز ہے بلکہ مراد اس سے
نزدیک مقام یا خلف مقام یعنے پیچھے اوس کے بجالانا نماز کا ہے کیونکہ یہہ ظاہر ہے ۱۲

اوراسی وقت کو اوس وقت بھی جبکہ ارکان پر پہونچتے ہین ملحوظ رکھتے ہین اس لیے کہ اگر شخص اوسی سید ہے خط پر کہ خانہ کعبہ کے گوشہ پر پہونچتا ہے وہان سے منحرف ہوا ور آگے بڑہے تو خانہ کعبہ اوس کے بائین شانہ سے پھر جاتا ہے اور یہان پر اور زیادہ مشکل امر ہے لیکن ان باریکیون کا لحاظ رکھنا علما کے کلام سے نکلتا نہین بلکہ اون کے ظاہر کلمات سے معلوم ہوتا ہے کہ بخط مستقیم طواف کا ہونا جمیع اجزاء مطاف مین کفایت کرتا ہے اور اخبار و احادیث سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے خصوصاً طواف کرنا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا اپنے اونٹ پر سوار ہوکر اور اگر حجر اسمٰعیل داخل خانہ کعبہ قرار دیا جاے جیسا کہ مشہور کے ساتھہ نسبت دی گئی ہے تو اس صورت مین پہلا اشکال اصل سے ہی رفع ہو جائیگا چنانچہ یہہ امر پوشیدہ نہین ہے۔

چوتھے واجب ہے حجر اسمٰعیل[1] کا طواف مین داخل کرنا کہ یہہ

[1] حجر پہلے حاء حطی مکسور بعدہ جیم اور فتح حاء حطی کا بھی منقول ہے یہ کعبہ کے غرب رویہ پرنالہ کی طرف ایک گول دیوار بشکل کمان ہے۔ منقول ہے کہ حضرت اسمٰعیل ع نے بعد دفن اپنی مان کو گرد قبر کے دیوار بنادی تاکہ قبر پیرن سے نہ کہندلی اور حدیث مین ہے کہ حدیث مین رکن ثالث کے نزدیک دختران باکرہ اسمٰعیل ع اور ہاجرہ اور خود حضرت اسمٰعیل ع دفن ہین ۔

تو بھی اعادہ اوس جز کا لازم ہے بلکہ احوط یہہ ہے کہ اثنائے طواف مین شاذروان کی طرف سے ارکان وغیرہ کے پاس لینے کو دیوار خانہ کعبہ کی طرف ہاتھہ بھی نہ بڑہاوے اسی طرح دیوار حجر اسمٰعیل پر بھی ہاتھہ نہ رکھے۔
ساتوین واجبات مین سے) یہہ کہ سات شوط یعنے سات دورے طواف کے کرے نہ اس سے کم ہون نہ زیادہ پس کسی شوط کو عمداً یعنے بقصد وارادہ کم یا زیادہ کردے تو درصورت کمی اگر فعل کثیر جو موجب فوت موالات ہے عمل مین نہ آیا ہو تو پورا کرنا اوس شوط کا واجب ہے اور اگر موالات جاتی رہی ہو تو یہہ صورت قطع طواف عمداً مین داخل ہے یعنے جس طرح کوئی جان بوجھکر طواف کو قطع کر ڈالے اور بیان اسکا آگے مذکور ہوگا اور اگر کسی نے بھول کر ایک دورے کو کم کیا ہو تو مشہور تفصیل ہے یعنے اگر نصف طواف سے تجاوز کر چکا ہے تو اوسے تمام کرے گا اور اگر نصف طواف سے ابھی تجاوز نہین کیا کہ سہواً ایک دورہ اس سے کم ہوگیا ہو اور پھر یاد آجاوے تو از سر نو طواف کو شروع کرے گا اور اگر کسی شخص کو اپنے طواف کی کمی اتنی دیر تک فراموش رہے کہ اوسے یاد ہی نہ آوے مگر وطن میں پہونچکر یاد آوے تو اوسے چاہیے کہ اپنی جانب

وقت طواف اس مقدار سے زیادہ دور نہ ہونا چاہیئے بلکہ مقدار
مذکور کے اندر ہی اندر رہے پس اگر شخص بعض اوقات طواف مین
اندازہ مذکور سے کعبہ سے زیادہ دور ہوجاے تو بہ نسبت اس
مقدار زائد کے طواف باطل ہوگا اور حجر اسمعیل کہ تخمیناً بیس ہاتھ
ہے بنابر احوط بلکہ اظہر کے وہ مقدار مذکور مین شامل ہے پس
محل طواف حجر کی طرف چھ ہاتھ اور کچھ مقدار سے زائد نہین
ہے پس اگر کوئی اس مقدار معلوم سے حجر سے دور ہوجائے
تو محل طواف سے خارج ہوجائیگا اور اوس جز کا اعادہ
جو خارج مین واقع ہوا ہے مطاف کے اندر کرنا احوط بلکہ اظہر ہے
چھٹے - باہر رہنا طواف کنندہ کا خانہ کعبہ کی اوس صفہ سے جو
خانہ کعبہ مین محسوب ہے اطراف خانہ کعبہ سے جسے شادروان کہتے
ہین پس اگر طواف کنندہ بعض اوقات مین اوسپر چڑھ جاے
اور راہ چلے تو وہ جز طواف کا باطل ہوگا اور اعادہ اوس جز
کا لازم ہوگا اور اسی طرح اگر اثنار طواف مین دیوار حجر اسمعیل پر چڑھ

کہ اوس سنگ پر نماز نہیں پڑھی جاتی - اور منقول ہے کہ یہ پتھر عہد جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین باب البیت کے نزدیک تھا پس بنابر اسی کے
جیسا کہ حدیث مین وارد ہے کہ عہد جناب رسول خدا مین لوگ طواف خانہ کعبہ کا مقام
کو ملا کر کرتے تھے اور اب مابین مقام اور کعبہ کے طواف کرتے ہین ۱۲ مترجم -

نماز باطل ہے اور اگر سہواً طواف میں زیادتی کردے پس اگر ایک شوط سے کمتر ہے اور یاد آجاے تو وہین قطع کردے تا اور اگر ایک شوط پورا ہے یا ایک شوط سے زیادہ ہے تو پھر بھی طواف واجب صحیح ہے اور مستحب ہے کہ طواف کنندہ بقصد قربت مطلقہ دیئے بدون تعرض وجوب و سنت کے) اوس زائد دورے کے ساتھہ شوط پورے کردے اور اولیے یہہ ہے کہ سہواً زیادتی کرنے مین بہی طواف کا اعادہ کرے اور اگر طواف کنندہ طواف کے اشواط یعنے دورون کی گنتی مین شک کرے پس اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد یہہ شک ہو تو اس شک کا اعتبار نہین اور اگر اثنار طواف مین شک پیدا ہوا اور یہہ شک دائر ہو درمیان اتمام اور زیادتی کے مثلاً یہہ کہ اخیر دورے مین شک کرے کہ آیا یہہ ساتوان شوط ہے یا آٹھوان تو بہی یہہ شک معتبر نہین اور طواف اس کا پورا اور صحیح ہے اور اگر شک اثنار شوط مین ہو کہ آیا یہہ شوط ساتوان ہے یا آٹھوان تو بعض علما نے فرمایا ہے کہ پھر سعی طواف اوس کا باطل ہے اور یہہ احوط ہے اور اگر طواف [illegible] کرے کہ سات شوط سے زیادہ نہین [illegible] کہ تمام شک کی صورتون مین از سر نو طواف [illegible] ایک جماعت علما نے کہا ہے کہ بنا اقل پر [illegible]

نائب کر کے طواف کرائے اور بعض علماء نے اس طرح تفصیل قرار
دی ہے کہ اگر طواف کنندہ نے ایک شوط فراموش کیا ہے تو
اوس طواف کو باقی ماندہ دورہ کر کے پورا کر دے گا اور اگر ایک
شوط سے زیادہ بھولا ہے تو پھر از سر نو طواف کرے گا
اور یہہ قول احوط ہے اور اس سے زیادہ احوط یہہ ہے کہ جو کمی
واقع ہوئی ہے اوسے تمام کر کے از سر نو ساتون شوط بجالائے
اور لیکن اگر کوئی شخص زیادہ کر دے پورے ایک شوط یا دو شوط
کو یا کمتر مثلاً نصف شوط کو پس اگر بقصد جزئیت دوسرے طواف
کے ہو (یعنے زیادتی کو دوسرے طواف کا جز قرار دے) یا بقصد
لغزیت (بیہودہ طور پر) زیادہ کر دے تو کسی طرح کا ہرج وضرر
پہلے طواف مین نہ ہوگا خواہ یہہ قصد زیادتی کا اول طواف
مین کیا ہو یا اثناء طواف مین یا بعد پورا کرنے سات دورے کے
اور اگر اس زیادتی سے اسی طواف کی جزئیت کا قصد کرے
(یعنے یہہ زیادتی اسی طواف مین مقصود ہو) پس اگر ابتداء
طواف مین قصد جزئیت کیا تھا تو بلا اشکال شروع ہی سے
وہ طواف باطل ہے اور اگر اثناء طواف مین یہہ ارادہ کرے
تو جب سے کہ یہہ قصد کیا ہے اوسی وقت سے طواف
باطل ہوگا اور اگر آخر مین یہہ ارادہ کیا ہو تو بھی مشہور بطلان
طواف ہے مثلاً جس طرح نماز مین کوئی رکعت زیادہ کردینے

کاندہے پراوٹھاکر طواف دلایا جائے گا اور اگر یہہ بہی ممکن نہ ہو تو طواف پورا کرنے کو اوس کی طرف سے نائب مقرر کرین گے۔

مقصد تیسرا

مستحبات جاں طواف مین سنت ہے کہ حالت طواف مین پابرہنہ دعا اور ذکر الہی مین مشغول ہو اور کلام عبث زبان پر جاری نہ کرے اور قدمون کو کوتاہ رکہے اور وہ افعال جو نماز مین مکروہ ہین اونہین ترک کرے اور بسند معتبر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے مروی ہے کہ جو شخص سر برہنہ بوقت زوال خانۂ کعبہ کا طواف کرے اور قدم چہوٹے اوٹہاوے اور تا محرم پر نظر نہ کرے اور کسی شخص کی عورتون کو نہ دیکہے اور ہر شوط مین بغیر اس کے کہ کسی کو اوس سے آزار پہونچے ہاتہہ یا بدن اپنے کو حجر اسود سے مس کرے اور ذکر خدا زبان پر جاری رکہے تو حق سبحانہ وتعالی ہر قدم کے عوض مین اوس کے لئے ستر ہزار حسنے لکہے گا اور ستر ہزار گناہ اوس کے محو کریگا اور ستر ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب اوس کے نامۂ عمل مین لکہے گا کہ ہر ایک غلام کا مول دس ہزار درہم ہو اور اوس شخص کو ستر ہزار آدمیون کا کہ اوس کی اہلبیت سے ہون سب کے انکا

قول فوت سے خالی نہین ہے باوجود اس کے کہ فی الجملہ احوط بھی
ہے اور اس سے زیادہ احوط یہہ ہے کہ بنا اقل پر کرکے طواف
کا پورا کرنا اور بعد اس کے طواف کا اعادہ کرنا چاہئے۔
اور جاننا چاہئے کہ طواف واجب کا قطع نہ کرنا احوط ہے
یعنے یہہ نہ چاہئے کہ طواف مین سے باقی رہنے دے کہ اسکو
دوسرے وقت زیادہ فاصلہ سے بجالاے بلکہ ساتوین شوط
پورے کرے پس بدون عذر اور بہ محض خواہش نفس موالات
عرفیہ طواف مین فوت نہ ہونے پاوے اور بعض علما نے
قطع طواف (یعنے طواف کے توڑ ڈالنے کو) صریحًا منع فرمایا ہی
اور اگر کوئی شخص طواف کے توڑ ڈالنے کا مرتکب ہو تو پس
احوط بلکہ اقوی از سر نو بجالانا اوس کا ہے ہر چند کہ چار شوط بجا
لا چکا ہو لیکن ہان اگر عذر عارض ہو کہ وہ مانع ہو تمام کرنیسے
مثل مرض یا حیض یا حدث بے اختیار کے پس اس صورت
مین مشہور تفصیل ہے یعنے اگر چار شوط کر چکا ہو تو جس جگہ
سے قطع طواف کیا ہے پھر وہین سے شروع کرکے تمام کرے
اور اگر چار شوط نہین بجا لایا تہا تو از سر نو طواف کرے گا اور اگر
طواف کنندہ اتمام طواف پر قادر نہ ہو سکے تو احوط یہہ ہے
کہ صبر کرے یہان تک کہ وقت اوس طواف کا تنگ رہجاے
اور پھر بھی اگر قادر نہو تو طواف کی پورا کرنے کو اوسی کسی کو

کو خانہ کعبہ کے در پہ پہونچے صلوات محمد و آل محمد پر بھیجے۔ اور یہ عرض کرے

سَائِلُكَ فَقِيْرُكَ مِسْكِيْنُكَ بِبَابِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهِ بِالْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ الْمُسْتَجِيْرِ مِنَ النَّارِ فَاَعْتِقْنِيْ وَوَالِدَيَّ وَاَهْلِيْ وَوُلْدِيْ وَاِخْوَانِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ النَّارِ يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ

اور جب حجر اسمٰعیل علی نبینا و آلہ و علیہ السلام پر پہونچے تو پرنالہ طلا کی طرف نگاہ کرے اور کہے۔ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ وَاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ وَعَافِنِيْ مِنَ السُّقْمِ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَادْرَأْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ۔ اور جب حجر اسمٰعیل سے گزر کر پشت خانہ کعبہ پر پہونچے

شفیع قرار دے گا اور ستر ہزار حاجتیں اوس کی بر لا دے گا خواہ دنیا مین بر لاے چاہے آخرت مین - اور سنت ہے کہ حالت طواف مین یہ دعا پڑہے -

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی ظُلَلِ الْمَآءِ كَمَا یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی جَدَدِ الْاَرْضِ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ تَهْتَزُّ لَهٗ اَقْدَامُ مَلٰٓئِكَتِكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ دَعَاكَ بِهٖ مُوْسٰی مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَاَلْقَیْتَ عَلَیْهِ مَحَبَّةً مِّنْكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ غَفَرْتَ بِهٖ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَاَتْمَمْتَ عَلَیْهِ نِعْمَتَكَ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا - اور حاجت اپنی طلب کرے اور سنت ہے کہ حال طواف مین یہ بہی کہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اِلَیْكَ فَقِیْرٌ وَاِنِّیْ خَآئِفٌ مُّسْتَجِیْرٌ فَلَا تُغَیِّرْ جِسْمِیْ وَلَا تُبَدِّلْ اِسْمِیْ - اور نہر شوط مین

شر ما خلقك - اور جس وقت درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے پہونچے تو یہہ دعا پڑہے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار - اور جب ساتوین دور مین مستجار پہ پہونچے اور مستجار پشت خانہ کعبہ مین رکن یمانی کے پاس مقابل در خانہ کعبہ کے دیوار خانہ کعبہ کا ایک جز ہے سنت ہے کہ وہان کے کہڑے ہو کے ہاتہون کو کہول کر دیوار کعبہ پر پہیلا وے اور منہہ اور پیٹ اپنا کعبہ تک پہونچاوے اور یہہ دعا پڑہے -

اللھم البیت بیتک والعبد عبدک وھذا مقام العائذ بک من النار اللھم من قبلک الروح والفرج والعافیۃ اللھم ان عملی ضعیف فضاعفہ لی واغفرلی ما اطلعت علیہ منی وخفی علی خلقک استجیر باللہ من النار - اور یہہ کے یہہ دعا پڑہے - اللھم ان عندی افواجا من ذنوب وافواجا من خطایا وعندک افواج من

تو کہے۔ یَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ اِنَّ
عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ اور جب رکن یمانی پر پہونچے تو ہاتھ اوٹھا کر
یہہ دعا پڑہے۔ یَا اَللّٰهُ یَا وَلِیَّ الْعَافِیَةِ وَرَازِقَ الْعَافِیَةِ
وَالْمُنْعِمَ بِالْعَافِیَةِ وَالْمُتَفَضِّلَ بِالْعَافِیَةِ عَلَیَّ وَعَلٰی
جَمِیْعِ خَلْقِکَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنَا الْعَافِیَةَ
وَتَمَامَ الْعَافِیَةِ وَشُکْرَ الْعَافِیَةِ فِی الدُّنْیَا وَ
الْاٰخِرَةِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔ پس خانہ کعبہ کی طرف
سر اوٹھا کر کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَرَّفَکِ وَعَظَّمَکِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا نَبِیًّا وَجَعَلَ عَلِیًّا
اِمَامًا اَللّٰهُمَّ اهْدِ لَهٗ خِیَارَ خَلْقِکَ وَجَنِّبْهُ

دو رکعت قریب مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بجا لاوے اور
احوط یہہ ہے کہ بعد از طواف اس نماز کے پڑھنے مین جلدی کرے
اور نیز احتیاط یہہ ہے کہ اس نماز کو پشت مقام مین ادا کرے اور
اگر قریب مقام کے ممکن نہ ہو اور اتنی دوری ہو جاوے کہ قریب
مقام کے نہ کہا جاوے بلکہ اوس مسافت کو بعید کہین تو اس
صورت مین مقام ابراہیم کے دو جانبون سے ایک جانب مین
اس نماز کو پڑہے اور اگر یہہ بھی ممکن نہ ہو تو نزدیک سے نزدیک
جانب پشت مقام یا دونو پہلوؤن کی رعایت کر کے نماز کو بجا
لاوے اور لیکن نماز سنتی مین اختیار ہے کہ جہان چاہے نماز
سنتی مین پڑہ سکتا ہے بلکہ علمانے کہا ہے کہ نماز طواف
سنتی کو عمداً ترک بہی کر سکتے ہین اور اگر کوئی شخص اس
نماز طواف (واجب) کو بہول جاوے تو جس وقت یاد آوے
قریب مقام ابراہیم اوسے بجا لاوے اور اگر قریب مقام ممکن
نہ ہو تو بنا بر مواضع مسجد الحرام مین مقام کے پاس کی رعایت
کر کے پڑہے اور ظاہر یہہ ہے کہ جو کچھ یہہ سعی وغیرہ بجا لا چکا
ہے اعادہ اوس کا لازم نہین ہے اگرچہ بعد نماز اعادہ کرنا سعی
کا احوط ہے اور بعض علما نے علاوہ اعتبار ترتیب مابین
نماز طواف اور مابین بقیہ افعال مابعد کے (یعنے باقی اعمال
عمرہ جو بعد نماز طواف کے واقع ہون) متفرع کیا ہے

وَاَفْوَاجٍ مِنْ مَغْفِرَةٍ یَا مَنِ اسْتَجَابَ لِاَبْعَضِ خَلْقِهٖ اِذْ قَالَ اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ اِسْتَجِبْ لِیْ - پس

حاجت اپنی طلب کرے اور دعائین بہت سی کرے اور جن گناہون کو جانتا ہے اون کا مفصلاً اور جو گناہ یاد نہ ہون اون کا مجملاً اقرار کرے اور اون گناہون کے لئیے خدا سے طلب آمرزش کرے کہ انشاءاللہ تعالیٰ وہ سب بخشے جائین گے بعد اس کے جب حجر اسود تک پہونچے تو یہہ دعا پڑہے - اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا آتَیْتَنِیْ اور چاہیے کہ اس بات کا نہایت درجے لحاظ رکہے کہ اثناء طواف مین ہر بار جب حجر اسود کے بوسہ دینے کو جاے یا ارکان سے ہاتہہ لگاوے یا مستجار سے بدن مس کرنے جاے تو اوس مقام پر نشان کر دے اور جب مس وغیرہ سے فارغ ہو تو پہر اپنی جگہہ جا کر اوسی نشان سے روانہ ہو تا کہ کمی و زیادتی طواف مین حاصل نہو

فصل تیسری نماز طواف کی بیان مین

جاننا چاہیے کہ واجب ہے بعد طواف عمرہ کے دو رکعت نماز طواف کی مثل نماز صبح کے بجا لانی اور یہہ بھی واجب ہے کہ یہہ

دعا کرے اور یہہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَلَا تَجْعَلْهُ
اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِمَحَامِدِهٖ كُلِّهَا عَلٰى
نَعْمَائِهٖ حَتّٰى يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ اِلٰى مَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ مِنِّيْ وَطَهِّرْ
قَلْبِيْ وَزَكِّ عَمَلِيْ۔ اور بعض روایات مین ہے کہ یہہ کہے
اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِطَوَافِيْ اِيَّاكَ وَطَوَافِيْ
رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِيْ
اَنْ اَتَعَدّٰى حُدُوْدَكَ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يُّحِبُّكَ
وَيُحِبُّ رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَعِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ۔ پس سجدہ مین
جاوے اور کہے سَجَدَ لَكَ وَجْهِيْ تَعَبُّدًا
وَّرِقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ حَقًّا حَقًّا اَلْاَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ
شَيْءٍ وَجِئْتُ اَنَا ذَا بَيْنَ يَدَيْكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ

جو شخص واجبات نماز مثل قرارت وغیرہ کو نہ جانتا ہو تو عمرہ اوس کا
باطل ہے پس حجۃ الاسلام سے بری الذمہ نہ ہوگا لہذا مکلف
کو لازم ہے کہ ہر حال مین خصوصاً بوقت ارادہ حج بیت اللہ اپنی
نماز کو صحیح کرلے اور اگر ممکن ہو تو نماز طواف کو مقام ابراہیم مین
بجماعت پڑھے تا کہ قرارت حمد و سورہ کے دغدغہ سے فارغ
ہو جائے گا اور وہی شخص جو کہ نماز طواف کو بھول گیا ہے اگر اسے
مسجد الحرام کا لوٹنا دشوار ہے تو جس مقام پہ یاد آوے اگرچہ
کسی دوسرے شہر مین ہو تو اوسی جگہہ دو رکعت نماز طواف کی بجا
لاوے اور احوط یہہ ہے کہ اگر دشوار نہ ہو تو حرم مین آکر قریب مقام
نماز بجالاوے اور بحالت عذر بعض علماء نے نائب بھیجنا مسجد الحرام
مین لازم جانا ہے بنابراس کے احوط یہہ ہے کہ جس جگہہ نماز
یاد آوے بقصد قضا وہین پڑھ لے اور نائب معین کردے
تا کہ وہ قریب مقام ان دو رکعتون کو بجالاوے اور اگر یہہ شخص مرجاے
تو اوس کے وارث پہ واجب ہے کہ مثل باقی نماز ہاے فوت
شدہ میت کے قضا نماز طواف کی بھی عمل مین لاوے اور نماز
طواف مین مستحب ہے کہ پہلی رکعت مین بعد الحمد کے سورہ قل ہو اللہ احد
اور دوسری رکعت مین سورہ حمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون پڑھے
اور جب نماز سے فارغ ہو تو حمد و ثنا الٰہی بجالاوے اور محمد و آل
محمد پر صلوات بھیجے اور خداوند عالم سے اعمال کے قبول ہونے کی

اور اسی طرح حج کی [illegible]

تو پس دروازہ سے متوجہ طرف صفا کے ہو کہ جو حجر اسود کے
مقابل ہے اور یہہ وہی در[1] ہے کہ جس سے حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ باہر گئے تھے اور آرام قلب اور آرام بدن کے
ساتھ کوہ صفا پر جاوے یہان تک کہ خانہ کعبہ کو دیکھے[2] اور منہ
طرف رکن عراقی[3] کے کرکے حمد و ثناء الہی بجا لاوے اور نعمتہاے
خداوند تعالی کا دل مین خیال کرے اور اونہیں خاطر مین لاوے
پس سات مرتبہ اللہ اکبر کہے اور سات مرتبہ الحمد للہ
اور سات بار لا الہ الا اللہ پس تین دفعہ کہے لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد -
یحیی ویمیت ویمیت ویحیی وھو حی لا یموت
وھو علی کل شیء قدیر - بعد اس کے محمد وآل
محمد پر صلوات بھیجے اور پھر تین بار کہے اللہ اکبر علی
ما ھدانا الحمد للہ علی ما اولانا والحمد للہ الحی القیوم

---

[1] یہ دروازہ باب النبی کے نام سے مشہور ہے ۱۲ مترجم -

[2] وہ بہیات یعنی کعبہ کا دکھائی دینا چوتھی سیڑھی صفا پر چڑھ جانے سے حاصل ہو سکتی ہے

[3] اور رکن عراقی وہ ہے کہ جس مین حجر الاسود ہے اور بالاے صفا جا کر رو بہ کعبہ کھڑے ہونے کا بمقابلہ اسی رکن کے لکھا ہے ۱۲ مترجم

فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ غَيْرُكَ
فَاغْفِرْ لِي فَإِنِّي مُقِرٌّ بِذُنُوبِي عَلَى نَفْسِي
وَلَا يَدْفَعُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ غَيْرُكَ ۔

فصل چوتھی سعی کرنیکے بیان مین او

اس فصل مین تین مقصد ہین ۔ مقصد پہلا صفا و مروہ کے
مابین سعی کرنیکے آداب مین ۔ اور پہلے سعی سے جو مستحبات ہین وہ انکا ذکر

پس جس وقت ارادہ سعی کا کرے تو سنت ہے کہ حجر اسود کے
پاس آوے اور اوس کا بوسہ لے اور دونو ہاتون کو یا بدن کو
حجر اسود سے مس کرے اور نہین تو اشارہ ہی کرے ۔ بعد
اس کے نزدیک چاہ زمزم کے آکر خود ہی ایک ڈول یا دو
ڈول پانی اوس ڈول سے جو حجر اسود کے مقابل ہے کھینچے
اور وہ پانی سر اور پشت و شکم پر ڈالے اور تھوڑا سا پیئے اور
یہہ دعا پڑھے ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا
وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ فَبِذَالِكَ

اَظِلَّنِی فِیْ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ بعد
ازاں اپنے دین و نفس واہل و مال کو خدا کے سپرد کر نیت
امانت کرے اور کہے اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ الرَّحْمٰنَ الرَّحِیْمَ
الَّذِیْ لَا تَضِیْعُ وَدَائِعُهٗ دِیْنِیْ وَنَفْسِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ
اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِیْ عَلٰی كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِیِّكَ وَ
تَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِیْ مِنَ الْفِتْنَةِ پس تین
مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر دو مرتبہ دعاء سابق کو پڑھے
پھر ایکبار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور اسی دعا کو پڑھے
بعد ازاں تمام عمل کو دوبارہ بجالائے اور اگر نہ ہو سکے تو
جسقدر ممکن ہو بجالاوے اور مستحب ہے کہ اس دعا کو
پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ قَطُّ
فَاِنْ عُدْتُّ فَعُدْ عَلَیَّ بِالْمَغْفِرَةِ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اِنْ
تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ تَرْحَمْنِیْ وَاِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَاَنْتَ
غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِیْ وَاَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰی رَحْمَتِكَ فَیَا مَنْ اَنَا مُحْتَاجٌ
اِلٰی رَحْمَتِهٖ اِرْحَمْنِیْ اَللّٰهُمَّ لَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ
اِنْ تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ تُعَذِّبْنِیْ وَلَمْ تَظْلِمْنِیْ اَصْبَحْتُ
اَتَّقِیْ عَدْلَكَ وَلَا اَخَافُ جَوْرَكَ فَیَا مَنْ هُوَ عَدْلٌ لَا

والحمد لله الحی الدائم - پس تین بار کہے اشهد
ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده و
رسوله لا نعبد الا اياه مخلصين له الدين
ولو كره المشركون - اور پھر تین مرتبہ کہے اللهم
انی اسئلك العفو والعافية واليقين فی الدنيا
والاخرة - پھر تین بار یہ کہے اللهم اتنا فی الدنيا
حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار
بعد اس کے سو بار الله اكبر اور سو مرتبہ لا اله الا الله
اور سو مرتبہ الحمد لله اور سو مرتبہ سبحان الله کہے اور
پھر کہے لا اله الا الله وحده وحده انجز وعده
ونصر عبده وغلب الاحزاب وحده فله
الملك وله الحمد وحده اللهم بارك لی
فی الموت وفی ما بعد الموت اللهم انی
اعوذ بك من ظلمة القبر ووحشته - اللهم

نعین ہین قریب مسجد الحرام کے اور جان تو کہ سعی بہی مثل
طواف کے ایک رکن ہے جو شخص عمدًا یا سہوًا سعی کو ترک
کرے تو حکم اوسکا اوسیطرح ہے جیسا کہ بحث طواف مین
مذکور ہوا اگر طہارت حدث و خبث سے اور ستر عورت سعی
مین معتبر نہین ہے لیکن احتیاط یہہ ہی کہ رعایت طہارت حدث
سے ملحوظ رہے اور واجب ہی کہ طواف اور نماز طواف کے بعد
سعی کو بجالاوے اور اگر طواف کو بہول جائے اور سعی پہلے کرلے
تو اعادہ سعی کا احوط ہے اور جاہل مسئلہ کا بہی اسیطرح حکم ہے
اور واجب ہی کہ سعی مین جزو اول صفا سے ابتدا کرے بایں طور
کہ پیر کی ایڑی کو جزو اول مسافت سے ملاوے اور سعی شروع
کرے اور احوط یہہ ہے کہ صفا کے چار درجون یعنی چار سیڑہیون
پر اونچا چڑہ جائے اور نیت کرے اور اس نیت کو اون درجون سے
اوترنے تک مستمر رکہے اور نیت یون کرے کہ سات مرتبہ سعی
کرتا ہون مین درمیان صفا و مروہ کے فرض حج تمتع سے واسطے
اطاعت فرمان خدا کے پس وہان سے پا پیادہ خواہ کسی حیوان
یا دوش انسان پر سوار ہوکر روانہ ہو یہانتک کہ مروہ پر اسطرح پہنچے کہ
پانوکی انگلیونکو ہر ایک اون سیڑہیون سے کہ جسنے مروہ کو اوپر جاتی ہین
ملادے اور اسکو ایک شوط محسوب کرتے ہین اور مروہ

يُجُوْرُ اِرْحَمْنِیْ بعد اسکے کہے يَا مَنْ لَا يُخَيِّبُ سَائِلَهُ وَلَا يَنْفَدُ نَائِلُهُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعِذْنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ اور حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص چاہے کہ مال اوسکا زیادہ ہو تو چاہئے کہ صفا پہ دیر تک کہڑا رہے اور پایۂ چہارم پر کعبہ کی طرف مُنہ کر کے یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهٖ وَغُرْبَتِهٖ وَوَحْشَتِهٖ وَظُلْمَتِهٖ وَضِيْقِهٖ وَضَنْكِهٖ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ فِیْ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ بعد اسکے اوس پایہ سے نیچے اوترے اور اپنی پشت کو برہنہ کرے اور کہے يَا رَبَّ الْعَفْوِ يَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ هُوَ اَوْلٰی بِالْعَفْوِ يَا مَنْ يُّثِيْبُ عَلَی الْعَفْوِ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ يَا قَرِيْبُ يَا بَعِيْدُ اُرْدُدْ عَلَیَّ نِعْمَتَكَ وَاسْتَعْمِلْنِیْ بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ

مقصد دوسرا

وجوب سعی اور اسکے واجبات کے ذکر مین اور بعض احکام جو سعی کے متعلق ہین جاننا چاہیے کہ واجب ہے بعد نماز طواف کے سعی کرنی یعنی آنا اور جانا مابین صفا اور مروہ کے کہ یہہ دعا کامل

بھی تھی اوسکی صحیح ہے اور ایک جماعت علما نے یہہ کہا ہے کہ سات شوط سے جو زائد ہو تو سنت ہی کہ اوسے سات دور پورے کرد ے

تا کیھہ دو سری سعی ہو جائے اور اس قول کے مطابق ایک حدیث صحیح بھی وارد ہوئی ہے اور اگر سہواً سعی کے شوط مین کمی ہو جانے تو جسوقت یاد آئے اوسے بجالائے اگر اپنے شہر مین چلا گیا ہوا ور وہان یاد آئے تو بشرط امکان مکہ مین آکر سعی کو تمام کرے اور اگر خود لوٹنا ممکن نہین ہے تو نائب اپنا بھیجے اور احتیاط یہہ ہے کہ اگر چار شوط کامل نہو نے کتنی کے شوط مین کمی ہوگئی تو نئے سر سے سعی کو بجالانا چاہیئے اور جبتک سعی نکریگا تو وہ چیزین کہ احرام سے حرام ہوگئی تہین حلال نہونگی اور ایک جماعت علما نے فرمایا ہے کہ اگر سعی کے بعض حصہ مین نسیان ہوا ہے اور یہہ بھول عمرہ تمتع کی سعی مین ہووے پس اعمال عمرہ تمتع کے پورا کرلینے کے گمان پر محل ہو کر عورت سے مجامعت کرلے تو واجب ہے اوسپر کہ ایک گائے کفارہ مین ذبح کرے اور سعی کو تمام کرے اور مطابق اس مضمونکے ایک معتبر روایت آئی ہے بلکہ ایک جماعت علما نے جماع کے ساتھہ ناخون کا لینا بھی شامل کیا ہے اور مؤید اسکی بھی ایک حدیث ہی اور عمل کرنا اس قول پر خوب ہے اور اگر سعی کے دورونکی گنتی و عدد مین شک کرے پس اگر یہہ شک بعد ختم سعی ہے تو اس شک کا اعتبار نہین اور اگر اثناء سعی مین شک غالب نہو پس اگر یقین رکھتا ہو کہ سات شوط تک تو پورے

...ی سیر ہیو نسپر اونچا چڑھ جانا احوط ہی اور پھر اب مروہ سے پھر ...
...صفا پہ پہنچے جسطرح کہ ابتدا صفا سے کی تھی اور مروہ مین ختم کیا ...
...ر ایک جانے اور آنیمین دو شوط حاصل ہونگے اور ساتوان شوط ...
...ختم ہوگا اور واجب ہے کہ جانا اور آنا متعارف راہ سے ہو پس اگر
...سجد الحرام سے درمیان سوق اللیل کی طرف سے ہوکر مثلاً مروہ مین جائے یا صفا مین
...تو پہنچ آنا جانا سعی مین کافی نہوگا اور واجب ہی کہ جاتے وقت مروہ کے
...طرف منہ ہو اور لوٹتے وقت رخ صفا کی جانب ہو پس اگر کوئی بطور قہقری
...یعنی اولٹے پیرون چلکر مسافت طے کریگا تو جائز نہوگا ہان دہنی یا بائین
...جانب یا پیچھے کو دیکھ لینا کچھ مضائقہ نہین رکھتا اور اگر دم لینے اور ستانیکو
...صفا یا مروہ پہ بیٹھ جاوے تاکہ کچھ راحت حاصل ہو جائز ہے مگر
...احتیاط یہہ ہے کہ بلا عذر مابین صفا و مروہ کے نہ بیٹھنا چاہیئے
...پوشیدہ نرہے کہ بعد طواف کے رفع خستگی اور تخفیف حرارت آفتاب
...کے لئے سعی مین تاخیر کرنا جائز ہے لیکن اگر دوسرے دن تک تاخیر
...کرے تو جائز نہین مگر تاخیر وقت شب تک جا بجا قوی جائز ہے اور
...احوط یہہ ہے کہ بدون عذر رات تک بھی تاخیر نکرے اور سعی مین سات
...شوط سے عمداً زیادہ کرنا مبطل سعی ہے جیسا کہ بحث طواف مین مذکور
...ہوا اور اگر سہواً زیادتی ہوجاتی ہے پس اگر ایک شوط یا کم ہو تو اوسکو
...قطع کردیگا اور سعی اوسکی صحیح ہوگی اور اگر پورا ایک شوط یا اس سے زیادہ ہو

عملی یا من یقبل عمل المتقین پس ہانپنے دوڑنے [illegible]

[illegible] جب اوس [illegible] لیے گرے تو [illegible] یا ذا

الفضل والکرم والنعماء والجود اغفر لی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب

الا انت اور جو [illegible] وہ [illegible]

اور یہہ کہے یا من امر بالعفو یا من یحب العفو یا من یعطی علی العفو

یا من یعفو علی العفو یا رب العفو العفو العفو [illegible]

مین کوشش کرے گریہ کرین اور اپنے [illegible]

اور دعائین بہت سی مانگے اور سعی مین یہہ [illegible]

اسئلک حسن الظن بک علی کل حال [illegible] فی التوکل

علیک اور اگر دور چلتا ہو جائے تو [illegible] آئے [illegible] اور لئے

پیرون [illegible] کی طرف چلے اور [illegible] ہوا [illegible]

[illegible] ہوا جانتا ہے

فصل پانچوین

تقصیر کے بیان مین واجب ہے سعی سے فارغ ہوکر تقصیر کرنا یعنی کچھ [illegible]

ناخون کا ٹنا یا [illegible] سب کے بال کم کرنے یعنی تھوڑے [illegible] اور

نیت کرے کہ تقصیر کرتا ہون عمرہ تمتع [illegible]

ہیں یا زیادہ سات سے اور یہہ امر اسوقت متصور ہوتا ہے کہ اپنی
شک پھر وہ یہیں پا سکے اب نہیں جانتا کہ سات شوط ہوئی ہیں یا نہ شوط
پس ہمیشہ اسکا معتبر نہیں ہے چاہیئے کہ بنا کو تمام پر رکھی اور اگر
مابین شوطوں میں شک ہو تو ظاہرا باطل ہے چنانچہ جب شک اوسکا
سات سے کمتر کے ساتھہ متعلق ہو تو بھی سعی باطل ہے

مقصد تیسرا

سعی کے مستحبات میں مخفی نرہے کہ سعی کے وقت سنت ہی کہ پیادہ پا
ہووے اور صفا سے منارہ تک میانہ چال چلے یعنی رفتار اسکی نہ تیز
ہو نہ آہستہ اور منارہ سے تا بازار عطاران اونٹ کی چال دوڑتا ہوا جاوے
اور اسکو ہرولہ کہتے ہیں اور سوار ہو تو اپنے مرکب کو حرکت
یعنی اوچکاتا ہوا لے چلے بشرطیکہ کسیکو تکلیف نہ پہنچے اور بازار عطاران سے
تا مروہ نہ تیز چلے نہ آہستہ یعنی میانہ چال چلا جاوے اور عورتوں کے لئے
ہرولہ نہیں ہے اور جب منارہ پہ پہنچے تو یہہ دعا پڑھے بسم اللہ و
باللہ واللہ اکبر وصلی اللہ علی محمد واہلبیتہ اللھم
اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک انت الاعز الاکرم
واھدنی للتی ھی اقوم اللھم ان عملی ضعیف فضاعفہ لی
وتقبل منی اللھم لک سعیی وبک حولی وقوتی تقبل منی

چاہیے۔ مخفی نرہے کہ جب مکلف کو بجالانا عمرہ تمتع کا ممکن نہو بباعث اسکے کہ
تنگ وقت میں زیادہ کرنا ہو یا عورت بسبب حیض کے عمرہ تمتع بجانہ لاسکتی ہو
کہ اگر وہ طواف کے لیے انتظار پاک ہونیکا کرے تو وقت وقوف عرفات و
مشعر کا گذر جائیگا پس اگر احرام عمرہ تمتع کے لیے باندھا ہی تو نیت احرام کو احرام
حج افراد کے ساتھ بدل دیا چاہیئے ورنہ مکہ معظمہ سے احرام باندہ لے اور عرفات
و مشعر و منی کی طرف جائے اور پہر مکہ مین لوٹ کر طواف اور سعی حج اور طواف
نسا کو بجالاوے بعد اسکے عمرہ مفردہ بجالانا چاہیئے کہ اسیقدر حج تمتع سے جو مکلف
پر واجب تہا کفایت کرتا ہے مگر مکہ معظمہ کا محل احرام حج تمتع ہونا محتاج تامل ہی
اور اگر اس شخص نے خود اپنے اختیار سے عمرہ کو ایسے وقت مین باطل کیا ہو
کہ اعادہ کا زمانہ باقی نہین رہا تو بھی ظاہرا حج اوسکا حج افراد ہو جائیگا اور بعد
اسکے یہہ شخص عمرہ مفردہ بجالائے لیکن کافی ہونا اس حج افراد کا مکلف کا
حج تمتع سے بری الذمہ ہونیمین محل تامل ہے چنانچہ اشارہ اس مطلب کا
فصل طواف مین ہو چکا ہے . . . .

باب دوسرا

حج کے افعال مین اور اسمین سات فصلین ہین

فصل پہلی

بیان من احرام حج تمتع کی اس فصل مین دو مقصد ہین

ہین واسطے فرمابرداری خدا کے اور تقصیر کی عوض مین سر کے بالونکا
منڈوا دینا کافی نہوگا بلکہ حرام ہے اور جو کوئی شخص تقصیر کو بھول جائے
یہانتک کہ حج کا احرام باندہ لے تو عمرہ اوسکا تمام ہے مگر چاہئیے کہ بنا بر
احتیاط کے ایک گوسفند فدیہ دے اور اگر عمداً تقصیر کو ترک کرے
یہانتک کہ حج کا احرام باندہ لے تو ایک جماعت علما نے تصریح کی ہے کہ
عمرہ تمتع اوسکا باطل ہے اور حج اوسکا حج افراد ہو جائیگا بعد اسکے وہ
شخص عمرہ مفردہ بجا لائیگا اور بعض علما نے تصریح فرمائی ہی کہ اگلے سال
اوس حج کا اعادہ کریگا اور بعض دوسرے احرام کو باطل جانتے ہین اور جس
صورت مین حج تمتع بجا لانیکے لئے وقت وسیع ہو تو تقصیر کو اوس شخص پر لازم
جانتے ہین اور شخص محرم پر بعد تقصیر کے سوائی سر منڈانیکے حلال ہو جاتی ہین
وہ سب چیزین جو بسبب احرام کے حرام ہوگئی تہین بنا بر اسکے جو درمیان
علما رضوان اللہ علیہم کے مشہور ہی کہ طواف نسا حج اور عمرہ غیر تمتع کیلئے
مختص ہے اور عمرہ تمتع مین طواف نسا مشروع نہین ہے ف اگرچہ شیخ
شہید قدس سرہ نے بعض اصحاب سی وجوب طواف نسا عمرہ تمتع مین نقل
کیا ہے مگر قائل کی تعیین نہین فرمائی اور علامہ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی اس مسئلہ
مین ہمین خلاف معلوم نہین ہوا ہے مگر چونکہ مسئلہ مین مظنہ خلاف ہی اور بعض
احادیث ضعیفۃ السند بھی وجوب طواف پر دلالت کرتی ہین پس اشبہ
امرین مین مقتضاء احتیاط یہ ہے کہ طواف نسا مع نماز بعد تقصیر بجا لانا

یا حجر اسمٰعیل ؑ مین واقع ہوا اور اگر کوئی شخص احرام کو بہولجائی یہانتک کہ منیٰ یا
عرفات مین چلا جائے لازم ہے کہ احرام کے لئے مکہ مین لوٹ کر
آئے اور اگر بباعث تنگی وقت یا کسی اور عذر کی جہت سے لوٹنا
مکہ کا ممکن نہو تو اوسی جگہہ سے جہان یاد آیا ہے احرام باندہ لے اور اگر
افعال کے بجالانے تک بہی یاد نہ آوے تو ظاہراً اس صورت مین صحت حج
کی ہی جیسا کہ قول مشہور ہے اور اگر بعد گذر جانے وقت وقوف عرفات
و وقوف مشعر کے یاد آئے یا قبل فراغ حج کے کسی جگہہ یاد آئے کہ مین احرام
باندہنا بہول گیا ہون تو احتیاط یہہ ہے کہ حج کو تمام کرے اور سال آیندہ
پہر دوبارہ حج بجالاے اور حکم جاہل مسئلہ کا بہی مثل حکم فراموش کنندہ
کے ہی ہان اگر کوئی شخص احرام کو عمداً ترک کرے یہان تک کہ وقت وقوف
عرفات و مشعر کا جاتا رہے تو حج اوسکا باطل ہی **مقصد دوسرا**
بیان مین مستحبات احرام حج کے وقوف عرفات کے وقت تک جان تو
کہ بہترین اوقات احرام حج تمتع کرنیوالے کیلئے بعد فارغ ہونیکے عمرہ تمتع
سے روز ترویہ آٹہوین ذیحجہ ہے بعد نماز ظہر کے اور نماز ظہر نہو تو عصر کے
بعد ورنہ کسی اور نماز واجب کے بعد اگرچہ قضا نماز ہو احرام باندہے اور نماز
قضا بہی نہو تو بعد نماز احرام کے اور اقل درجہ وہ دو رکعت نماز ہے جیسا کہ
مذکور ہوا اور افضل اماکن احرام حج تمتع کرنیوالے کو تمام مکہ مین مسجد الحرام ہی
اور مسجد الحرام مین بہی افضل جگہہ حجر اسمٰعیل ؑ یا مقام ابراہیم ؑ ہی پس بعد پہننے

مقصد پہلا

بیانمین وجوب احرام حج کے اور بعض احکام جو متعلق اوسکی ہین جب جانا تو نے کہ شخص بعد تقصیر کے محل ہو جاتا ہی یعنی جو چیزین بسبب احرام کے اسپر حرام ہو گئی تہین وہ حلال ہو جاتی ہین بعد اسکے پہر اوس شخص پر دوسرا احرام حج تمتع کے لئی باندھنا واجب ہے اور وقت اوسکا وسیع ہی اگرچہ احوط یہہ ہے کہ روز ترویہ یعنی آٹھوین ذیحجہ سے پہلے مکہ سے باہر نکلنا چاہیئے اور تنگ ہو جاتا ہے وقت اس احرام کا جبکہ بروز عرفہ یعنی نوین ذیحجہ وقت وقوف عرفات کا فوت ہو جای (یعنی جب دیر کرنیسے وقوف عرفات فوت ہو جانے لگے تب وقت اس احرام کا تنگ ہوتا ہی) پس فوراً احرام باندھنا واجب ہی اور مستحب ہی بلکہ احوط ہی بروز ترویہ آٹھوین ذیحجہ کو احرام باندھنا اور بعضی علما نے آٹھوین کو احرام باندھنا واجب جانا ہے اور نیت اسطرح کرے کہ احرام باندھتا ہونمین یعنی اپنے نفس کو باز رکھتا ہونمین اون محرمات سی جو احرام حج تمتع مین حرام ہین بسبب اطاعت فرمان خدا کے اور کیفیت احرام حج کی مثل احرام عمرہ کے ہی نیت وغیرہ اور تروک واجبہ یعنی محرمات سی بچنے مین جیساکہ بحث عمرہ مین مذکور ہو چکا ہے اور مقام اس احرام حج کا مکہ ہی جس جگہہ کہ چاہے احرام باندہی اگرچہ مستحب یہہ ہی کہ مسجد الحرام مین مقام ابراہیم

لیکن سنت ہی بلکہ احوط یہہ ہے کہ وادی محسر[1] سے تا طلوع آفتاب تجاوز نکرے اور پہلے صبح صادق سے عرفات کو جانا مکروہ ہے اور بعض علمانے صبح سے پہلے چلے جانیکی حرمت کو بھی نقل کیا ہے مگر یہہ کہ کسی ضرورت مثلا بیماری وغیرہ کی جہت سے یا بخوف ازدحام خلق کے صبح سے پہلے عرفات کو متوجہ ہونا مضایقہ نہیں رکھتا اور جب متوجہ طرف عرفات کے ہو یہہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ صَمَدْتُ وَاِیَّاكَ اعْتَمَدْتُ وَجْھَكَ اَرَدْتُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِیْ فِیْ رِحْلَتِیْ وَاَنْ تَقْضِیَ لِیْ حَاجَتِیْ وَاَنْ تَجْعَلَنِیْ مِمَّنْ تُبَاھِیْ بِهِ الْیَوْمَ مَنْ ھُوَ اَفْضَلُ مِنِّیْ اور تلبیہ کہتا رہے جبتک کہ عرفات[2] میں پہنچے اور جب عرفات میں پہنچ جائے تو خیمہ اپنا نمرہ[3]

[1] وادی محسر بضم میم و فتح حاء حطی و کسر سین مشددہ ہے وہ قریب منی کے ایک چھوٹی راہ ہی اور بعضے حد ہی منی کی لکھا ہی کہ ابرہہ بادشاہ اس جگہہ اگر بستہ ہوگیا پس حسرت کیا اوسنے اوسکی اصحاب نے بسبب اوسکی فعل کے اور یوں بھی منقول ہی کہ لان فیل اصحاب الفیل حسر فیہ ای اعیی یعنی اصحاب فیل کا ہاتھی یہاں آکر تھک گیا اور ماندہ ہوگیا تہا ۱۲ مترجم عفی عنہ

[2] عرفات ایک جگہہ مشہور و معروف ہی وجہ تسمیہ میں کہا گیا ہی کہ جب جبرئیل حضرت ابراہیم کو عرفات کی طرف لیگئے تو کہا جبرئیل نے کہ یہہ عرفات ہی پس پہچان اپنے مناسک کو پس نام اوسکا عرفات ہوگیا اور حد عرفات کی بطن عرفہ و ثوبہ و نمرہ سے ذی المجاز تک ہے ۱۲

[3] نمرہ بفتح النون و کسر میم و فتح را ایک جبل یعنی پہاڑ ہی کہ جسپر مقدار حرم کی منتہی ہوتی ہی اور جو شخص کہ سمت وقوف عرفات کو آئے تو یہہ پہاڑ بائیں جانب پڑتا ہی اور نمرہ عرفات کے حدود میں سے ہے ۱۲

لباس احرام کے اور بجالانے اون اعمال کے جو پہلے اسسے احرام عمرہ مین
مزرچے ہین نیت احرام کی کرے جیسا کہ اہی بیان ہوا بعد اسکے تلبیہ کہے
جیسا کہ پہلے گزرا ہی اور جب ابطح دکہائی دے تو باواز بلند تلبیہ کہے اور
جب متوجہ منی کے ہو تو کہے اِیَّاکَ اَرْجُوْا وَاِیَّاکَ اَدْعُوْا فَبَلِّغْنِیْ اَمَلِیْ
وَاَصْلِحْ لِیْ عَمَلِیْ اور ساتہہ آرام تن اور آرام دلکے تسبیح و تقدیس اور ذکر
خدا کرتا ہوا منی کو روانہ ہو اور جب منی مین پہنچے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
اَقْدَمَنِیْھَا صَالِحًا فِیْ عَافِیَۃٍ وَبَلَّغَنِیْ ھٰذَا الْمَکَانَ پس کہے اَللّٰھُمَّ
ھٰذِہٖ مِنًی وَھِیَ مِمَّا مَنَنْتَ بِہٖ عَلَیْنَا مِنَ الْمَنَاسِکِ فَاَسْئَلُکَ اَنْ
تَمُنَّ بِمَا مَنَنْتَ عَلٰی اَنْبِیَائِکَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُکَ وَفِیْ قَبْضَتِکَ

اور سنت ہی کہ روز ترویہ گزر کر شب عرفہ کو منی مین رہے
اور طاعت الہی مین مشغول ہو اور بہتر یہہ ہی کہ ان عبادات
خصوصاً نماز و کو مسجد خیف مین بجالاوے اور نماز صبح
پڑہکر طلوع آفتاب تک تعقیبات پڑہتا رہے اور پہر عرفات کو روانہ ہو اگر چاہے
تو بعد طلوع صبح صادق ہی کے عرفات کو روانہ ہو جاوے

ابطح نام ہی مسیل یعنی رو کی جگہہ کا وادی مکہ مین جسمین باریک سنگریزی ہین
وہ ایک وسیع رو کی جگہہ ہی اول و ابتدا اسکی جہان کہ شعب وادی منی ختم ہوتا ہی اور آخر اسکا متصل
مقبرہ ہی جو مکہ مین باسم معلی بفتح میم مشہور ہی نزدیک اہل مکہ کی اور کتب لغت مین معلا سے ہی تعبیر ہوا ہے ۱۲

فرمان خدا ئے تعالے کے اور جان تو کہ عرفات مین رہنا مجموع اس مدت مین (یعنی مابعد زوال سے غروب تک) اگر چہ واجب ہے لیکن رکن نہین ہے پس اگر کوئی شخص اس ساری مدت مین عرفات مین نرہے بلکہ اثنا مین کہین چلاجاوے تو گنہگار ہوا لیکن حج اوسکا صحیح ہے البتہ مسمائی وقوف یعنی برای نام کچہہ مدت عرفات مین رہنا رکن ہے اگر اتنا ہی عمداً ترک کریگا تو حج اوسکا باطل ہے اور ترک وقوف عرفات سہواً مبطل حج نہین ہے مگر یہہ کہ وقوف مشعر کو بہی سہواً ترک کردے تو حج باطل ہے اور اس مقام مین چند مسئلہ ہین پہلا یہہ کہ جو شخص ظہر سے تاخیر کرنے وقوف مین یعنی ایک مقدار مدت ظہر سی گذرنیکے بعد یہہ شخص عرفات مین حاضر ہو پس بنا بر اسکے کہ ابہی بیان ہوا یہہ کہ واجب ہی وقوف زوال سے غروب تک تو یہہ شخص گنہگار ہوگا اور ایک جماعت علما کا یہہ قول ہے کہ زوال سی عرفات مین ہونا واجب نہین ہی چنانچہ ظاہر بعض احادیثکا بہی ہے اور قول اوّل احوط ہے **مسئلہ** دوسرا یہہ کہ جب کوئی شخص غروب سے پہلے عمداً عرفاتسے کوچ کردے اور حدود عرفات سے باہر چلا جائے پس اگر پشیمان ہوکہ پہر عرفات مین آگیا ہوا اور غروب تک رہا تو کفارہ ساقط ہے

ین لگائے کہ وہ ایک مقام ہی عرفات سی پاس ہی ملا ہوا اور عرفات سی الگ ہی

فصل دوسری

وقوف عرفات کے بیانمین اور اسمین دو مقصد ہین

مقصد پہلا

واجبات کے ذکر مین ہے جاننا چاہئیے کہ واجب ہی وقوف
یعنی توقف کرنا عرفات مین اور وہ ایک جگہہ محدود ہے بحدود مشہورہ
اور مراد وقوف سے صرف موجود رہنا اور ٹہرنا ہی اوس مکانمین
خواہ سوار وہان رہی یا پیدل چلتا پہرتا رہی یا بیٹہا رہی ہان اگر
تمام وقت مین سوتا ہوا یا بیہوش رہی تو وقوف اوسکا باطل ہے اور
واجب ہی بنا بر احوط کے عرفاتمین رہنا مابعد زوال سی غروب شرعی
تک کہ وقت افطار روزہ و نماز مغرب کا ہی پس عصر کے وقت
سے مثلا وہان حاضر ہونا کافی نہین ہے اور واجب ہی نیت
وقوف کی اسطرح سے کہ عرفانمین رہتا ہون آجکے دنکی ظہر سے
شام تک حج تمتع مین جو حجۃ الاسلام سے ہے واسطے اطاعت

پنفس ظاہراً مثل اوسکے ہے کہ جسنے وقوف اختیاری
کو عمداً ترک کیا ہو یعنی ان دونو صورتو نمین حج اسکا باطل
نہین ہے اگرچہ وقوف مشعر اوسکو پہر ملجائے **مسئلہ**
پانچوان جو شخص وقت اختیاری اور اضطراری دونو مین
وقوف عرفات کو بہول جائے پس کفایت کرتا ہے صحت
حج کیلئے پانا وقوف مشعر الحرام کا زمانہ اختیاری
اوسکے مین جیسا کہ مذکور ہوگا **مسئلہ** چہٹا جبکہ قاضی اہل
سنت کے نزدیک چاند کا ہونا ثابت ہوا اور وہ ثبوت
ہلال کا حکم دیدے اور شیعونکے نزدیک شرعاً ہلال ثابت
نہوا ہو لہذا روز عرفہ موافق اہل سنت کے وہ آٹھوین
تاریخ ہوگی نزدیک شیعہ کے پس اگر عرفات کی طرف باہر
جانیمین کہ مکہ سے اونکے نکلنے کا دن ہے مخالفت اہلسنت
کی ممکن ہے اسطرح کہ وہ تو آٹھوین کو جائین اور شیعہ لوگ
چاہئے نوین کو روانہ ہون یا یہہ امر ممکن ہو کہ شیعہ آٹھوین
تاریخ اونکے ساتہہ عرفات مین داخل ہون مگر چونکہ اہلسنت
کے حساب سے آج نوین ہے پس وہ تو شام کو مشعر
کی طرف لوٹ آئینگے مگر شیعونکو چاہئے کہ وہ راتکو دوسرے
دن تک وہین عرفاتمین رہجائین تا کہ اپنے حساب کی یوم عرفہ

نگر اس صورت مین کفارہ دینا احوط ہے اور اگر عرفات مین لوٹکر نہ آیا
ہو تو واجب ہے کہ ایک اونٹ کفارہ کا راہ خدا مین بقرعید کے
دن مکہ مین نحر کرے اور اگر قدرت نہ رکھتا ہو تو اٹھارہ دن پے
در پے برابر روزے رکھے اور اگر بھولکر کوچ کرکے عرفات سے باہر
چلا گیا ہو تو پس چاہئے کہ یاد آتے ہی لوٹ آئے اور اگر با
وجود یاد آنیکے لوٹکر نہ آوے تو ظاہراً حکم اسکا مثل اوس
شخص کے ہی جو عمداً چلا جائے اور اگر بالکل یاد ہی نہ آوے تو
کچھ مضایقہ نہین اور جاہل مسئلہ کا حکم ہی مثل ناسی یعنی بھولنیوالے کے
ہے **مسئلہ** تیسرا جو شخص وقوف عرفاتکو عمداً بالکل ترک
کرے تو حج اوسکا باطل ہے اور کفایت نہین کرنا اوسکے
مین وقوف کرنا عید کی راتکا کیونکہ شب عید کا وقوف جسکو
وقوف اضطراری کہا جاتا ہے حقمین اوس شخص کے کافی ہی جو
وقت پر بھول جائے جیسا کہ آیندہ مذکور ہوگا **مسئلہ** چوتھا
اگر کسی شخص نے بسبب کسی عذر کے مثل نسیان یا تنگی
وقت کے وقوف عرفات بالکل ذرا بھی نہ کیا ہو تو کافی ہوگا اوسکو
رہنا عرفات مین کسی وقت شب عید کو اگرچہ تھوڑی دیر رہے
اور اس زمانہ کو وقوف اضطراری عرفہ کا کہتے ہین اور
اگر کوئی شخص اس وقوف اضطراری کو عمداً ترک کردی

وقوف عرفات کے مستحبات مین سنّت ہے کہ حاجی
وقوف کے وقت باطہارت ہو اور غسل کرے اور
جو امور کہ باعث پریشانی خاطر ہون اونہین دور کرے
تاکہ دل اسکا متوجہ طرف جناب اقدس الہی کے ہو
اور سوقت نماز ظہر و عصر کو ایک اذان و دو اقامت سے
اوّل وقت مین بجالائے اور مکّہ سے آنیوالیکی بائین جانب
عرفات مین پہاڑ کے دامن ہموار میدان مین وقوف کرے
اور اپنے ساتہیونکے ساتہہ ایک دوسرے سے ملے ہوئے
رہین اور بعد نماز کے کہڑا ہو اور دعا مین مشغول ہو اور مکروہ
ہے پہاڑ پر جانا اور نیز مکروہ ہے حال وقوف مین
سوار رہنا یا بیٹہنا اگر کہڑے ہونے پر قدرت رکہتا ہو
ورنہ جسقدر ممکن ہو کہڑا رہے اور چاہئے کہ روبقبلہ ہو اور دلکو
متوجہ طرف حق سبحانہ وتعالے کرے اور حمد و ثناء الہی
بجالاوے اور تمجید و تہلیل اور سو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
کہے اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سو مرتبہ سُبْحَانَ
اللّٰہِ اور سو بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سو بار آیۃ الکرسی
پڑہے اور سو بار محمّد و آل محمّد پر صلوات بہیجے اور سو
مرتبہ سورۂ انّا انزلناہ اور سو مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ

کو وقوف عرفات کرین یا یہہ کہ اہلسنت کے ساتہہ آٹھوین
کو عرفات جائین اور پہر مشعر مین واپس آکر دوبارہ دوسرے
دن غروب آفتاب سے پہلے وقوف اختیاری کیلئے
پہر لوٹ کر عرفات مین آجائین اور قبل از غروب آفتاب
مراجعت عرفہ ممکن نہو تو بعد غروب کے وہان چلے آنا چاہئے
کہ یہہ وقت وقوف اضطراری عرفات کا ہے یعنی بعد غروب
آفتاب روز عرفہ شب عید عرفا تمین رہین پہر مشعر مین
آجائین تا وقوف مشعر باتہہ آئے پس وقوف اختیاری
یا اضطراری عرفات کے لئے ایسا کرنا واجب ہے اور اعمال
روز عید منیٰ مین بجالائین اور اگر وقوف عرفات اصلاً
ممکن نہو نہ اختیاری و نہ اضطراری تو پس وقوف مشعر
پر اکتفا کرین یعنی اگر وقوف مشعر ہی بجالائین تو کفایت
کرتا ہے اور حج انکا صحیح ہے اور جو وقوف مشعر بہی میسر
نہوا تو حج انکا اس سال مین فاسد ہوگا اور تقیہ اس مقام
مین موجب صحت عمل کے نہوگا بنا بر قول احوط کے واللہ العالم

مقصد دوسرا

سید الشہدا علیہ السلام اور دعا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور سنت ہے کہ یہہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ فَلَا تَجْعَلْنِیْ مِنْ اَجْنَبِ وَفْدِكَ وَارْحَمْ مَسِیْرِیْ اِلَیْكَ مِنَ الْفَجِّ الْعَمِیْقِ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْمَشَاعِرِ كُلِّھَا فُكَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَادْرَأْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰھُمَّ لَا تَمْكُرْ بِیْ وَلَا تَخْدَعْنِیْ وَلَا تَسْتَدْرِجْنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَوْلِكَ وَجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ وَمَنِّكَ وَفَضْلِكَ یَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ یَا اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ یَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا اور حاجت اپنی بیان کرے

پس ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرے اور یہہ کہے

اَللّٰھُمَّ حَاجَتِیْ اِلَیْكَ الَّتِیْ اِنْ اَعْطَیْتَنِیْھَا لَمْ یَضُرَّنِیْ مَا مَنَعْتَ وَاِنْ مَنَعْتَنِیْھَا لَمْ یَنْفَعْنِیْ مَا اَعْطَیْتَ اَسْئَلُكَ خَلَاصَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ وَمِلْكُ یَدِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ وَاَجَلِیْ بِعِلْمِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُوَفِّقَنِیْ لِمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ وَاَنْ تُسَلِّمَ مِنِّیْ مَنَاسِكِیَ الَّتِیْ اَرَیْتَھَا

اِلّا باللہِ اور سو بار سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھئے
اور جو دعا چاہے کرے خدائتعالے قبول کریگا
اور کوشش کرے دعا کر نیمین کہ یہہ دن دعا مانگنے آور
خدا سے سوال کرنیکا ہے اور نزدیک شیاطین کے
کوئی چیز خوشتر اس سے نہین ہے کہ جناب اقدس الہی
سے تجھے غافل کرین اور پناہ مانگ خدا سے شیاطین کے
شر سے اور ہرگز لوگونکی طرف نظر نکر اور اپنے حال مین
متوجہ رہ اور دل وزبان سے استغفار کر او اپنے گناہونکو
شمار کر اور گریہ وزاری کر اور اگر رونا نہ آوے تو اپنے
تئین متوجہ و آمادہ گریہ پہ رکہہ اور دعا کر واسطے اپنے
ماں باپ و برادران مؤمن کے اور اقل درجہ یہہ ہے کہ
چالیس مؤمن کیلئے دعا کرنی چاہئے اور حدیث مین
ہی کہ ایک فرشتہ معیّن ہے کہ جو کچہہ وہ شخص برادر مؤمن کی لئے
طلب کرے تو وہ فرشتہ خدا سے لاکہہ برابر اوسکے اس
دعا کرنیوالے لئے طلب کرتا ہے اور اس تمام اوقات وقوف
کو دعا و استغفار و ذکر الہی مین صرف کرے اسلئے کہ بعض
علما اسکے وجوب کے قائل ہوئے ہین اور چاہئے کہ دعاہای
منقولہ کو پڑہے خصوصًا دعاء صحیفۂ کاملہ اور دعاء حضرت

اور جہانتک ہوسکے اس دن خیرات و تصدقات مین
کمی نکرے خصوصاً بندہ آزاد کرنیمین اور پھر روبقبلہ ہوا ور
کہے سُبحَانَ اللہ سو مرتبہ اور اَللہُ اَکبَر مَاشَاءَ اللہ
لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ اَشہَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحدَہٗ
لَا شَرِیکَ لَہٗ لَہُ المُلکُ وَلَہُ الحَمدُ یُحیِی وَیُمِیتُ
وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوتُ بِیَدِہِ الخَیرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ
سو بار کہے پس دو آیتین سورہ بقر سے پڑھے پھر تین بار
قل ہو اللہ احد پڑھے اور آیۃ الکرسی پڑھے اور آیہ سخرہ
کہ جو سورہ اعراف مین ہے کہ اول اوسکا اِنَّ رَبَّکُمُ اللہُ
الَّذِی خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالاَرضَ فِی سِتَّۃِ اَیَّامٍ ہے
پھر معوذتین یعنی سورہ قل اعوذ برب الفلق اور سورہ قل اعوذ
برب الناس پڑھے پس شمار کرے نعمتہای الہی ایک
ایک چیز کو جو معلوم ہین اہل و اولاد و مال وغیرہ سے
اور دور ہونا بلاؤنکا اور کہے اَللّٰھُمَّ لَکَ الحَمدُ عَلٰی نَعمَائِکَ
الَّتِی لَا تُحصٰی بِعَدَدٍ وَّلَا تُکَافٰی بِعَمَلٍ اور حمد کرے خدا
کی ساتھہ ہر آیہ حمد کے جو خداوند عالم نے اپنی ذات پاک کے لئے
قرآن مجید مین فرمائی ہے اور تکبیر و تہلیل کرے ساتھہ ہر
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے جو خدا نے ساتھہ اوسکے اپنے لئے

خلیلك ابراھیم صلوات اللہ علیہ و دللت علیھا نبیك محمدا صلی اللہ علیہ و الہ اللھم اجعلنی ممن رضیت عملہ و اطلت عمرہ و احییتہ بعد الموت حیوۃ طیبۃ پھر کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ لہ الملك و لہ الحمد یحیی و یمیت و ھو حی لا یموت بیدہ الخیر و ھو علی کل شیء قدیر اللھم لك الحمد کالذی تقول و خیرا مما تقول و فوق ما یقول القائلون اللھم لك صلوتی و نسکی و محیای و مماتی و لك براءتی و بك حولی و منك قوتی اللھم انی اعوذ بك من الفقر و من وساوس الصدر و من شتات الامر و من عذاب القبر اللھم انی اسئلك خیر الریاح و اعوذ بك من شر ما یجیء بہ الریاح و اسئلك خیر اللیل و خیر النھار اللھم اجعل فی قلبی نورا و فی سمعی نورا و فی بصری نورا و فی لحمی نورا و دمی و عظامی و عروقی و مقعدی و مقامی و مدخلی و مخرجی نورا و اعظم لی نورا یا رب یوم القاك انك علی کل شیء قدیر

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْٓءً وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور جب سورج غروب ہو جائے تو کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ تَشَتُّتِ الْاَمْرِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَمْسٰى ظُلْمِيْ مُسْتَجِيْرًا بِعَفْوِكَ وَاَمْسٰى خَوْفِيْ مُسْتَجِيْرًا بِاَمَانِكَ وَاَمْسٰى ذُلِّيْ مُسْتَجِيْرًا بِعِزَّتِكَ وَاَمْسٰى وَجْهِيَ الْفَانِيْ مُسْتَجِيْرًا بِوَجْهِكَ الْبَاقِيْ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا اَجْوَدَ مَنْ اَعْطٰى يَا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ جَلِّلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَاَلْبِسْنِيْ عَافِيَتَكَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ شَرَّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ پس طرف مشعر الحرام کے بآرام تن روانہ ہو اور استغفار کرے اور دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ هٰذَا الْمَوْقِفِ وَارْزُقْنِيَ الْعَوْدَ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَاقْلِبْنِيَ الْيَوْمَ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِيْ مَرْحُوْمًا مَغْفُوْرًا لِيْ بِاَفْضَلِ مَا يَنْقَلِبُ بِهِ الْيَوْمَ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَحُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِي الْيَوْمَ مِنْ اَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَيْكَ وَاَعْطِنِيْ اَفْضَلَ مَا اَعْطَيْتَ اَحَدًا مِنْهُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَالرَّحْمَةِ وَ

تہلیل کی ہے قرآنمین اور درود بہت محمد وال محمد پر بھیجے اور خداکو ان اسماء مقدسہ سے یاد کرے جو قرآنمین ہین اور اون اسماء سے کہ جنہین یہہ شخص جانتا ہوا ور اون اسماء سے جو آخر سورہ حشر مین ہین اور کہے اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمَانُ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ وَاَسْئَلُکَ بِقُوَّتِکَ وَقُدْرَتِکَ وَعِزَّتِکَ وَجَمِیْعِ مَا اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ وَبِاَرْکَانِکَ کُلِّھَا وَبِحَقِّ رَسُوْلِکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَبِاسْمِکَ الْاَکْبَرِ الْاَکْبَرِ وَبِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ مَنْ دَعَاکَ بِہٖ کَانَ حَقًّا عَلَیْکَ اَنْ لَّا تَرُدَّہٗ وَاَنْ تُعْطِیَہٗ مَا سَئَلَکَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ جَمِیْعَ ذُنُوْبِیْ فِیْ جَمِیْعِ عِلْمِکَ فِیَّ اور جو حاجت رکھتا ہو خدا اسے طلب کرے اور دعا کرے کہ سال آئندہ توفیق حج کی دے اور ہر سال وہ حج سے مشرف کرے اور ستّر بار کہے اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ اور ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے پھر پڑھے اوس دعا کو جو جبرئیل نے اس مقام مین حضرت آدم علیہ السلام کو قبول توبہ کے لئے تعلیم کی تھی سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّکَ اَنْتَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ

مقصد پہلا

واجبات مین سے ہے جان تو کہ جب بقرعید کی رات کو عرفات سے کوچ کرے تو چاہیئے کہ مشعر الحرام مین آوے اور تمام رات دن نکلے تک وہین رہے اور بعض علما اس شب باش ہونیکو مشعر الحرام مین واجب جانتے ہین اور نسبت اس وجوب کی اکثر علما کی طرف دی ہے اور یہہ احوط ہے اور نیت اسطرح کرے کہ شب عید بسر کرتا ہونمین مشعر الحرام مین واسطے رضائی الہی کے اور جب فجر طالع ہو پس نیت وقوف مشعر کی کرے اسطرح کہ مشعر الحرام مین وقوف کرتا ہون تا بطلوع آفتاب حج تمتع مین واسطے واجب ہونیکے قربۃً الی اللہ اور بنا بر قول مشہور واحوط کے طلوع آفتاب تک مشعر مین رہنا واجب ہے پس اگر عمداً طلوع آفتاب سے پہلے مشعر سے باہر چلا جائے اور وادی محسّر سے تجاوز کر جائے تو گنہگار ہوگا اور بعض علما نے کفارہ دینا واجب جانا ہے اور اس جگہہ چند مسئلہ ہین **مسئلہ پہلا** یہہ کہ وقوف مشعر الحرام رکن ہے اور یہہ تمام وقوف واجب ہے پس

الرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ وَبَارِكْ لِي فِيمَا اَرْجِعُ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلٍ اَوْ مَالٍ اَوْ قَلِيلٍ اَوْ كَثِيرٍ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيَّ اور بہت سا کہے اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْنِي مِنَ النَّارِ

فصل تیسری

وقوف مشعر الحرام کے بیان مین اور اسمین دو مقصد ہین

مشعر الحرام وہ ایک پہاڑ ہی مزدلفہ کے اخیر مین اور نام اوسکا قزح ہے اور نام رکہا جاتا ہی وہ پہاڑ جمع اور مزدلفہ اور مشعر الحرام اسواسطے کہ وہ جگہہ عبادت کی ہے اور صفت اوسکی بہ حرام واسطے حرمت اور بزرگی اوسکی کے یا اسواسطے کہ وہ حرم مین سے ہی اور بنابر مشہور کے میم مشعر کا مفتوح ہے اور بعض نے آلہ کی تشبیہ پر کسرہ دیتے ہین اور حد مشعر کی مابین مازمین کے حیاض تک (اور مازمین بد میم وہ تنگ راہ جو دو پہاڑونکے درمیان ہو) اور حیاض سے وادی محسر تک اور نام رکہا جاتا ہی ہر موضع منسک کا مشعر اسواسطے کہ وہ جگہہ ہے عبادت خدا کی — المزدلفة لیلة الازدلاف ای الاجتماع و یسمی جمعًا ایضًا اسلئے کہ آدم علیہ السلام نے جمع کیا اوس مقام مین درمیان دو نمازون مغرب و عشا کے — پہر حدیث مین ہی کہ مشعر کا نام مزدلفہ یون رکہا گیا کہ جبرئیل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام سے عرفات مین کہا یا ابراہیم ازدلف الی المشعر الحرام یعنی ای ابراہیم نزدیک ہو مشعر الحرام سے اور لانہم ازدلفوا الیہا من عرفات یا اسلئے کہ لوگ مجتمع ہوتے ہین عرفات سے آکر ۱۲

شب عید ہے اون لوگونکے لئے جو مشعر مین بعد طلوع فجر کے
رہ نہین سکتے جیسا کہ گزرا دوسرا درمیان طلوع فجر اور طلوع
آفتاب کے تیسرا وقت طلوع آفتاب سے زوال تک
مسئلہ تیسرا یہہ کہ پہلے بیانسے معلوم ہوا کہ وقوف
عرفات و مشعر کے دو وقت ہین ایک اختیاری دوسرا
اضطراری پس مکلف باعتبار اسکے کہ وقوف دونون
اختیاری اوسسے ہاتھہ آئین یا دونو اضطراری یا ایک اختیاری
دوسرا اضطراری یا اصلا وقوف نکرے تو یہہ سب نو
قسمین ہین پہلی یہہ کہ دونو وقوفونکو اختیاری وقت مین بجا لاوے
تو حج کے صحیح ہونیمین کوئی اشکال نہین ہے دوسری یہہ کہ
وقوفین یعنی وقوف عرفات و مشعر سے کسی ایک کو بھی نپاوے
نہ وقت اختیاری و نہ اضطراری مین پس اس صورتمین
بطلان حج مین کوئی اشکال نہین ہے پس چاہیئے کہ اوسے
حج کے احرام سے جسے باندہے ہے عمرہ مفردہ بجا لاوے
یعنی طواف و نماز اوسکی اور سعی و تقصیر اور طواف النسا اور
اوسکی نماز بجا لاوے کہ اسکو عمرہ مفردہ کہتے ہین اور احرام سے
محل ہو جاوے یعنی جو چیزین حرام تہین وہ حلال ہو جائینگی اور
اگر گوسفند ہمراہ رکہتا ہو تو ذبح کریگا اور سنت ہے کہ یہہ شخص

اگر کوئی بالکل اوسے ترک کر دے تو حج اوسکا باطل ہے
لیکن وقوف مشعر کبھی ساقط بھی ہو جاتا ہے ایسے شخص
کے حق مین کہ جسنے بقصد وقوف تمام رات مشعر مین گزاری
ہو اور بعد طلوع فجر کے وہان رہنا اوسکے دشوار ہو مثل
عورتون کے اور ضعیف مردون اور بیارونکے کہ انبوہ خلائق
کے باعث سے مشقت بہت انہین پیش آئیگی یا وہ لوگ
جنکو کوئی کام ضروری ہو پس جائز ہے کہ طلوع فجر سے
پہلے مشعر سے منیٰ کی طرف چلے جائینگی اور اگر کوئی
شخص بغیر کسی عذر کے ایسا کرتا ہو اور پھر باہر چلا جائے تو
بعض علما نے کہا ہے کہ اگر طلوع فجر سے پہلے باہر جائے
بشرطیکہ علاوہ شب باش ہونے مشعر کے وقوف عرفہ بھی
اوسسے فوت نہوا ہو تو حج اوسکا صحیح ہے لیکن کفارہ مین
ایک گوسفند دینا اوسپر لازم ہے اور احوط یہہ ہے کہ
اس صورت مین بھی حج اسکا فاسد سمجھا جائے اور چاہیئے
کہ اعادۂ حج کا کرے مسئلہ دوسرا یہہ کہ جو شخص
وقوف مشعر کو وقت مذکور مین نپا وے تو قبل از زوال
مشعر مین کچھہ دیر رہنا اوسکے حق مین کفایت کرتا ہے
پس معلوم ہوا کہ وقوف مشعر کے لئے تین وقت مین ایک

نہ کیا ہو نہ وقت اختیاری میں نہ اضطراری پس اس صورت میں
مشہور یہہ ہے کہ حج صحیح ہے بلکہ بعض علما نے فرمایا ہے
کہ اس صورت میں صحت حج میں کسی نے اختلاف ہی نہیں کیا ہے
لیکن نفی خلاف کا حکم کر دینا مشکل ہے کیونکہ خلاف اسمیں
پایا جاتا ہے آٹھوین قسم یہہ کہ وقوف مشعر کو اختیاری وقت میں
بجا لاوے اور وقوف عرفہ بالکل نہ کیا ہو تو ظاہراً اس صورت میں
حج صحیح ہے اور بظاہر کوئی خلاف بھی اسمیں نہیں پایا جاتا ہے
نوین یہہ کہ فقط وقوف عرفہ کو اضطراری وقت میں بجا لائے
اور وقوف مشعر بالکل نکرے تو حج اس صورت میں صحیح نہیں ہے

مقصد دوسرا

وقوف مشعر الحرام کے مستحبات مین سنت ہی کہ عرفات
سے طرف مشعر الحرام کے آرام تن اور اطمینان دل کے ساتھہ
استغفار کرتا ہوا متوجہ ہو جب تل سرخ یعنی سرخ ٹیلے
تک پہنچے کہ داہنی جانب راہ کے واقع ہے یہہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ مَوْقِفِيْ وَزِدْ فِيْ عَمَلِيْ وَسَلِّمْ لِيْ دِيْنِيْ
وَتَقَبَّلْ مَنَاسِكِيْ اور اونٹ کو تیز نہ چلاوے اور اونٹ

حاجیونکے ساتھہ منیٰ مین رہے اور جب مکہ معظمہ مین جاوے تو عمرہ کے افعال کو بجالاوے اور اگر شرائط مقررہ وجوب حج کے اسکے بارہ مین متحقق ہون تو سال آیندہ حج کرے تیسری یہہ کہ وقوف عرفہ کو اختیاری وقتمین بجالاوے اور وقوف مشعر کو وقت اضطراریمین چوتھی برعکس اسکے یعنی وقوف عرفہ کو اضطراری وقت مین بجالائے اور وقوف مشعر کو وقت اختیاری مین اور ان دونو صورتونمین حج صحیح ہے اور حج کی صحت پران دونو صورتونمین دعوی اجماع کا کیا گیا ہے پانچوین یہہ کہ اس شخص نے دونو وقوف مشعر و عرفات اضطراری وقت مین کئے ہون پس اس صورتمین حج کے صحیح ہونمین اختلاف ہے اور صحت حج کی یعنی حج کا صحیح ہونا بعید نہین ہے لیکن احوط اعادۂ حج کا ہے سال آیندہ مین جبکہ شرطین وجوب کی پائی جائین چھٹی یہہ کہ فقط وقوف مشعر اضطراری وقتمین اسکے ہاتھہ آئے اور وقوف عرفہ وقت اختیاری یا اضطراری مین نہ کیا ہو تو اس صورتمین بھی خلاف ہے اور عدم صحت یعنی صحیح نہونا حج کا اس جگہہ قوی و اشہر ہے قسم ساتوین یہہ کہ فقط وقوف عرفہ کو اسکے وقت اختیاریمین بجالاوے اور وقوف مشعر بالکل

آیا ہے کہ دروازے آسمان کے اس راتکو بند نہین ہوتے
اور آوازین مومنونکی اوپر جاتی ہین خداوند عالم فرماتا ہے
کہ مین ہون خداوند تمہارا اور تم بندے ہو میرے ادا کیا
تمنے حق میرا مجھے لازم ہے کہ قبول کرون مین دعائین تمہاری
پس بعضونکے اونمین سے سارے گناہ بخشدیتا ہی اور
بعض کے تھوڑے سے بخشتا ہی اور سنت ہے کہ مشعر سے اس
شبکو سنگریزیان رمی جمرہ کے واسطے اوٹھائے اور
سنت ہے کہ غسل کرے اور وقوف کی حالت مین باوضو
رہے اور دعائین جو ائمہ علیہم السلام سے منقول ہین اونہین
پڑھے اور حمد وثناء الہی بجالاوے اور یہہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ فُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَ
اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَادْرَأْ عَنِّي شَرَّ
فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَيْرُ مَطْلُوبٍ اِلَيْهِ وَخَيْرُ
مَدْعُوٍّ وَخَيْرُ مَسْئُوْلٍ وَلِكُلِّ وَافِدٍ جَائِزَةٌ فَاجْعَلْ
جَائِزَتِي فِي مَوْضِعِي هٰذَا اَنْ تُقِيْلَنِي عَثْرَتِي وَ تَقْبَلَ
مَعْذِرَتِي وَاَنْ تَتَجَاوَزَ عَنْ خَطِيْئَتِي ثُمَّ اجْعَلِ التَّقْوٰى مِنَ
الدُّنْيَا زَادِي وَ تَقْلِبَنِي مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِي بِاَفْضَلِ مَا يَرْجِعُ
بِهٖ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَ زُوَّارِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ اور دعا کرے

چلاتے وقت کسیکو آزار نہ پہنچاوے اور اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ
رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ کو بہت سا کہے اور چاہئیے کہ نماز مغرب
وعشا کو مشعر الحرام جانے تک تاخیر کرے اور مشعر مین جاکر
پڑھے اگرچہ تہای رات تک ہی جاتی رہے اور اگر کوئی
عذر ہو جائے کہ ثلث شب سے پہلے مشعر مین نہ پہونچ سکے تو
چاہئیے کہ نماز کو ادا کرلے اور دونو نمازین ایک اذان اور دو
اقامت کے ساتھہ ملاکر پڑھے اور نافلہ مغرب کو بعد مغرب
نہ پڑھے بلکہ عشا کے بعد بجالاوے اور احوط یہہ ہے کہ
جب مشعر الحرام مین آئے تو نیّت کرے کہ شب بسر کرتا ہون مین
مشعر الحرام مین حج تمتع مین واسطے رضا و خوشنودی خدا
کے اور پہلے گذر چکا ہے کہ اظہر و احوط یہہ ہے کہ رات
گذارنا مشعر مین واجب ہے اور مستحب ہی کہ وسط وادی
مشعر مین رستہ کی دہنی جانب اوترے اور یہہ دعا پڑھے
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَجْمَعَ لِیْ فِیْھَا جَوَامِعَ الْخَیْرِ
اَللّٰھُمَّ لَا تُؤْیِسْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ سَاَلْتُکَ اَنْ تَجْمَعَہٗ لِیْ
فِیْ قَلْبِیْ ثُمَّ اَطْلُبُ مِنْکَ اَنْ تُعَرِّفَنِیْ مَاعَرَّفْتَ اَوْلِیَائَکَ
فِیْ مَنْزِلِیْ ھٰذَا وَاَنْ تَقِیَنِیْ جَوَامِعَ الشَّرِّ اور جہانتک ہوسکے
اوس تمام راتکو طاعت وعبادت الٰہی مین گذارے کیونکہ حدیث مین

فصل چوتھی

منیٰ[۱] کے واجبات کے بیان مین — جان تو کہ واجب ہے مکلّف پر مشعر الحرام سے کوچ کرنیکے بعد بقرعید کے دن اوس جگہہ پر پہونچنا جسکو منیٰ کہتے ہین اور منیٰ مین تین امرونکا بجالانا واجب ہے اول رمی جمرہ[۲] عقبہ یعنی پہینکنا کنکریونکا جمرہ کی طرف اور یہہ نام ہے ایک مقام کا کہ وہ محلّ رمی ہے اور وقت رمی کا روز عید ہے طلوع آفتاب کے بعد سے غروب آفتاب تک اور واضح ہو کہ بقرعید کے دن صرف اسی جمرہ عقبہ

---

[۱] منیٰ بکسر میم و الف مقصورہ اسلئے کہتے ہین کہ جبرئیل نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس جگہہ کہا کہ تمنّ علیٰ ربّک ما شئت یعنی آرزو کر اپنے پروردگار سے جو کچھہ تو چاہتا ہو فتمنّیٰ ابراہیم فی نفسہ ان یجعل اللہ مکان ابنہ اسمٰعیل کبشاً یامرہ بذبحہ فداءً لہ فاعطی مناہ یعنی پس آرزو کی ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دل مین یہہ کہ خدا انکے فرزند اسمٰعیل کی جگہہ گوسفند کو فدیہ اونکا اور اونکی ذبح کا حکم کرے پس خدا نے انکی آرزو اونکی برلا ۔

[۲] جمرہ عقبہ مثل منارہ کے بنا ہوا ہے مکّہ کی جانب واقع ہے اور جمرہ اولیٰ طرف عرفات کے ہے اور وسطیٰ بیچ مین ۱۲ مترجم

اپنے واسطے اور اپنے ماں باپ اور بھائیوں اور اہل و مال اور فرزندونکے لئے اور بعض علما قائل ہوئے ہیں کہ دعا مانگنی وہاں واجب ہے اور بہتر یہہ ہے کہ سوا ئے ائمکے اور سب قبل طلوع آفتاب کے مشعر سے روانہ ہوں لیکن جبتک آفتاب نہ نکلے وادی محسر سے تجاوز نکریں اور جب آفتاب کوہ ثبیر پہ چمکے سات بار اپنے گناہونکا اقرار کرے اور سات مرتبہ استغفار کرے اور جب روانہ ہو تو ذکر خدا و استغفار کرتا ہوا سکینہ و وقار یعنی ارام دل و ارام تن کے ساتھ جائے اور جب وادی محسر میں پہنچے اور پیادہ ہو تو مثل اونٹ کے تیز چلے اور سوار ہو تو اپنے مرکب کو تیز چلاوے اور اگر ہرولہ یعنی تیز چلنے کو بھول جائے تو پھر لوٹے اور تیز چلے اور ہرولہ کے وقت یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَهْدِي وَاقْبَلْ تَوْبَتِي وَاَجِبْ دَعْوَتِي وَاخْلُفْنِي فِيْمَنْ تَرَكْتُ بَعْدِي اور کہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

ثبیر پیشِ اول شلثہ بعد اسکے یاء موحدہ ہر وزن امیر اور وہ نام ہے ایک بہت بڑے پہاڑ کا مزدلفہ میں باہر چلے اوس شخص کے جو منی کو جائے اور خاص مکہ میں پانچ پہاڑ ہیں جنکا نام ثبیر ہے ۱۲ مجمع البحار

دوسرے کے بعد پہونچین بلکہ واجب ہے کہ ایک ایک کر کے
پہونچے اگر چہ ہر جمرہ پہ ایک دفعہ جا پہونچین اور جاننا چاہئے
کہ مستحب یہہ ہے کہ کنکریان رنگین برنگ سرمئی ہون اور
یا کسی اور رنگ کی اور نقطہ دار ہون اور ایک ایک کر کے چنی
ہوئی ہون اور نرم ہون سخت نہون اور بقدر بند انگشت
یعنی پور کے برابر ہون اور مستحب ہے کہ کنکریون کے
پہینکتے وقت با وضو پیادہ پا ہو سوار نہو اور بعض علما وجوب
طہارت کے قائل ہوے ہین اور جب سب کنکری ہاتھہ مین
ہون تو یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ حَصَيَاتِي
فَاَحْصِهِنَّ لِي وَارْفَعْهُنَّ فِي عَمَلِي اور ہر سنگریزہ کے
ڈالتے وقت اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور یہہ دعا پڑہے
اَللّٰهُمَّ ادْحَرْ عَنِّي الشَّيْطَانَ اَللّٰهُمَّ تَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ
وَعَلٰى سُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ
حَجًّا مَبْرُورًا وَعَمَلًا مَقْبُولًا وَسَعْيًا مَشْكُورًا وَذَنْبًا
مَغْفُورًا اور سنت ہے کہ مابین اسکے اور جمرہ کے
دس ہاتھہ یا پندرہ ہاتھہ کا فاصلہ ہو اور پشت بقبلہ اور منہ
طرف جمرہ کے ہو اور سنت ہے کہ کنکری کو انگوٹھے پر رکھے
اور انگشت شہادت کے ناخون سے جمرہ پہ پہینکے اور جب

پر رمی کیجاتی ہے نہ اور کسی جمرہ پر اور اگر اوسدن رمی جمرہ
عقبہ بھول جائے تو پھر ہوین ذیحجہ تک رمی کو بجا لاوئی اور
شرط ہی کنکریونمین کہ باوجود صادق آنیکی اوسپر نام
سنگریزونکے بہتر یہہ ہے کہ حرم کی کسے مقام کی ہون
اگرچہ مستحب یہہ ہے کہ شب عید وہ مشعر سے اوٹھای ہون
اور یہہ بہی شرط ہے کہ وہ کنکری مستعمل نہون یعنی کسی
اور نے صحیح طور سے جمرہ پہ اونہین نہ پہینکا ہو اور رمی مین
چند امر واجب ہین پہلے نیت کرے کہ سات کنکری
ڈالتا ہونمین جمرہ عقبہ پر حج تمتع مین واسطے واجب ہونیکے
قربۃً الی اللہ دوسرے واجب ہی پہینکنا اون سنگریزونکا
پس اگر کنکری کو جمرہ پہ رکہدے اسطور سے کہ رمی
صادق نہ آئے تو کافی نہوگا تیسرے یہہ کہ وہ کنکری
پہینکنے کے ذریعہ سے جمرہ پہ پہنچے پس اگر دوسری جگہہ
لگے اور وہانسے جمرہ پہ جا پہنچے یا کسی انسان یا حیوانکی اعانت سی
وہان پہنچے تو کافی نہوگا اور اگر شک کرے کنکریکے جمرہ پہ پہنچے نہ
پہونچنے مین تو بنا کو نہ پہونچنے پر رکہے اور پہر پہینکے چوتہے
یہہ کہ تعداد کنکریونکی جنہین پہینکنا ہے سات عدد ہون
پانچوین یہہ کہ ان کنکریونکو ایک دفعہ نہ ڈالے اگرچہ جمرہ پہ ایک

اور اگر یاد نہ آئی تو آیندہ سال خود آئے یا اپنا نائب بہیجے ۱۲

اوسے ذبح کرے اور اگر اس سال میسر نہو سکے تو سال
آیندہ مین لیوے اور ذبح کرے مگر احوط یہہ ہے کہ اس صورت مین
ذبح ہدی کے ساتھہ دس روزے بہی رکہے اور اگر بقرعید کے
دن ہدی کا ذبح کرنا بہول جائے یا بسبب کسی عذر کے بقرعید کو
ہدی ذبح نکی ہو تو تیرہوین تاریخ بلکہ آخر ذیحجہ تک تاخیر جائز ہے
اور واجب ہے یہہ کہ ہدی یعنی حیوان قربانی کا شتر یا گائی
یا گوسفند ہو پس اگر شتر ہو تو پانچ سال کامل ہو کر چھٹے
برس مین داخل ہوا ہو اور اگر گائے ہو تو احوط یہہ ہے
کہ دو سالہ کامل ہو کر تیسرے سال مین شروع ہو اور
قسم گوسفند سے اگر بہیڑ و دنبہ و مینڈھا ہو سات مہینے اوسکے
تمام ہو چکے ہون اور اٹھوان مہینا اوسے شروع ہوا اور احتیاط
یہہ ہے کہ وہ ایک سال تمام ہو کر دوسرے سال مین داخل
ہوا ہو اور قسم گوسفند اگر بز یعنی بکرا ہو تو احوط یہہ ہے کہ
دو سالہ پورا ہو کر تیسرے سال مین شروع ہوا اور شرط ہے
ہدی مین کہ سب طرحکا اوسمین نقصان نہو سارے اعضا
اوسکے سالم ہون پس اندہا اور لنگڑا اور بہت بڈہا اور بیمار
کافی نہوگا بلکہ اگر ذرا سا کان اوسکا کٹا ہو یا اندرونی سینگ
ناقص ہو تو بہی کافی نہین ہے اور چاہئے کہ جانور دُبلا بہی نہو

نا مین اپنے قیام کی جگہہ پر آئے تو سنت ہے کہ یہہ
دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ
فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

دوسرا واجب واجبات منیٰ سے ذبح کرنا ہدی
یعنی قربانی کا ہے جان تو کہ واجب ہے حج تمتع کرنیوالے
پر ذبح کرنا ایک ہدی کا بنا بر اشہر و اظہر و احوط کے ایک
ہدی چند آدمیونکی طرف سے کافی نہوگی اور اگر کوئی شخص
ہدی مول لینے پر قادر نہو تو اسکی عوض مین دس روزے
رکھے تین روزے حج مین اور سات روزے اپنے شہر مین
پہنچکر رکھے اور اگر ہدی دستیاب نہو تو قیمت اوسکی کسی معتمد
کے پاس رکھدے کہ بقیہ ماہ ذیحجہ مین وہ ہدی مول لیکر

ـــه جمار و جمرات لغت مین وہ چھوٹے چھوٹے سنگریزے ہین اور موضع جمار کو منی مین
یہی نام رکھا جاتا ہے جمرہ اسواسطے کہ وہ موضع رمی کیا جاتا ہی جمرہ یعنی سنگریزے سے یا اسواسطے کہ
وہ جگہہ اجتماع سنگریزونکے ہے اور جمرات منی کے تین ہین اور درمیان ہر جمرہ کے بقدر تیر پہنچنے
فاصلہ ہی از انجملہ جمرہ عقبہ ہے نزدیک مکہ کے یعنی جو جمرہ مکہ کی سمت واقع ہی اور بجز عید کی دن صرف
یہی جمرہ عقبہ رمی کیا جاتا ہے اور یہہ جمرة الدنیا ہی چونکہ اوترنے والونکے اوتارے کی جگہہ
سے مسجد خیف کے نزدیک تر ہے اسواسطے نام اسکا جمرة الدنیا ہوا ۱۲

ازراہ بی پروائی جانور مول لیکر ذبح کرڈالے اور اتفاقا وہ ذبیحہ نکل آوے تو ظاہرا کافی نہین ہے اور جان تو کہ احوط یہہ ہے کہ کسیقدر ذبیحہ سے خود کہاوے اور کچہہ بطور ہدیہ و تحفہ دے اور کچہہ بقدر تصدق کرے اور احوط یہہ ہے کہ مقدار ہر ایک ہدیہ اور صدقہ کی تہائی حصہ ذبیحہ کا ہووے چاہئے کہ ہدیہ و صدقہ مؤمنین پر ہو بنابر اسکے جو ذبیحے منی مین فی الحال ذبح ہوتے ہین غالبا بلکہ ہمیشہ او نہین سودائی لوگ جو حوالی منی مین رہتے ہین لیجایا کرتے ہین اور دینا اونکا جائز نہین ہے اسلئے کہ ایمان بلکہ اسلام اوس طائفہ کا معلوم نہین ہے لہذا پہلے تہوڑا سا گوشت اپنے لئے رکہہ لے بعد اسکے تیسرا حصہ ذبیحہ کا جیسا چاہئے کسی فقیر مؤمن کو صدقہ دے اور ایک ثلث اپنے ہمراہ اور ان ایمانی کو ہدیہ دیوے ہر چند ہنوز حصہ ہر ایک حصہ دار کا جدا نہ کیا ہو کہ اوسوقت صاحب صدقہ و ہدیہ اگر اپنا اپنا حصہ اوس طائفہ سودائی پر تصدق کردین تو کچہہ مضائقہ نہین ہے اور اگر ان احتیاطون سے پیشتر ایسا اتفاق ہو کہ سودائی لوگ ذبیحہ کو چورا کر یا لوٹ کر لیجائین تو باعث بطلان ذبح ہدی اور سبب وجوب اعادہ کا نہوگا ہان اگر خود اپنے اختیار سے دیدے تو ذبیحہ

ور مشہور بین العلما یہہ ہے کہ گردونین اوسکے چربی ہونا
نفایت کرتا ہے اور احوط یہہ ہے کہ ایسا جانور لیوے کہ
عرف مین جسے دُبلا نہ کہین اور اگر درمیان سے کان چرے
ہوئے یا سوراخدار ہون کچھہ مضایقہ نہین مگر احوط یہہ ہے
کہ جس جانور کا کان شکافتہ ہو یا کان مین سوراخ ہو یا جسکی
اصل خلقت مین سینگ یا کان یا دم نہو تو اوسے بہی
مول نہ لیوے اور جس حیوانکی رگین اور بیضتین مل ڈالے
ہون کہ اسکو موجوء الخصیتین کہتے ہین تو اوسی
بہی ذبح نکرے اور اظہر واشہر یہہ ہے کہ جانور خصی کا بہی
ذبح کرنا کافی نہوگا اور اگر کوئی شخص حیوان مول لیوے اس
خیال سے کہ بی عیب ہے لیکن ذبح کرنیکے بعد معلوم ہو
کہ ناقص ہے تو بہی کافی نہین ہے اور اگر پہلے سے گمان ہو کہ
جانور فربہ ہے لیکن بعد ذبح کے دُبلا اور لاغر نکل آئے تو کافی ہے
اور اسیطرح کافی ہے اگر بہ گمان لاغر ہونیکے ذبح کرے مگر
بامید اسکے کہ فربہ اور مطلوب حق سبحانہ وتعالے کے موافق
ہوگا اور بعد اسکے وہ جانور فربہ نکل آئے لیکن اگر احتمال وس
جانور کے فربہ ہونیکا نکرے یا فربہ ہونیکا احتمال کرے مگر احتمال
فربہی واسطے موافقت حکم خدا اور ادائے واجب کے نہو بلکہ

کہ پہلے پہل حج کیا ہو تو یہہ سب سر منڈائین اور تقصیر پر
اکتفا نکرین اور یہہ نیت کرے کہ سر منڈاتا ہو نہین
بال یا ناخن لیتا ہو نہین فرض حج تمتع ہین واسطے وجوب
ہونے اوسکے قربۃً الی اللہ اور بہتر یہہ ہے کہ دلاک
یعنی جو شخص سر مونڈنیوالا یا ناخن کاٹنے والا ہو وہ
بہی نیت کرے اور جب حاجی حلق یا تقصیر کر لیتا ہے
تو حلال ہو جاتی ہین اوسپر وہ چیزین جو احرام کے
باعث حرام ہو گئی تہین مگر عورتین اور شکار اور خوشبو
کہ یہہ تین چیز ابہی حلال نہین ہوئین اور جاننا چاہئے
کہ بنابر اشہر واحوط کے لازم ہے کہ اول رمی اور
پہر ذبح اور بعد اسکے حلق ترتیب وار بجالائے اور اگر
کوئی شخص خلاف ترتیب کے ذبح کو مقدم کرے
رمی پر یا حلق کو ذبح یا رمی یا دونو پر مقدم کرے پس اگر
اگر از روی فراموشی کے ایسا کیا ہے تو کچہہ مضائقہ
نہین رکہتا اور اگر عمداً ایسا کیا ہے تو بہی بنابر مشہور
کے اعادہ واجب نہین ہے مگر اسکی دلیل ہین تامل ہی

جو شخص پہلے پہل حج کرے اوسے صرورہ کہتے ہین ۱۲ دلاک ہندی حجام نائی ۱۲ مترجم عفی عنہ

وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پس نحر یا ذبح کرے اور کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ اور بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ یہہ تتمہ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ وَمُوْسٰى كَلِيْمِكَ وَمُحَمَّدٍ حَبِيْبِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَعَلَيْهِمْ بہی کہے اور سنّت ہے کہ قربانے کو خود اپنے ہاتہہ سے ذبح کرے اور اگر خود ذبح کرنا نجانتا ہو تو جو شخص ذبح یا نحر کرے اوسکے ہاتہہ پہ ہاتہہ اپنا رکہدے تیسرا واجب مردونکے لئے حلق یعنی سر منڈانا ہے یا تقصیر کرنا یعنی کسیقدر شارب یعنی لبونکے بال کاٹ دینے یا ناخن لینے مگر عورتون اور خنثی احبکی دونو علامت عورت مردکی ہو اونکو سر منڈانا جائز نہین ہے اور احوط یہہ ہے کہ جس شخص نے جوئکی وجہ سے اپنے سر کے بالونکو گوند اور شہد یا کسی اور چیز سے چپکار کہا ہو یا وہ شخص کہ جسنے بالونکو اکہٹا کرکے جوڑا باندہ لیا ہو یا گوندہ لیا ہو یا جسنے

ملہ نحر اونٹ کے حلقوم پر نیزہ مارنا واسطی قربانی کے ۱۲

بیانمین اون امرونکے جو بعد ادای مناسک منیٰ کے
واجب یا مستحب ہین اور اسمین دو مقصد ہین

مقصد پہلا

واجبات کے بیانمین ہے پوشیدہ نرہے کہ طواف
زیارت اور نماز طواف اور سعی اور طواف نساء اور
اوسکے نماز کے لئے منیٰ سے مکہ مین لوٹ کر آنا
واجب ہے اور حج تمتع کرنیوالے پر گیارہوین تک
مکہ کی مراجعت مین تاخیر کرنا جائز ہے اور گیارہوین سے
زیادہ دیر کرنیمین اختلاف ہے احوط یہہ ہے کہ گیارہوین
سے زیادہ تاخیر نکرے اگرچہ جواز تاخیر تیرہوین تک
بلکہ آخر ذیحجہ تک بعید نہین ہے اور جاننا چاہئے کہ
عرفات ومشعر ومنیٰ کی جانے پر طواف وسعی کا مقدم کرنا جائز
نہین ہے مگر جس شخص کو بعد از مراجعت مکہ معظمہ
بجالانا طواف وسعی کا میسر نہوسکے اوسے جائز ہے
کہ سعی اور طواف عرفات ومشعر ومنیٰ کے جانیسے پہلے
بجالاوے مثل اسکے کہ عورت حیض ونفاس کا اون ایام

اور اگر ممکن ہو تو احتیاطاً اعادہ کرے اور ترتیب وار
پھر بجا لاوے اور مخفی نہ رہے کہ اگر حاجی عید کے دن حلق یا
تقصیر بھول جاوے یہانتک کہ منیٰ سے باہر چلا جاوے
تو اوسے واجب ہے کہ حلق یا تقصیر کے لئے مراجعت
کرے یعنی منیٰ مین لوٹ کر آوے اور اگر مراجعت ممکن
نہو تو جس جگہہ موجود ہے وہین حلق کر لے اور تا امکان
بالونکو منیٰ مین بھیجدے اور جس صورتمین خود منیٰ
مین لوٹکر جائے تو بعد حلق کے اعادہ طواف کا واجب
ہے اور مستحب ہے کہ سر منڈواتے وقت رو بقبلہ
اور ابتدا جانب راست مقدم سر سے کرے اور یہہ
دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ بِکُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا
یَوْمَ الْقِیَامَةِ اور سنت ہے کہ سر کے بالونکو اپنی
خیمہ کی جگہہ منیٰ مین دفن کر دے اور احوط یہہ ہے
کہ اطراف سر و ریش و شارب سے بھی بال منڈائے
اور ناخن بھی کٹوائے اور جاننا چاہئے کہ بعد حلق کے حلال ہو جاتی
ہین اسکے لئے تمامی محرمات احرام کے سوائے خوشبو و زوجہ و شکار کے

فصل پانچوین

بجا لانے طواف زیارت و نماز طواف کے خوشبو
اسپر حلال ہو جاتی ہے لیکن قول اول احوط و اقوی
ہے اور بعد طواف نساء اور نماز طواف نساء کے
کہ یہہ طواف کیفیت اور صورتمین مثل طواف سابق
کے ہے حلال ہو جاتی ہے عورت اور وہ صید کہ
بسبب احرام کے حرام ہو گئی تہی حلال ہو جاتی ہے مگر
چونکہ حرمت صید حرم کی بنفسہ ہے نہ بواسطہ احرام کے
ہے اسلئے حرمت اوسکی بدستور باقی رہیگی اور احتیاط
یہہ ہے کہ قبل طواف النسا کے خوشبو سے اجتناب
کرے اگرچہ اقوی جواز ہے پس اس شخص حج تمتع کنندہ
پر تین مرتبہ مین بتدریج محرمات احرام کے حلال ہوتی ہین
پہلی مرتبہ بعد حلق کے دوسری مرتبہ بعد سعی مابین
صفا و مروہ کے تیسری مرتبہ بعد نماز طواف النساء
کے اور بعض علما نے تحلیل کو موقوف نماز طواف نساء
کے ساتھہ نہین جانا ہے اور اول اقوی و احوط ہے
اور جاننا چاہیئے کہ طواف النسا اگرچہ واجب ہے
اور بغیر اسکے عورت اسپر حلال نہین ہوتی مگر علما
مین مشہور یہہ ہے کہ یہہ طواف ارکان حج سے نہین ہے

مین گمان رکھتی ہو یا کہ مرد پیر اور عاجز بباعث خوف
ازدحام لوگوں کے جو منیٰ سے لوٹ کر آئینگے طواف نکر سکیگا
ان صور تون مین اظہر یہہ ہے کہ طواف و سعی کا وقوف عرفات
و مشعر و منیٰ پر مقدم کرنا جائز ہے بعض علما اسصورت مین
بہی منع کرتے ہین پس احوط یہہ ہے کہ صاحب عذر اگر
سعی اور طواف کو مقدم کرلے اور بعد اسکے اگر ممکن ہو تو
ایام تشریق گیارہوین بارہوین تیرہوین مین اعادہ
اوسکا کرے ورنہ آخر ذیحجہ تک جب ہو سکے اعادہ کرلے
اور اگر جانتا ہو کہ تمام ماہ ذیحجہ مین طواف اور سعی کرنا ممکن
نہوگا تو بے اشکال تقدیم واجب ہے لیکن پہر بہی
احوط یہہ ہے کہ نائب مقرر کرے اور کیفیت طواف
زیارت اور نماز طواف اور سعی کی اوسیطرح ہے جو
بحث عمرہ مین مذکور ہو چکی ہے اور بعد بجا لانے
اس طواف اور نماز طواف کے اور بجا لانے سعی
مابین صفا و مروہ کے حلال ہو جاتی ہے اس شخص
پر خوشبو جو بعد سر تراشی کے حرام رہگئی تہی اور باقی
رہجاتی ہے محرمات سے صید اور زن کہ یہہ دونو
چیز ابہی حرام رہینگی اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ بمجرد

بارہوین تاریخ بعد زوال شمس منیٰ سے کوچ
کرنا جائز ہے اور اگر بارہوین تاریخ کوچ نکرے اور
تیرہوین شب آجائے تو اوس شب کو بہی
وہان رہنا واجب ہو جائیگا اسیطرح تیرہوین
تاریخ کو رمی جمرہ کرنا بہی لازم ہوگا اور واجب ہے
بیتوتہ مین یہہ کہ بعد داخل ہونے وقت شام
کے نیت کرے اور حد شب کی کہ جسقدر بسر کرنا
منیٰ مین لازم ہے یہی کہ نصف شب کے ما بعد تک
وہان رہے پس اگر نصف شب کے بعد منیٰ سے
باہر چلا جائے تو کچہہ مضائقہ نہین ہے مگر احوط یہہ
ہے کہ طلوع فجر سے پہلے مکہ مین داخل نہوا اور جو
شخص منیٰ مین رات کا رہنا ترک کرئے تو اوسے
بعوض ہر شب کے ایک گوسفند کفارہ مین دینا
واجب ہے اور جو شخص منیٰ مین رات کا رہنا
بہول جائے یا بسبب جاہل مسئلہ ہونیکے وہان کا
رہنا ترک کرے تو احوط یہہ ہے کہ حکم ان دونو کا
ہم مثل اوسکے ہے جو عمداً ترک کردے پس مثل
عامد کے ایک گوسفند کفارہ مین ذبح کرے اور

طواف عمرہ کے بجا لاوے اور آداب اس طواف اور نماز کے اور سعی اور طواف نساء کے اوسیطرح ہین جو سابقًا طواف وسعی ہین مذکور ہو چکے ہین

فصل چھٹی

بیان مین اسکے کہ شبہای ایام تشریق گیارہوین بارہوین تیرہوین ذیحجہ منٰی مین خواب یعنی راتکو سونیکے لئے رہنا جاننا چاہئے کہ جب حاجی بقرعید کے دن طواف وسعی کے لئے مکہ معظمہ مین جائے تو واجب ہے اوسپر کہ گیارہوین اور بارہوین شب رہنے کے لئے منٰی مین پہر لوٹکر آئے اسلئے کہ بیتوتہ منٰی یعنی شب باش ہونا وہانکا واجب ہے اور جس شخص نے کہ حالت احرام مین عورت یا شکار سے پرہیز نہ کیا ہو تو اوسے تیرہوین شب کو بہی منٰی مین رہنا واجب ہے اور جسنے کہ صید و عورت دونو سے پرہیز کیا ہو تو اوسے

وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ——

فصل ساتوین

وجوب رمی جمرات اور کیفیت اعمال مستحبہ مین ہی جنکا منیٰ مین بجالانا سنت ہے اور اس فصل مین دو مقصد ہین ——

مقصد پہلا

واجبات کے بیان مین ہے جان تو کہ وہ ایام جنکی راتونکو حاجیونپر منیٰ مین رہنا واجب ہے چاہئے کہ دنکو رمی جمرات ثلثہ بترتیب بجالائے یعنی پہلے رمی جمرہ اولے کرے بعد اسکے جمرۂ وسطیٰ پر پھر جمرہ عقبہ پر رمی کرے پس اگر کسینے ترتیب کے خلاف رمی جمرہ کیا ہو تو جسقدر فرق ہوا ہے اعادہ اسکا کرے ہان اگر چار سنگریزے جمرہ پہ پھینک چکا

اسیطرح احوط ہے کہ جو شخص منیٰ مین رہنے سے
معذور ہو تو وہ بہی کفارہ دے ہرچند کہ معذور
گنہگار نہین ہے اور معذور وہ شخص ہے کہ کوئی
عذر مانع بیتوتہ سے رکہتا ہو مثل اسکے کہ خود
بیمار ہو یا کسی دوسرے کا تیمار دار ہو یا وہ
شخص اگر مکہ سے منیٰ آونے
تو اپنے مال کے تلف ہونیکا خوف رکہتا ہو یا شبان
یعنی گوسفند چرانے والا ہو یا وہ اشخاص کہ سقایت
حاج ذمہ اونکے ہے یعنی حاجیونکو پانی پلاتے ہون
مگر علما ان دونو یعنی شبان اور صاحب سقایت پر
بظاہر فدیہ واجب نہین جانتے اور اسیطرح
فدیہ لازم نہین ہے اوسپر جو مکہ مین تمام رات
عبادت کے لئے بیدار رہے اور سوائے امور
ضروری مثل کہانے پینے یا تجدید وضو کے غیر
از عبادت اور کسی امر مین مشغول نہو اور مستحب ہے
جسوقت مکہ سے منیٰ کو مراجعت کرے تو یہہ کہے
اَللّٰهُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ
وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰى

کہ مریض سنگریزے اپنے ہاتھ مین لے اور
دوسرا شخص اونہین پھینکی اور اگر کوئی
شخص رمی جمرات کو عمداً ترک کرے تو بنا
بر اشہر واقوی حج اوسکا فاسد نہین ہوتا
اور بعض علمانے فرمایا ہے کہ سال آیندہ مین
قضا کرنا حج کا احوط ہے اور مخفی نرہے کہ
راتکے وقت روز گزشتہ یا روز آیندہ کے لئے
رمی کرلینا جائز نہین ہے مگر جو شخص معذور
ہوکہ دن مین رمی اوسکو ممکن نہوی ہو تو اوسے جائز
ہے کہ راتمین اس دن کی رمی کرے اور اگر
کوئی شخص دوسرے دن تک رمی کرنا بھولجائے
تو چاہئے کہ پہلے قضای رمی سابق کو کرے بعد
اسکے اوس دنکی رمی واجب کو بجا لاوے

مقصد دوسرا

مستحبات منیٰ کے بیانمین ہے سنت ہے
کہ تین دن گیارہوین بارہوین تیرہوین تک منیٰ مین

اور پہر اوسکو چہوڑ کر دوسرے مین مشغول ہوگیا
ہو تو اس صورتمین ترتیب مین فرق نہین آتا چاہئے
کہ بعد فراغ رمی جمرہ وسطی مابقی تین کنکری
جمرہ اولی پہ اور لگا دے اگرچہ مقتضای احتیاط
یہہ ہے کہ اس جگہہ بہی اعادہ کرے اور از سر نو
رمی کو بجالاوے اور واجبات رمی کے مناسک
مِنیٰ مین مذکور ہو چکے ہین حاجت اعادہ کی نہین
اور جو کوئی شخص رمی جمرات کو بہول جائے تو
اوسے چاہئے کہ مکہ معظمہ سے پہر مِنیٰ آنکر رمی
جمرات بجالاوے اور اگر اسے یاد بہی نہ آوے
یہانتک کہ مکہ سے باہر چلا جائے تو سال آیندہ
مین چاہئے کہ خود یا نائب اسکا بجالائے اور جو شخص
مریض ہو اور بسبب مرض کے مایوس ہو کہ جبتک
وقت باقی ہے رمی پر قدرت نہوگی تو بعوض اسکے
دوسرا شخص رمی کرے اور جب صحیح و تندرست
ہو جائے تو اعادہ لازم نہین ہے اگرچہ احوط یہہ
ہے کہ اگر صحیح ہو جائے اور وقت رمی کا باقی ہو تو
اعادہ کرے اور اگر یہہ بات ہو سکے تو بہتر ہے کہ

عَلٰی مَا اَبْلَانَا وَرَزَقَنَا مِنْ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ
اور بعض روایات مین اسطرح وارد ہے کہ بعد
تکبیر سوم وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا
هَدٰینَا اَللّٰهُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِیْمَةِ
الْاَنْعَامِ ہے اور بعض روایات مین صرف بزیادتی
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَبْلَانَا وارد ہے اور اگر
بارہوین کو مِنیٰ سے کوچ کرے تو سنّت ہے
کہ مابقی اکیس [21] کنکریونکو مِنیٰ مین دفن کردے اور
مستحب ہے کہ ان ایام مین واجبی اور سنّتی
نمازونکو مسجد خیف[1] مین بجا لائے حدیث مین وارد
ہے کہ جو شخص سَو رکعت نماز مسجد خیف مین پڑھے

---

[1] مسجد خیف پہاڑ سے اوتار پر جو سراشیب جگہہ ہو اور جبیل و نالہ سی بلندی پر ہو وہ جگہہ خیف کہلاتی ہے اور یہہ مسجد مِنیٰ مین پہاڑ کے اوتار پر بنی ہی اصل مین مسجد خیف مِنیٰ تہا کثرت استعمال سے لفظ مِنیٰ دور ہو گیا اور مسجد خیف رہگیا اور مسجد رسول صلعم عہد آنحضرت مین وسط مسجد ہذا نزدیک منارہ کے قبلہ رخ مقدار تیس [30] ہاتہہ کے تہی اور منقول ہے کہ ہزار انبیا علیہم السلام نے مسجد خیف مین نماز پڑہی ہے ۱۲

رہے اور وہانسے باہر نہ نکلے یہانتک کہ طواف مستحب کے لئے بھی مکہ نجائے اور مستحب ہے کہ جب جمرہ اول و دویم کو رمی کرے تو روبقبلہ ہو اور جمرہ دست راست کیطرف ہو اور حمد وثنای الٰہی بجالاوے اور محمّد وآل محمّدؐ پر صلوات بھیجے پس تھوڑا سا آگے جاے اور دعا کرے اور یہہ کہے اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ بعد اسکے کچھہ اور تھوڑا آگے بڑھے اور دعاء سابق وقت رمی جمرہ کو پڑھے اور رمی کرے اور جب کنکری لگاے اَللّٰهُ اَکْبَرْ کہے اور بروقت رمی جمرہ عقبہ پشت بقبلہ ہوکر رمی کرے اور تکبیر کہنا منیٰ مین بنا بر مذہب مشہور کے مستحب ہے مگر بعض علما واجب جانتے ہین اور احتیاط یہہ ہی کہ منیٰ اور غیر منیٰ مین تکبیر کہنا ترک نکرے اور منیٰ مین بعد پندرہ نمازونکے ابتداء ظہر عید سے تکبیر کہنا چاہیے اور صورت اوسکی بنا بر مشہور کے یہہ ہے اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا هَدٰانَا وَلَهُ الْحَمْدُ

لہٰذا اب طواف وداع کے لئے منیٰ سے مکہ مین لوٹکر
جائے اور چاہئے کہ قبل از کوچ چھہ رکعت نماز
مسجد خیف مین بجائے اور جب مکہ مین آوے
تو سنت ہے کہ اندر خانہ کعبہ مین داخل ہو خصوصا
وہ شخص کہ جسنے پہلے پہل حج کیا ہو اور حدیث
مین وارد ہے کہ خانہ کعبہ مین داخل ہونا رحمت خدا
مین داخل ہوتا ہے اور خانہ کعبہ سے باہر نکلنا گناہون سے
باہر آتا ہے اور خداوند عالم اس شخص کو
بقیہ عمر گناہون سے نگاہ رکھتا ہے اور گناہان
گزشتہ اوسکے بخشدیتا ہے اور سنت ہی کہ کعبہ
مین داخل ہونیکے لئے غسل کرے اور پابرہنہ داخل
ہو اور داخل ہونیسے پہلے دو حلقہ در کو پکڑے اور
یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اَلْبَیْتُ بَیْتُكَ وَ
اَلْعَبْدُ عَبْدُكَ وَقَدْ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ
اٰمِنًا فَاٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ وَاَجِرْنِيْ مِنْ سَخَطِكَ
پس داخل ہو اور کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ
وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا اَللّٰھُمَّ فَاٰمِنِّيْ
مِنْ عَذَابِكَ عَذَابِ النَّارِ پس درمیان

پہلے لسے کہ وہ مسجد سے باہر جائے حق سبحانہ وتعالی
ستبر برسکی عبادتکا ثواب اوسے عطا فرماتا ہے
اور جو شخص سو مرتبہ سُبحَانَ اللہ کہے تو لکھا جاتا ہے
اوسکے لئے ثواب بندہ آزاد کرنیکا اور جو کوئی سو بار
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہے تو برابر ہے ثواب اسکا بمثل
ثواب زندہ کرنے ایک شخص کے اور جو شخص سو
مرتبہ اَلحَمدُ لِلہِ کہے تو ثواب اسکا برابر ہوگا اسکے
کہ خراج عراقین[1] کو راہ خدا مین تصدق کرے

خاتمہ

طواف وداع اور دیگر مستحبات کے بیانمین کہ جنکو مکہ
معظمہ سے نکلنے اور مدینہ منورہ مین وارد ہونے تک
بجا لانا چاہئے جان تو کہ اگر یہہ شخص طواف واجب اور
سعی اور طواف نسا کو پیشتر بجا لاچکا ہو تو مستحب ہے

[1] عراقین عراق عرب و عراق عجم ۱۲ مترجم

صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور حضرت فاطمہ زہرا
صلوات اللہ علیہا اور حضرات ائمہ اثنی عشر علیہم السلام
کی نیابت سے طواف کرنا ثواب عظیم رکھتا ہے
اور حدیث مین وارد ہے کہ مستحب ہے کہ شخص
مکہ معظمہ مین بعد ایام سال کے تین سو ساٹھہ
طواف کرے اور اگر تین سو ساٹھہ طواف نہو سکین
تو تین سو ساٹھہ شوط ہی بجالاوے کہ یہہ اکاون
طواف پورے اور تین شوط زائد ہوتے ہین اور
ان شوطونکو بعد ایام سال تمام کرکے چار شوط
اور بجالائے تاکہ باون طواف پورے ہو جائین
اور مکہ معظمہ مین ختم قرآن کرنا مستحب ہے
چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص مکہ مین ختم
قرآن کرے دنیا سے نجائیگا مگر یہہ کہ پیغمبر خدا کے
دیدار سے مشرف اور قبل از مرگ منزل اپنی
بہشت مین دیکھہ لیگا اور مستحب ہے کہ مکہ مین مولد
رسول کی کہ جہان حضرت رسول خدا پیدا ہوے
ہین زیارت سے مشرف ہونا اور زیارت خانہ
خدیجۃ الکبریٰ کی کرنا بہی مستحب ہے اور نیز

دو ستونکے سنگ سرخ پر دو رکعت نماز پڑہے
پہلے رکعت مین بعد سورہ حمد کے حم سجدہ پڑہے
اور دوسری رکعت مین بعد الحمد کے بعد دآیات
سورہ حم سجدہ کے اور آیات قرآن سے پڑہے
اور پہر گوشہای کعبہ یعنی کعبہ کے کونونمین بہی
نمازین ادا کرے بعد اسکے اوس رکن پر آئے
کہ جہان حجر اسود ہے اور اپنے شکم کو اوس رکن
سے ملے اور ستونکے گرد پہرے اور اپنے پیٹ
اور پیٹہ کو ستونونسے مس کرے اور جب خانہ
کعبہ سے باہر نکل کے نیچی آوے تو سیڑہی
کو دست چپ کی جانب رکہکر باہر صحن مین قریب
خانہ کعبہ کے دو رکعت نماز پڑہے اور سنت ہے
کہ جبتک مکہ مین رہے طواف بہت سے کرتا رہی
اور طواف حاجیونکے لئے نماز نافلہ سے افضل ہے
اور برادران مؤمنین کی جانب سے طواف کرنا
بہت ثواب رکہتا ہے اور بہ نیابت حضرت پیغمبر خدا

آیات سورہ حم سجدہ پنجاہ وچہار آیہ است ۱۲

یہہ کہ اپنے وطن کو مدینہ منورہ ہوکر جاوے تا زیارت حضرت فخر کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ و ایمہ بقیع صلوات اللہ علیہم اجمعین سے مشرف ہو حدیث مین وارد ہے کہ بعد حج کے ترک زیارت آنحضرت کی کرنا جفا ہے اونحضرت پر اللہ ہمین اور سب مومنین کو توفیق زیارت حضرت کی عطا فرماوے بجاہ محمد و آلہ الامجاد تمام ہوا ترجمہ مناسک حج بحمد اللہ تعالی وحسن توفیقہ ــــ

اب ہم حسب وعدہ کچھہ احادیث معتبرہ مسندہ کا ترجمہ یہان وارد کرتے ہین ــــ

(۱) روایت کیا ہے صحیح مین محمد بن یعقوب کلینی ثقۃ الاسلام رحمہ اللہ نے اپنے چند اصحاب سے اور انہون نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور انہون نے ابن ابی نجران سے ابن نجران کہتے ہین کہ مین نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا ــ کہ مین آپ پر قربان ہون کیا ثواب ہے ــ اُس شخص کے لئے جس نے قصداً اشرف زیارت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم حاصل کیا ہو ــ حضرت نے فرمایا اُسکے لیئے جنت ہے ــــ (۲) روایت کیا ہے کلینی علیہ الرحمہ نے صحیح مین علی بن ابراہیم سے اور علی نے اپنے

پڑھے پس حجر اسود کے قریب آئے اور
اپنا شکم خانہ کعبہ سے مس کرے اور ایک
ہاتھہ حجر اسود پر رکھے اور دوسرا ہاتھہ خانہ
کعبہ کی طرف پھیلا دے اور حمد وثناء الٰہی
بجا لاوے اور محمد و آل محمد پر صلوات
بھیجے اور سنت ہے کہ باب حناطین[ا] سے
جو رکن شامی کے مقابل ہے باہر جائے اور
چاہیئے کہ عزم و ارادہ رکھے مکہ معظمہ مین مراجعت کا
اور خداوند عالم سے طلب توفیق مراجعت کی کرے
اور باہر جاتے وقت ایک درہم کے خرمے
(چھوہارے) مول لیکر فقیرونپر تصدق کرنے
بجہت اس احتمال کے کہ بعض محرمات مثل جون
وپشہ مارنیکے حالت احرام مین غفلۃً اس سے صادر
ہوئے ہون اور منجملہ مستحبات مستحب مؤکد ہے

ا؎ باب حناطین یہہ باب یعنی دروازہ بمقابلہ رکن شامی کے بنی جمح
قبیلۂ قریش کا ہے باب حناطین اسلئے کہتے ہین کہ یہان حنطہ یعنی گندم
فروخت ہوتے تھے اور بعض نے کہا ہی کہ حنوط یعنی کافور یہان بیچا جاتا تھا ۱۲ آ لک

(۴) ہم نے روایت کیا ہی کلینی علیہ الرحمہ نے صحیح مین علی بن ابراہیم و محمد بن اسمعیل سے اگر علی نے اپنے باپ اور محمد بن اسمعیل نے فضیل بن شاذان سے اور انہون نے ابن ابی عمیر اور صفوان بن یحیی سے اور ان دونون نے معویۃ بن عمار سے معویۃ بن عمار کہتے ہین کہ فرمایا جناب ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب تو فارغ ہو نزدیک قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس منبر کے پاس آ اور دونون ہاتھون سے اُس کو مسح کر۔ اور اُسکے نیچے کے پایون کو پکڑ اور اپنے دو آنکھون اور منہ کو اُس سے مس کر کہ اُس سے یقیناً شفاء چشم حاصل ہونا کہا جاتا ہے اور کھڑا ہو نزدیک منبر کے اور حمد و ثنائے الٰہی بجالا۔ اور اپنی حاجت طلب کر کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے منبر اور میرے خانہ کے درمیان ایک روضہ ہی روضہای جنت سے اور میرا منبر ایک روضۂ مرتفع پر ہے جنت کے کہ وہ باب صغیر ہے۔ پھر مقام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آ۔ اور نماز پڑھ تو۔ جو نماز چاہی پس جب تو مسجد مین داخل ہو پس درود بھیجے تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور جب نکلی تو تو اُسوقت بھی مثل اُسی کے کر۔ اور نماز مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ بجالا۔ (۵) روایت کیا ہے

باپ ابراہیم سے اور ابراہیم نے ابن ابی عمیر سے
اور انہون نے حفص بن بختری اور ہشام بن سالم اور معویۃ بن عمار
اور ان کے علاوہ اور دون سے اور اُنہون نے جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرت نے کہ اگر آدمی حج کرنا ترک
کر دین۔ تو حاکم پر لازم ہے کہ اُن کو حج پر اور اوس پر قائم رہنے
کے لئے مجبور کرے۔ اور اگر زیارت انحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو
ترک کر دین۔ تو حاکم پر لازم ہے۔ کہ زیارت کرنے پر اور اُنسپر
قائم رہنے کے لئے مجبور کرے اور اگر وہ مال نہ رکھتے ہون۔
تو بیت المال سے اُن کو خرچ کرنے کے لئے دے ۔
(۳) روایت کیا ہے۔ کلینی علیہ الرحمہ صحیح مین ابو علی اشعری سے
اور انہون نے عبداللہ بن موسیٰ سے اور انہون نے حسین بن علی
الوشا سے ابن وشا کہتے ہین۔ کہ مینے جناب امام رضا علیہ السلام
سے کہ حضرت فرماتے تھے۔ کہ ضرور ہر امام کا عہد اُن کے دوستون
اور شیعون کی گردنون مین ہے اور اُس عہد کا پوری طور پر
وفا کرنا اور عمدہ طور پر ادا کرنا یہی ہے۔ کہ اُن کی قبرون کی
زیارت کرے پس جس شخص نے کہ بنا بر رغبت و شوق زیارت
شرف زیارت حاصل کیا اور جس کو وہ دوست رکھتے ہین۔
اُسکے تصدیق کے تو سب ایمہ علیہم السلام روز قیامت اُسکی شفیع ہونگے۔

اور اُنہون نے احمد بن محمد سے اور اُنہون نے ابن فضال سے
اور اُنہون نے یونس بن یعقوب سے یونس بن یعقوب
کہتے ہین ۔ کہ عرض کیا مینے جناب ابو عبداللہ علیہ السّلام سے کہ
صلوٰۃ بیت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا مین افضل ہے یا روضہ مین ۔
فرمایا حضرت نے کہ بیت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا مین ۔۔۔

(۸۹) روایت کیا ہے کلینی علیہ الرحمہ نے اپنے چند اصحاب سے
انہون نے سہل بن زیاد سے اور اُنہون نے ایوب بن نوح سے
اور اُنہون نے صفوان اور ابن ابی عمیر وغیرہ بہت سے اپنی مشائخ سے اور اُن سب نے
جمیل بن دراج سے جمیل بن دراج کہتے ہین ۔ کہ مینے عرض کیا
جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے کہ صلوٰۃ بیت فاطمہ
صلوٰۃ اللہ علیہا مین آیا مثل صلوٰۃ روضہ کے ہے فرمایا
اور افضل ۔۔۔

(۹۰) روایت کیا کلینی علیہ الرحمہ نے اپنے چند اصحاب سے اور
اُنہون نے احمد بن محمد سے اور اُنہون نے علی بن الحکم سے اور
انہون نے ابو سلمہ سے اور اُنہون نے ہارون بن خارجہ سے
(راوی ہین ۔ ابو عبداللہ علیہ السّلام سے) ابن خارجہ کہتے ہین
صلوٰۃ مسجد رسول صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم مین برابر ہے
دس ہزار صلوٰۃ کے ۔۔۔

کلینی علیہ الرحمہ نے معتمد سہیل بن زیاد سے
اور انہوں نے احمد بن محمد سے اور انہوں نے حماد بن عثمان سے
اور انہوں نے جمیل بن دراج سے جمیل کہتے ہیں۔ کہ سنا میں نے
جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ حضرت فرماتے تھے۔ کہ
فرمایا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ درمیان
میرے منبر اور بیوت کے ایک روضہ ہے روضہائے جنت سے
اور میرا منبر ایک روضہ رفیع پر ہے۔ منجملہ مکانات مرتفع جنت کے
اور ایک نماز میری مسجد میں پڑھنا اور مسجدوں کے نسبت ہزار نماز کے برابر ہے
سوائے مسجد الحرام کے جمیل کہتے ہیں۔ کہ میں نے کہا حضرت سے
کہ آیا بیوت نبی ص اور بیت علی ع منجملہ مساجد کے ہیں (فضل نماز میں)
فرمایا ہاں بلکہ افضل ——
(۶) روایت کیا ہے
کلینی علیہ الرحمہ نے اپنے چند اصحاب سے اور انہوں نے احمد بن
محمد سے اور انہوں محمد بن اسمعیل سے اور محمد بن اسمٰعیل نے
ابی اسمٰعیل سراج سے اور انہوں نے ابن مسکان سے اور
انہوں نے ابو الصامت سے ابو الصامت کہتے ہیں۔ کہ
فرمایا جناب ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک نماز مسجد نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم میں پڑھنی برابر ہے دس ہزار نماز کے ——
(۷) روایت کیا ہے کلینی علیہ الرحمہ نے محمد بن یحییٰ سے

تتمہ

بیان اعمال مستحبہ مکانات متبرکہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ مین بطریق اختصار تحفۃ الزائر وغیرہ کتب مزارسی

اول زیارت مولد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی

کہ مکہ معظمہ سوق اللیل مین ہے چاہئے کہ اوس مکانمین زیارت کو جائے اور منہ کو بقصد تبرک و تیمن اوس موضع شریف مین ملے اور بوسہ دیوے بلکہ اگر زیارت بہی آنحضرت کی وہان پڑہے اور دو رکعت نماز بجا لاوے تو بہتر ہے امید ثواب ہے

دوم زیارت خانہ خدیجۃ الکبری کی

(۱۰) روایت کیا ہے۔ کلینی علیہ الرحمہ نے علی بن ابراہیم سے (و محمد بن اسمٰعیل) مگر علی نے اپنے باپ سے اور محمد بن اسمٰعیل نے فضل بن شاذان سے اور ان دونو یعنی ابراہیم اور فضل بن شاذان نے ابن ابی عمیر سے اور ابن ابی عمیر نے معٰویۃ بن عمار سے اور انہوں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا جناب ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قطعا ایکسو بیس (۱۲۰) رحمت سے خانہ کعبہ کو گھیر اہی۔ اور از آنجملہ ساٹھہ (۶۰) رحمت طواف کرنیوالون کے واسطے اور چالیس (۴۰) نماز پڑھنے والونکے واسطے اور ۲۰ خانہ کعبہ کیطرف نظر کرنیوالون کے واسطے تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

امید ناظرین رسالہ سے یہہ کہ بندۂ ناچیز سید علی نقی شاہ ابن مرحوم مغفور جنت آرامگاہ سید غلام شاہ نقوی سلطانپوری مترجم اوراق کو بروقت استفادہ دعاء خیر سے یاد فرماوین

خداوند تعالیٰ ہمارے برادران ایمانی کو توفیق حج و طاعت و عبادت کی عطا فرماوی

آمین ثم آمین

تمت

کتبہ المتمسک بوثیق الاسباب محمد علی اللاری الشہیر بنخبۃ الکتاب

قبر و منبر جا کے فاتحہ زیارت پڑھنا اور دو رکعت نماز ہدیہ بعد زیارت کے بجالانا اور دعا کرنا مناسب ہے

زیارت حضرت عبد مناف

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّيِّدُ النَّبِيلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ بِالتَّبْجِيلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْغُصْنُ الْمُثْمِرُ مِنْ شَجَرَةِ اِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ سُلَالَةٍ وَسَلِيلٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عُرُوقِ الثَّرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّ خَيْرِ الْوَرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْاَنْبِيَاۤءِ الْاَصْفِيَاۤءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْاَوْلِيَاۤءِ الْاَوْصِيَاۤءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْحَرَمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ صَفَا وَزَمْزَمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَاجِبَ بَيْتِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلَمَ الْاَشْرَافِ

یہہ مکان ایک جانب مولد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے
واقع ہے حضرت رسولخدا مع خدیجہ الکبریٰ کے
ساتھہ اوس جگہہ رہے ہین اور جناب سیدہ
فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا وہین پیدا ہوی ہین
اور اس گہر مین حضرت خدیجہ نے وفات پائی
اور فی زمانہ اوسمین ایک مسجد ہے اور اوس جگہہ
محراب بنی ہوی کہ مقام عبادت حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ ہے اوسکی بہی زیارت کرنی چاہئے
اور دعا و مناجات درگاہ قاضی الحاجات مین
کرنی اور بجالانا دو رکعت نماز کا مناسب ہے

سوئم زیارت کرنا قبرستان جنت المعلیٰ کا

کہ حضرت عبد مناف و عبد المطلب جد رسول خدا
وابو طالب عم آنحضرت وآمنہ والدہ رسول اللہ وحضرت
خدیجہ زوجہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ کی
قبرین وہان واقع ہین پس ان حضرا تکی

وَجَعَلَ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ تَضَرَّعَ فِي حَاجَاتِهِ إِلَى اللّٰهِ وَتَوَسَّلَ فِي دُعَائِهِ بِنُورِ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَجَابَهُ اللّٰهُ وَسَمِعَ نِدَاءَهُ فِي كُلِّ بَابٍ وَنُودِيَ فِي الْكَعْبَةِ وَبُشِّرَ بِدُعَاءٍ مُسْتَجَابٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَكْرَمَهُ اللّٰهُ الْجَلِيلُ وَسَجَدَ لِإِكْرَامِهِ مَحْمُودُ الْفِيلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رِيَّ كُلِّ غَلِيلٍ وَشِفَاءَ كُلِّ عَلِيلٍ وَعِزَّ كُلِّ ذَلِيلٍ وَهُدَى مَنْ لَيْسَ لَهُ دَلِيلٌ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَاقِيَ الْغَيْثِ وَغَيْثَ الْوَرَى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا السَّادَةِ الْعَشَرَةِ وَابْنَ عُرَاقِ الثَّرَى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الذَّبِيحِ وَأَبَا الذَّبِيحِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ذَا الشَّرَفِ الصَّرِيحِ وَالْفَخْرِ الصَّحِيحِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ الْكَعْبَةِ وَالْحَرَمِ وَسَاقِيَ الْحَجِيجِ فَحَافِرَ زَمْزَمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ نَسْلِهِ سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ وَخَيْرَ أَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرَضِينَ

یا عالیاً بکمالِ الاوصافِ السلامُ علیک یا سیدَ قریشٍ المعروفَ بعبدِ منافٍ السلامُ علیک وعلیٰ آبائک القادسینَ اللاحقینَ اُمناءِ اللهِ فی العالمینَ ورحمةُ اللهِ وبرکاتُه

زیارت حضرت عبد المطّلب

السلامُ علیک یا سیدَ الکعبةِ والبطحاءِ
السلامُ علیک یا صاحبَ المهابةِ والبهاءِ
السلامُ علیک یا معدنَ الکرمِ واصلَ السخاءِ
السلامُ علیک یا اوّلَ من قالَ بالبداءِ
السلامُ علیک یا من یحشرُ یومَ القیامةِ فی سیماءِ الانبیاءِ
السلامُ علیک یا معروفاً فی الارضِ والسماءِ
السلامُ علیک یا من ناداه هاتفُ الغیبِ باکرمِ نداءٍ
السلامُ علیک یا ابنَ ابراهیمَ الخلیلِ
السلامُ علیک یا وارثَ الذبیحِ اسمٰعیلَ
السلامُ علیک یا من اهلکَ اللهُ بدعائه اصحابَ الفیلِ

ـيْكَ يَا وَارِثَ الْكَعْبَةِ بَعْدَ تَاسِيسِهَا
ـكَ يَا كَافِلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
ـافِظَ دِيْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
ـطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْمُرْتَضٰى
ـيْكَ يَا وَالِدَ الْاَئِمَّةِ الْهُدٰى
ـا اَوْلَاكَ اللّٰهُ شَرَفًا وَّ نَسَبًا وَ
اَعْطَاكَ اللّٰهُ عِزًّا وَحَسَبًا اَلسَّلَامُ
ـرَفَ الْوُجُوْدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَارِسَ
ـوْدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ رُزِقَ
مَوْلُوْدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ
لُوْلَدِ الزَّكِيِّ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ الْعَلِيِّ
ـسْمُهُ مِنَ الْعَلِيِّ هَنِيْئًا لَّكَ مِنْ
ـضٰى مِنْ رَسُوْلٍ وَّاَخُ الرَّسُوْلِ وَزَوْجِ
ـسَيْفُ اللّٰهِ الْمَسْلُوْلُ هَنِيْئًا لَّكَ
ـالَكَ مِنْ وَّلَدٍ هُوَ مِنْ مُّحَمَّدِ الْمُصْطَفٰى
ـوْنَ مِنْ مُّوْسٰى هَنِيْئًا لَّكَ مِنْ
ـيْكَ النُّبُوَّةِ وَالْمَخْصُوْصُ بِالْاُخُوَّةِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ طَافَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ وَ
جَعَلَهُ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ
اَخْرَجَ اللهُ مِنْ صُلْبِهِ النُّجَبَاۤءَ وَالْاَسْبَاطَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ مُعْجِبَاتِ الْاُمُوْرِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مَنْ رَاٰى فِي الْمَنَامِ سِلْسِلَةَ النُّوْرِ
وَشَرِبَ فِي الْيَقْظَةِ الْمَاۤءَ الطَّهُوْرَ وَعَلِمَ اَنَّهُ
مِنَ الْجَنَّةِ ذَاتِ السُّرُوْرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ
مَكَّةَ وَمِنٰى وَزَمْزَمَ وَصَفَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا شَيْبَةَ الْحَمْدِ وَاَمِيْرَ الْبَطْحَاۤءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا نُوْرَ الْحَرَمِ وَابْنَ هَاشِمٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ابْنَ الْمَشْهُوْرِ بِالْعَظَاۤئِمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ
عَلٰى اٰبَاۤئِكَ وَاَجْدَادِكَ وَعَلٰى اَبْنَاۤئِكَ وَاَوْلَادِكَ
جَمِيْعًا وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

زیارت حضرت عبد المطلب

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْبَطْحَاۤءِ وَابْنَ رَئِيْسِهَا

النساء السلام عليك يا من نزلت
بجذ ماتها الحور واشربنها من اشربة
الجنة في كاس من البلور وبشرنها
بولادة محمد خير من مضى وخير من يأتي
الدهور السلام عليك يا ام رسول الله
السلام عليك يا والدة حبيب الله السلام
عليك يا شريفة الطاهرات السلام عليك
يا سيدة المفتخرات اين واني مثلك في الوالدات
قد حملت بسيد الكائنات وجئت
با شرف الموجودات السلام عليك يا ابنة
الانوار السلام عليك يا ابنة الاخيار
على الخلف الاطهار صلى الله عليك وعلى
الخلف الهادي من بعدك ورحمة الله وبركاته

زیارت حضرت خدیجہ

السلام عليك يا زوجة رسول الله سيد المرسلين

وَكَاشِفُ الْغُمَّةِ وَإِمَامُ الْأُمَّةِ وَأَبُو الْأَئِمَّةِ هَنِيئاً لَكَ مِنْ وَلَدٍ هُوَ قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَنِعْمَةُ اللهِ عَلَى الْأَبْرَارِ وَ نِقْمَةُ اللهِ عَلَى الْفُجَّارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

زیارت حضرت آمنہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الطَّاهِرَةُ الْمُطَهَّرَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الزَّكِيَّةُ الْمُفْتَخِرَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ شَرَّفَهَا اللهُ بِأَعْلَى الشَّرَفِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا خَيْرَةَ خَلَفٍ بَعْدَ أَكْرَمِ سَلَفٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ سَطَعَ مِنْ جَبِينِهَا نُورُ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَضَاءَتْ بِضَوْئِهِ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ نَزَلَ لَهَا الْمَلَائِكَةُ الْأَصْفِيَاءُ وَضُرِبَ لَهَا حُجُبُ الْجَنَّةِ كَمَا ضُرِبَ لِمَرْيَمَ سَيِّدَةِ

السلام عليك يا ناصرة رسول الله
السلام عليك يا من تولى دفنها
رسول الله واستودعها الى رحمة الله
اشهد انك حبيبة الله وخيرة امته
و ان الله جعلك في مستقر رحمته
في قصر من الياقوت والعقيان في اعلى
منازل الجنان صلى الله عليك ورحمة الله
وبركاته

پس بعد ہر زیارات کے بقصد ہدیہ دو رکعت
نماز بجالاوے اور دعا کرے واسطے مغفرت
اپنی اور مغفرت جملہ مؤمنین و مؤمنات یگانہ و
بیگانہ کے لئے کہ انشاء اللہ وہ دعا مستجاب ہے
بلکہ جو دعا کیجائے وہ مقبول ہے

جبل حرا

اور منجملہ اعمال مستحبہ مکہ معظمہ کے زیارت کرنا اوس غار

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ نَبِيِّ اللهِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اَوَّلَ الْمُؤْمِنَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا خَالِصَةَ الْمُخْلِصَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ الْحَرَمِ وَمَلِكَةَ الْبَطْحَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اَوَّلَ مَنْ صَدَّقَتْ بِرَسُولِ اللهِ مِنَ النِّسَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ وَفَتْ بِالْعُبُودِيَّةِ حَقَّ الْوَفَاءِ وَاَسْلَمَتْ نَفْسَهَا وَاَنْفَقَتْ مَالَهَا لِسَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا قَرِينَةَ حَبِيبِ اللهِ السَّمَاءِ الْمُزَوَّجَةَ بِخُلَاصَةِ الْاَصْفِيَاءِ يَا اِبْنَةَ اِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ سَلَّمَ عَلَيْهَا جَبْرَئِيلُ وَبَلَّغَ اِلَيْهَا السَّلَامَ مِنَ اللهِ الْجَلِيلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا حَافِظَةَ دِينِ اللهِ

اور وہ دار خیبر کے نام سے مشہور ہے
اوّل اسلام مین جناب رسول خدا ؐ وہان پنہان
ہوئے تہے اوس جگہہ بہی نماز پڑہنا ثواب رکہتا ہے

کوہ ابو قبیس

اسی پہاڑ پر معجزۂ شق القمر ہوا ہے یہان
بہی زیارت کو جانا اور نماز بجالانی چاہیئے ——

مکان سکونت حضرت ابو طالب ؑ

مکہ مین مکان سکونت حضرت ابو طالب ؑ اور مکان
سکونت حضرت فاطمہ زہرا ؑ کی زیارت کرنی
اور نیز زیارت کرنی مقبرہ کہنہ کی کہ باختلاف
روایت سر حبیب ابن مظاہر وہان دفن ہے اور
دعا بہی ان مقامات مین کرے ——

کا ہے جو جبل حرا مین واقع ہے اور یہہ
وہ جگہہ ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
ابتداء نزول وحی مین وہان عبادت کرتے تھے
پس یہان بہی دو رکعت نماز بجالانا خوب ہے

جبل ثور

اور نیز مکہ مین زیارت کرنی اوس غار کی جو
جبل ثور مین واقع ہے اور یہہ وہ غار ہے کہ
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ خوف سے
مشرکین کے وہان پوشیدہ ہوئے چنانچہ ذکر
اوسکا قرآن مین ہے وہان بہی دو رکعت نماز بجالای جائین

مسجد ارقم کی زیارت

مسجد ارقم وہ ایک مکان ہے کہ مسجد اوسمین واقع ہے

یعنی جو شخص مکہ مین حج کے لئے آوے اور
زیارت میری مدینہ مین نکرے پس بتحقیق کہا ویسے نے
مجھپر جفا کی اور جسنے کہ مجھپر جفا کی پس
بتحقیق کہ روز قیامت مین اوسپر جفا کرونگا بنا
اس حدیث کے ترک زیارت آنحضرت کی
البتہ جفا ہے اوس جناب پر پس جبکہ قبل از
حج یا بعد حج کے داخل مدینہ ہو تو بر وقت داخل
ہونیکے یا اوسسے پیشتر ایک غسل مستحب
دخول مدینہ کے لئے کرین اور اسیطرح جبکہ ارادہ
داخل ہونے حرم محترم حضرت رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ کا کیا جائے تو ایک غسل واسطے دخول
مسجد نبی صلعم کے اور ایک غسل واسطے زیارت حضرت
رسول صلعم کے بہ نیت استحباب بجالائین بلکہ پہلے ہی
دخول مدینہ والے غسل کرتے وقت اگر نیت تینون
غسلونکی کرلے تو کفایت کرتا ہے پس بعد غسل کے
جب قصد داخل ہونے حرم اور زیارت حضرت
رسول صلعم کا کیا جائے تو چاہئے کہ باب السلام سے
جیسا کہ متعارف ہے یا باب جبرئیل سے کہ وہ بقیع کی

ختم قرآن در مکۂ معظمہ

منجملہ مستحبات مؤکدہ کے ختم کرنا قرآن مجید کا ہی
مکہ مین حدیث مین وارد ہے کہ جو شخص کہ ختم قرآن
کرے مکہ مین وہ دیکھیگا رسول خدا کو اور دیکھیگا
منزل اپنی بہشت مین (یعنی قبل از موت جبکہ آثار
مرگ اوسپر ظاہر ہونگے)

اعمال زیارت مدینۂ منورہ اور جو کچھہ اوسکی متعلق ہے

جان تو کہ مستحب مؤکد ہے واسطے حاجی کے زیارت
مدینہ طیبہ کی یعنی زیارت کرنا روضۂ حضرت رسولخدا
صلی اللہ علیہ و آلہ کا کہ انحضرت نے فرمایا ہے
مَنْ اَتَی مَکَّۃَ حَاجًّا وَ لَمْ یَزُرْنِی بِالْمَدِیْنَۃِ فَقَدْ
جَفَانِی وَ مَنْ جَفَانِی فَقَدْ جَفَوْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ساعتی هذه الی بیته واستاذن ملآئکتک الموکلین بهذه البقعة المبارکة المطیعة لله السامعة السلام علیکم ایتها الملآئکة الموکلون بهذه المشاهد المبارکة ورحمة الله وبرکاته باذن الله واذن رسوله واذن خلفائه واذنکم صلوات الله علیکم اجمعین

پس بعد اذن کے بسم اللہ کہے اور داخل حرم اقدس ہو اور داخل ہونیمین دہنے پانو کو پہلے رکھے اور بہ آہستگی راہ چلے اور بخضوع وخشوع یہہ کہے

بسم الله وبالله وفی سبیل الله وعلی ملة رسول الله رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا ومن المقربین

اور حرم مین راہ چلنے وقت سو بار الله اکبر کہے پس جانب بالای سر حضرت رسول صلعم کے آوے اور ستون نزدم کے روبرو کہ وہ برابر سر آنحضرت کے ہے رو بقبلہ کہڑا ہو اور نیت کرے اور اسطرح

جانب کھڑا رہتا ہے داخل حرم ہوں اور اولاً دروازہ پہ کھڑی ہوکر اذن دخول اسطرح پڑھیں

اذن دخول حرم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابِ بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِ نَبِیِّكَ وَاٰلِ نَبِیِّكَ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَقَدْ مَنَعْتَ النَّاسَ الدُّخُوْلَ اِلٰی بُیُوْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِ نَبِیِّكَ فَقُلْتَ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُؤْذَنَ لَكُمْ اَللّٰهُمَّ وَاِنِّیْ اَعْتَقِدُ حُرْمَةَ نَبِیِّكَ فِیْ غَیْبَتِهٖ كَمَا اَعْتَقِدُهَا فِیْ حَضْرَتِهٖ وَاَعْلَمُ اَنَّ رُسُلَكَ وَخُلَفَائَكَ اَحْیَاءٌ عِنْدَكَ یُرْزَقُوْنَ یَرَوْنَ مَكَانِیْ فِیْ وَقْتِیْ هٰذَا وَزَمَانِیْ وَیَسْمَعُوْنَ كَلَامِیْ فِیْ وَقْتِیْ هٰذَا وَیَرُدُّوْنَ عَلَیَّ سَلَامِیْ وَاَنَّكَ حَجَبْتَ عَنْ سَمْعِیْ كَلَامَهُمْ وَفَتَحْتَ بَابَ فَهْمِیْ بِلَذِیْذِ مُنَاجَاتِهِمْ فَاِنِّیْ اَسْتَاْذِنُكَ یَا رَبِّ اَوَّلًا وَاَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ثَانِیًا وَاَسْتَاْذِنُ خَلِیْفَتَكَ الْمَفْرُوْضَ عَلَیَّ طَاعَتُهٗ فِی الدُّخُوْلِ فِیْ

أَبِيكَ عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ أُمِّكَ آمِنَةَ
بِنْتِ وَهْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ عَمِّكَ حَمْزَةَ
سَيِّدِ الشُّهَدَاۤءِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ عَمِّكَ وَكَفِيلِكَ
أَبِي طَالِبٍ اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ عَمِّكَ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ
فِي جِنَانِ الْخُلْدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا أَحْمَدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلَى
الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَالسَّابِقُ فِي طَاعَةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَ
نَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ رَبِّكَ
وَصَدَعْتَ بِأَمْرِهِ وَاحْتَمَلْتَ الْأَذَىٰ فِي
جَنْبِهِ وَدَعَوْتَ إِلَىٰ سَبِيلِهِ بِالْحِكْمَةِ وَ
الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ الْجَمِيلَةِ وَأَدَّيْتَ الْحَقَّ الَّذِي
كَانَ عَلَيْكَ وَأَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ
وَغَلُظْتَ عَلَى الْكَافِرِينَ وَعَبَدْتَ مُخْلِصًا
حَتَّىٰ أَتَاكَ الْيَقِينُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَنَفْسِي
وَأَهْلِي وَمَالِي وَوَلَدِي أَنَا أُصَلِّي عَلَيْكَ
كَمَا صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَصَلَّىٰ عَلَيْكَ مَلَاۤئِكَتُهُ
وَأَنْبِيَاۤؤُهُ وَرُسُلُهُ صَلَوٰةً مُتَتَابِعَةً وَافِرَةً

زیارت پڑھے

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ
عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْلَ اللّٰہِ
اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا صَفِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ
یَا رَحْمَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا خِیَرَۃَ اللّٰہِ
اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ
عَلَیْکَ یَا نَجِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا
خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ
الْمُرْسَلِیْنَ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا قَائِمًا
بِالْقِسْطِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا فَاتِحَ الْخَیْرِ اَلسَّلاَمُ
عَلَیْکَ یَا مَعْدِنَ الْوَحْیِ وَالتَّنْزِیْلِ اَلسَّلاَمُ
عَلَیْکَ یَا مُبَلِّغًا عَنِ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ اَیُّهَا
السِّرَاجُ الْمُنِیْرُ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا مُبَشِّرُ
اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا نَذِیْرُ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ
یَا مُنْذِرُ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ الَّذِیْ
یُسْتَضَاءُ بِہٖ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِکَ
الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ الْهَادِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ
اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ وَعَلٰی جَدِّکَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلٰی

مَلٰٓئِکَتِکَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ
وَاَنْبِیَآئِکَ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَ
الْاَرَضِیْنَ وَمَنْ سَبَّحَ لَکَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ
مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ
وَرَسُوْلِکَ وَنَبِیِّکَ وَاَمِیْنِکَ وَنَجِیْبِکَ وَ
حَبِیْبِکَ وَصَفِیِّکَ وَخَاصَّتِکَ وَصَفْوَتِکَ
وَخِیَرَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِهِ الدَّرَجَةَ
وَالْوَسِیْلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا
مَحْمُوْدًا یَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ
جَآؤُکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ
الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِیْمًا وَاِنِّیْ اَتَیْتُ
نَبِیَّکَ مُسْتَغْفِرًا تَآئِبًا مِنْ ذُنُوْبِیْ وَاِنِّیْ اَتَوَجَّهُ
اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَی اللّٰهِ رَبِّیْ
وَرَبِّکَ لِیَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ

۱	زیارت مختصر حضرت پیغمبر صلّی اللہ علیہ وآلہ

سَوَاصِلَةً لَا اِنْقِطَاعَ لَهَا وَلَا اَمَدَ وَلَا اَبَدَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰی اَهْلِبَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ كَمَا اَنْتُمْ اَهْلُهٗ

اور بعد اسکے کہو

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ حَتّٰی اَتٰىكَ الْيَقِيْنُ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَاَدَّيْتَ الَّذِيْ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ وَاَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ وَغَلُظْتَ عَلَی الْكَافِرِيْنَ فَبَلَّغَ اللّٰهُ بِكَ اَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالَةِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِ

مابین قبر آنحضرت اور منبر کے اور یہی جگہہ ہی که آنحضرت فرماتے ہین (مَا بَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ) اور حدّ اوس روضہ کی طول مین حضرت کی قبر شریف سے منبر تک ہے اور عرض مین منبر سے چار ستون تک اور بہتر یہہ ہے کہ بسبب اختلاف روایات کے زیارت جناب مخدومہ عالم کی پانچ جگہہ بجالانی چاہیئے ایک پائین قبر حضرت رسول کے بنابر اوس روایت کے کہ وہ معظمہ اپنے گھر مین دفن ہوئی ہین دوسرے مابین قبر رسول اور منبر کے جیسا کہ ابھی مذکور ہوا تیسرے بقیع مین ائمہ بقیع کے ساتھہ چوتھے اوس قبر کی زیارت کہ جو آگے صندوق ایمہ بقیع کے ہے کہ جسکو بعضی قبر فاطمہ بنت اسد کی کہتے ہین پانچوین بیت الاحزان مین اور چاہیئے کہ زیارت جناب سیدہ کی بعد نیت کے اسطرح پڑہین . . . .

زیارت حضرت فاطمہ علیہا السلام

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْقِيَامَةِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْقِيَامَةِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ
عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَأَدَّيْتَ
الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ أُمَّتَكَ وَجَاهَدْتَ فِيْ
سَبِيْلِ رَبِّكَ حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِيْنُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ
وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِكَ طِبْتَ حَيًّا وَطِبْتَ مَيِّتًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَخِيْكَ وَوَصِيِّكَ وَابْنِ
عَمِّكَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَلَى ابْنَتِكَ سَيِّدَةِ
نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ وَعَلٰى وَلَدَيْكَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
أَفْضَلُ السَّلَامِ وَأَطْيَبُ التَّحِيَّةِ وَأَطْهَرُ الصَّلٰوةِ وَعَلَيْنَا
مِنْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

بیان زیارت سیدہ

پس زیارت حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا
کی حرم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ مین دو
جگہہ بجا لاوین ایک پائین قبر رسول خدا کے اور ایک

يَا قُرَّةَ عَيْنِ الرَّسُوْلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
يَا بَضْعَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ بِنْتَ مُحَمَّدٍ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهُ وَصَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكِ وَعَلٰى
اَبِيْكِ وَبَعْلِكِ وَذُرِّيَّتِكِ الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ

زیارت مختصر حضرت فاطمہ زہرا ؑ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا وَالِدَةَ الْحُجَجِ عَلَى النَّاسِ
اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمَمْنُوْعَةُ
عَنْ حَقِّهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الصِّدِّيْقَةُ
الطَّاهِرَةُ الْمَظْلُوْمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بَضْعَةَ النَّبِيِّ

بعد اسکے کہے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بْنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بْنَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بْنَةَ حَبِيبِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بْنَةَ خَلِيلِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بْنَةَ صَفِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا بْنَةَ اَمِينِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
يَا بْنَةَ خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
يَا بْنَةَ اَفْضَلِ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا بْنَةَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ
اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الصِّدِّيقَةُ
الرَّشِيدَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْفَاضِلَةُ
الزَّكِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْحَوْرَاءُ الْاِنْسِيَّةُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِيمَةُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الطَّاهِرَةُ الْمُطَهَّرَةُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْبَتُولُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ

فِيهَا قَدْ بَلَّغْتَنِيهَا فِي سَلَامَةِ نَفْسِي
فَلَكَ الْحَمْدُ يَا سَيِّدِي عَلَى عَظِيمِ نِعْمَتِكَ
عَلَيَّ فِي ذَلِكَ وَعَلَى مَا رَزَقْتَنِيهِ مِنْ طَاعَتِكَ
وَطَلَبِ مَرْضَاتِكَ وَتَعْظِيمِ حُرْمَةِ نَبِيِّكَ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِزِيَارَةِ قَبْرِهِ وَالتَّسْلِيمِ
عَلَيْهِ وَالتَّرَدُّدِ فِي مَشَاهِدِهِ وَمَوَاقِفِهِ فَلَكَ
الْحَمْدُ يَا مَوْلَايَ حَمْدًا يَنْتَظِمُ بِهِ مَحَامِدُ
حَمَلَةِ عَرْشِكَ وَسُكَّانِ سَمٰوَاتِكَ وَيَقْصُرُ
عَنْهُ حَمْدُ مَنْ مَضَى وَيَفْضُلُ حَمْدَ مَنْ
بَقِيَ مِنْ خَلْقِكَ لَكَ وَلَكَ الْحَمْدُ يَا مَوْلَايَ
حَمْدَ مَنْ عَرَفَ الْحَمْدَ لَكَ وَالتَّوْفِيقَ لِلْحَمْدِ
مِنْكَ حَمْدًا يَمْلَأُ مَا خَلَقْتَ يَبْلُغُ حَيْثُ مَا
أَرَدْتَ وَلَا يَحْجُبُ عَنْكَ وَلَا يَنْقَضِي دُونَكَ
وَيَبْلُغُ أَقْصَى رِضَاكَ وَلَا يَبْلُغُ آخِرَهُ أَوَائِلُ
مَحَامِدِ خَلْقِكَ لَكَ وَلَكَ الْحَمْدُ مَا عُرِفَ
الْحَمْدُ وَاعْتُقِدَ الْحَمْدُ وَجُعِلَ ابْتِدَاءَ
الْكَلَامِ الْحَمْدُ يَا بَاقِيَ الْعِزِّ وَالْعَظَمَةِ وَدَائِمَ
السُّلْطَانِ وَالْقُدْرَةِ وَشَدِيدَ الْبَطْشِ وَالْقُوَّةِ

للّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اَمَتِكَ وَابْنَةِ نَبِيِّكَ
زَوْجَةِ وَصِيِّ نَبِيِّكَ صَلٰوةً تُزْلِفُهَا فَوْقَ
زُلْفٰی عِبَادِكَ الْمُكْرَمِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِيْنَ

پس چار رکعت نماز زیارت بجا لاوین دو رکعت
واسطے زیارت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
کے اور دو رکعت زیارت جناب سیدہ کی اور
جو حاجت رکھتے ہون خدا سے طلب کرین —
پس مقام جبرئیل پہ کہ تحت ناودان ہی جای اور یہہ دعا پڑھے

اَیْ جَوَادُ اَیْ کَرِیْمُ اَیْ بَعِیْدُ اَسْئَلُكَ
اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَنْ
تَرُدَّ عَلَیَّ نِعْمَتَكَ

بعد اسکے درمیان منبر اور قبر رسول خدا
کے آنا چاہیئے کہ وہ ایک باغ ہے باغہای بہشت
سے اور اوس جگہہ دعا کرین اور حاجتین
اپنی خداوند تعالی سے طلب کیجائین اور کہین —

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ جَنَّتِكَ
وَشُعْبَةٌ مِنْ شِعَابِ رَحْمَتِكَ الَّذِیْ ذَكَرَهَا
رَسُوْلُكَ وَاَبَانَ عَنْ فَضْلِهَا وَشَرَفِ التَّعَبُّدِ لَكَ

قربہم رسولك درجاتہم وتمم بلقائہ
سرورہم وفرّ بمكانہ انسہم ۝
اور مستحب ہے نمازین بہت سے روضہ اور
مسجد مین بجالانی پس بعد نماز اور دعا کے نزدیک
منبر کے جاکے ہاتہہ اوسپر ملین اور دو گوشون
پائین منبر شریف کو ہاتہہ مار کر اپنی آنکہون سے ملین
کہ باعث انکہونکی شفا کا ہے اور حمد وثناء الہی منبر
کے نزدیک بجالائین اور حاجتین اپنی خدا سے مانگین
پس آوین نزدیک ستون ابی لبابہ کے کہ مشہور
ہے بہ ستون توبہ اور وہان دو رکعت نماز
بجالائین اور کہین — اللّٰهُمَّ لَا تُهِنِّي بِالْفَقْرِ
وَلَا تُذِلَّنِي بِالدَّيْنِ وَلَا تَرُدَّنِي إِلَى الْهَلَكَةِ
وَاعْصِمْنِي كَيْ أَعْتَصِمَ وَأَصْلِحْنِي كَيْ أَنْصَلِحَ
وَاهْدِنِي كَيْ أَهْتَدِيَ وَأَعِنِّي عَلَى اجْتِهَادِ
نَفْسِي وَلَا تُعَذِّبْنِي بِسُوْءِ ظَنِّي وَلَا تُهْلِكْنِي
وَأَنْتَ رَجَائِي وَأَنْتَ أَهْلُ أَنْ تُحْسِنَ وَقَدْ
أَسَأْتُ وَأَنْتَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ
فَوَفِّقْنِي لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى وَيَسِّرْ لِيَ الْيَسِيرَ

وَنَافِذَ الأَمْرِ وَالإِرَادَةِ وَوَاسِعَ الرَّحْمَةِ
وَالْمَغْفِرَةِ وَرَبَّ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ كَمْ
مِنْ نِعْمَةٍ لَكَ عَلَيَّ يَقْصُرُ عَنْ أَيْسَرِهَا
حَمْدِي وَلاَ يَبْلُغُ أَدْنَاهَا شُكْرِي وَ
كَمْ مِنْ صَنَائِعَ مِنْكَ إِلَيَّ لاَ يُحِيطُ بِكَثِيرِهَا
وَهْمِي وَلاَ يُقَيِّدُهَا فِكْرِي اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى نَبِيِّكَ الْمُصْطَفَى بَيْنَ الْبَرِيَّةِ طِفْلاً وَ
خَيْرِهَا شَابًّا وَكَهْلاً أَطْهَرِ الْمُطَهَّرِينَ
شِيمَةً وَأَجْوَدِ الْمُسْتَمْطَرِينَ دِيمَةً وَأَعْظَمِ
الْخَلْقِ جُرْثُومَةً الَّذِي أَوْضَحْتَ بِهِ الدَّلاَلاَتِ
وَأَقَمْتَ بِهِ الرِّسَالاَتِ وَخَتَمْتَ بِهِ
النُّبُوَّاتِ وَفَتَحْتَ بِهِ الْخَيْرَاتِ وَأَظْهَرْتَهُ مُظْهَرًا
وَابْتَعَثْتَهُ نَبِيًّا وَهَادِيًا أَمِينًا مُهَذَّبًا
وَدَاعِيًا إِلَيْكَ وَدَالاًّ عَلَيْكَ وَحُجَّةً بَيْنَ
يَدَيْكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمَعْصُومِينَ مِنْ
عِتْرَتِهِ وَالطَّيِّبِينَ مِنْ أُسْرَتِهِ وَشَرِّفْ
لَدَيْكَ مَنَازِلَهُمْ وَعَظِّمْ عِنْدَكَ مَرَاتِبَهُمْ
وَاجْعَلْ لِي فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى مَجَالِسَهُمْ وَارْفَعْ إِلَى

آداب زیارت ایمۂ بقیع

...ر جان تو کہ جب ارادہ زیارت ایمۂ بقیع کا
...ے اور داخل بقیع ہو تو چاہئیے کہ دروازہ حجرہ
...بارک پہ کھڑا ہو اور اس طرح اذن دخول پڑھے
...ا مَوَالِیَّ یَا اَبْنَاءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَبْدُکُمْ
...بْنُ اَمَتِکُمُ الذَّلِیْلُ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَ
...مُضْعِفُ فِیْ عُلُوِّ قَدْرِکُمْ وَالْمُعْتَرِفُ
...ِقِّکُمْ جَآءَکُمْ مُسْتَجِیْرًا بِکُمْ قَاصِدًا
...حَرَمِکُمْ مُتَقَرِّبًا اِلٰی مَقَامِکُمْ مُتَوَسِّلًا
...اللّٰہِ تَعَالٰی بِکُمْ ءَ اَدْخُلُ یَا مَوَالِیَّ ءَ اَدْخُلُ
...ا اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ ءَ اَدْخُلُ یَا مَلٰٓئِکَۃَ اللّٰہِ الْمُحْدِقِیْنَ
...ذَا الْحَرَمِ الْمُقِیْمِیْنَ بِهٰذَا الْمَشْهَدِ ۵
...س خشوع اور رقت کے ساتھ داخل ہو
...ر پاؤں راستکو مقدم رکھے اور کہے
...سْمِ اللّٰہِ بعد اسکے کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا

اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ وَبِالطَّاعَۃِ
عَنِ الْمَعَاصِیْ وَبِالْغِنٰی عَنِ الْفَقْرِ وَبِالْجَنَّۃِ
عَنِ النَّارِ وَبِالْاَبْرَارِ عَنِ الْفُجَّارِ یَامَنْ لَیْسَ
کَمِثْلِہٖ شَیْئٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ

اور جو حاجت رکھتا ہو وہ طلب کرے کہ انشاء اللہ تعالیٰ
برآویگی۔ اور وجہ اشتہار اس استوانہ یعنی ستونکی
بہ استوانہ ابی لبابہ و استوانہ توبہ تحفۃ الزائر
وغیرہ کتب مین مذکور ہے مجملاً یہہ ہی کہ ابولبابہ نے بجہت
نافرمانی جناب پیغمبر خدا صلعم کے کہ اوسکو ہمراہ
اپنے جہاد مین لئے جاتے تہے اور وہ نہ گیا
اسپہ نادم ہوکر سات روز تک بی آب و طعام
اپنے تئین اوس ستونمین مضبوط باندہا اور خداوند
عالم سے توبہ کی خدا نے توبہ اوسکی قبول کی
اور اوس ستون پر استوانہ ابی لبابہ
لکہا ہے اور اسیطرح مابین منبر اور
قبر رسول خدا صلعم کے رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ
الْجِنَانِ لکہا ہے تاکہ حجاج و زوار کو
معرفت حاصل ہو ——

إِلَى اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُسْتَقِرِّينَ فِي مَرْضَاةِ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْمُخْلِصِينَ فِي طَاعَةِ اللهِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْأَدِلَّاءِ عَلَى اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَى الَّذِينَ مَنْ
وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَى اللهَ وَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ
عَادَى اللهَ وَمَنْ عَرَفَهُمْ فَقَدْ عَرَفَ اللهَ
وَمَنْ جَهِلَهُمْ فَقَدْ جَهِلَ اللهَ وَمَنِ اعْتَصَمَ
بِهِمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللهِ وَمَنْ تَخَلَّى مِنْهُمْ
فَقَدْ تَخَلَّى مِنَ اللهِ أُشْهِدُ اللهَ أَنِّي سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ
وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ
وَعَلَانِيَتِكُمْ مُفَوِّضٌ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ إِلَيْكُمْ
لَعَنَ اللهُ عَدُوَّ آلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ
وَأَبْرَءُ إِلَى اللهِ مِنْهُمْ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

زیارت جامعہ طویلہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَيْتِ ...

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً
وَاَصِيْلًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الْمَاجِدِ
الْمُتَفَضِّلِ الْحَنَّانِ الَّذِىْ مَنَّ بِطَوْلِهٖ وَسَهَّلَ لِىْ
زِيَارَةَ سَادَتِىْ بِاِحْسَانِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ عَنْ
زِيَارَتِهِمْ مَمْنُوْعًا بَلْ تَطَوَّلَ وَمَنَحَ ٥

پس نزدیک قبور ائمہ بقیعؑ کے جائے اور
پشت بہ قبلہ اور مُنہ طرف قبر اونکے کھڑا ہو
اور نیّت کرکے اس طرح زیارت پڑھے

زیارت ائمہ بقیع جامعہ

اَلسَّلَامُ عَلٰى اَوْلِيَاۤءِ اللّٰهِ وَاَصْفِيَاۤئِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰى اُمَنَاۤءِ اللّٰهِ وَاَحِبَّاۤئِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْصَارِ اللّٰهِ وَخُلَفَاۤئِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰى مَحَالِّ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلٰى مَسَاكِنِ ذِكْرِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى
مَظَاهِرِ اَمْرِ اللّٰهِ وَنَهْيِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَى الدُّعَاةِ

بِذُنُوبِنَا إِذَا خْتَارَكُمْ لَنَا وَطَيِّبَ خُلُقِنَا
بِكُمْ وَبِمَا مَنَّ بِهِ عَلَيْنَا مِنْ وَلَايَتِكُمْ
وَكُنَّا عِنْدَهُ مُسَلِّمِينَ لِفَضْلِكُمْ مُعْتَرِفِينَ
بِتَصْدِيقِنَا إِيَّاكُمْ وَهٰذَا مَقَامُ مَنْ أَسْرَفَ
وَأَخْطَأَ وَاسْتَكَانَ وَأَقَرَّ بِمَا جَنٰى وَرَجَا
بِمَقَامِهِ الْخَلَاصَ وَأَنْ يَسْتَنْقِذَ بِكُمُ الْهَلْكٰى
مِنَ الرَّدٰى تَكُونُوا لِي شُفَعَاءَ فَقَدْ وَفَدْتُ
إِلَيْكُمْ إِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ أَهْلُ الدُّنْيَا
وَاتَّخَذُوا آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا
يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُو وَدَائِمٌ لَا يَلْهُو
وَمُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ لَكَ الْمَنُّ بِمَا وَفَّقْتَنِي
وَعَرَّفْتَنِي بِمَا أَقَمْتَنِي عَلَيْهِ إِذْ صَدَّ
عَنْهُ عِبَادُكَ وَجَهِلُوا مَعْرِفَتَهُ وَاسْتَخَفُّوا
بِحَقِّهِ وَمَالُوا إِلٰى سِوَاهُ فَكَانَتِ الْمِنَّةُ مِنْكَ
عَلَيَّ مَعَ أَقْوَامٍ خَصَصْتَهُمْ بِمَا خَصَصْتَنِي
بِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ إِذْ كُنْتُ عِنْدَكَ
فِي مَقَامِي هٰذَا مَذْكُورًا مَكْتُوبًا وَلَا تَحْرِمْنِي
مَا رَجَوْتُ وَلَا تُخَيِّبْنِي فِيمَا دَعَوْتُ ٥

الحجة على أهل الدنيا السلام عليكم أيها
القوام في البرية بالقسط السلام عليكم
أهل الصفوة السلام عليكم آل رسول الله
السلام عليكم أهل النجوى أشهد أنكم
قد بلغتم ونصحتم وصبرتم في ذات الله
وكذبتم وأسيء إليكم فعفوتم وأشهد
أنكم الأئمة الراشدون المهديون
وأن طاعتكم مفروضة وأن قولكم
الصدق وأنكم دعوتم فلم تجابوا و
أمرتم فلم تطاعوا وأنكم دعائم الدين
وأركان الأرض لم تزالوا بعين الله
ينسخكم من أصلاب كل مطهر و
ينقلكم من أرحام المطهرات لم تدنسكم
الجاهلية الجهلاء ولم تشرك فيكم فتن
الأهواء طبتم وطاب منبتكم من بكم
علينا ديان الدين فجعلكم في بيوت أذن الله
أن ترفع ويذكر فيها اسمه وجعل
صلواتنا عليكم رحمة لنا وكفارة

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّيِّدُ الزَّكِيُّ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَرُّ التَّقِيُّ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْقَائِمُ الْاَمِيْنُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَالِمُ بِالتَّنْزِيْلِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَالِمُ بِالتَّاْوِيْلِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْهَادِي الْمَهْدِيُّ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَاهِرُ الْخَفِيُّ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الطَّاهِرُ الزَّكِيُّ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ الصِّدِّيْقُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْحَقُّ الْحَقِيْقُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ
ابْنِ عَلِيٍّ وَّرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

زیارت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُتَهَجِّدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

پس آٹھ رکعت نماز زیارت ہر ایک امام کی دو دو رکعت کر کے بجالا اور دعا کر جو کچھ چاہے اور اگر چاہے کہ ہر ایک امام کے لئے علٰحدہ علٰحدہ زیارت پڑھے تو اس طور سے .....

زیارت حضرت امام حسن علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ فَاطِمَۃَ الزَّہْرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْنَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَحَجَّۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صِرَاطَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا لِسَانَ حِکْمَۃِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَاصِرَ دِیْنِ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الصَّابِرُ الْحَكِيْمُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَئِيْسَ الْبَكَّائِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِصْبَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ
اَشْهَدُ اَنَّكَ حُجَّةُ اللّٰهِ وَابْنُ حُجَّتِهٖ
وَاَبُوْ حُجَجِهٖ وَابْنُ اَمِيْنِهٖ وَاَبُوْ اُمَنَائِهٖ
وَاَنَّكَ نَاصَحْتَ فِيْ عِبَادَةِ رَبِّكَ وَسَارَعْتَ
فِيْ مَرْضَاتِهٖ وَخَيَّبْتَ اَعْدَائَهٗ وَسَرَرْتَ
اَوْلِيَائَهٗ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ عَبَدْتَ اللّٰهَ حَقَّ
عِبَادَتِهٖ وَاتَّقَيْتَهٗ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَاَطَعْتَهٗ
حَقَّ طَاعَتِهٖ حَتّٰى اَتٰىكَ الْيَقِيْنُ فَعَلَيْكَ
يَا مَوْلَايَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ
التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

زیارت حضرت امام محمد باقر ع

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَاقِرُ لِعِلْمِ اللّٰهِ

يا إمام المتقين السلام عليك يا مدرة
الصالحين السلام عليك يا ولي الصالحين
السلام عليك يا قرة عين الناظرين
العارفين السلام عليك يا خلف السابقين
السلام عليك يا وصي الوصيين
السلام عليك يا خازن وصايا المرسلين
السلام عليك يا ضوء المستوحشين
السلام عليك يا نور المجتهدين
السلام عليك يا سراج المرتاضين
السلام عليك يا ذخر المتعبدين
السلام عليك يا مصباح العالمين
السلام عليك يا سفينة العلم
السلام عليك يا سكينة الحلم
السلام عليك يا ميزان القصاص
السلام عليك يا سفينة الخلاص
السلام عليك يا بحر الندى
السلام عليك يا بدر الدجى
السلام عليك أيها الأواه الحليم

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الشَّفِيْقُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْقَصْرُ الْمَشِيْدُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ اَجْمَعِيْنَ
اَشْهَدُ يَا مَوْلَايَ اَنَّكَ قَدْ صَدَعْتَ الْحَقَّ
صَدْعًا وَبَقَرْتَ الْعِلْمَ بَقْرًا وَنَشَرْتَهُ نَشْرًا
لَمْ تَأْخُذْكَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ وَكُنْتَ
لِدِيْنِ اللّٰهِ مُكَاتِمٍ وَقَضَيْتَ مَا كَانَ عَلَيْكَ
وَاَخْرَجْتَ اَوْلِيَائَكَ مِنْ وِلَايَةِ غَيْرِ اللّٰهِ اِلٰى
وِلَايَةِ اللّٰهِ وَاَمَرْتَ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَنَهَيْتَ عَنْ
مَعْصِيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى قَبَضَكَ اللّٰهُ اِلٰى رِضْوَانِهٖ
وَذَهَبَ بِكَ اِلٰى دَارِ كَرَامَتِهٖ وَاِلٰى مَسَاكِنِ
اَصْفِيَائِهٖ وَمُجَاوَرَةِ اَوْلِيَائِهٖ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

زیارت جناب امام جعفر صادق ع

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الصَّادِقُ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْفَاحِصُ عَنْ دِينِ اللهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُبِينُ لِحُكْمِ اللهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْقَائِمُ بِقِسْطِ اللهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّاصِحُ لِعِبَادِ اللهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الدَّاعِي إِلَى اللهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الدَّلِيلُ عَلَى اللهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْحَبْلُ الْمَتِينُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْفَضْلُ الْمُبِينُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النُّورُ السَّاطِعُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَدْرُ اللَّامِعُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْحَقُّ الْأَبْلَجُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السِّرَاجُ الْأَسْرَجُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّجْمُ الْأَزْهَرُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْكَوْكَبُ الْأَبْهَرُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُنَزَّهُ عَنِ الْمُعْضِلَاتِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمَعْصُومُ مِنَ الزَّلَّاتِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الزَّكِيُّ فِي الْحَسَبِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الرَّفِيعُ فِي النَّسَبِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُسْلِمِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَهْفَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا هَادِيَ الْمُضِلِّيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَكَنَ الطَّاعِنِيْنَ
اَشْهَدُ يَا مَوْلَايَ اَنَّكَ عَلَمُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ
الْوُثْقٰى وَشَمْسُ الضُّحٰى وَبَحْرُ النَّدٰى وَكَهْفُ
الْوَرٰى وَالْمَثَلُ الْاَعْلٰى وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رُوْحِكَ
وَبَدَنِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْعَبَّاسِ
عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

پھر پس زیارت حضرت فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کی
نزدیک ایمہ بقیع کے وہ قبر کے سامنے مدفون حضرت
ایمہ بقیع کے ہے پڑھے جیسا کہ مذکور ہوا اور بعد
اسکے دو رکعت نماز زیارت جناب سیدہ کی بجا لاوے
اور دعا کرے کہ انشاء اللہ تعالیٰ مستجاب ہے —
پس بیت الاحزان میں جاوے اور وہاں بھی زیارت حضرت
فاطمہ زہرا ع اور دو رکعت نماز بجالاوے — اور بعد
اسکے زیارت کرے قبر ابراہیم فرزند رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ کی بقیع میں اور نیز قبر عبداللہ بن جعفر

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوَصِيُّ النَّاطِقُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْفَائِقُ الرَّائِقُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السَّنَامُ الْأَعْظَمُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الصِّرَاطُ الْأَقْوَمُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِصْبَاحَ الظُّلُمَاتِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَافِعَ الْمُعْضَلَاتِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِفْتَاحَ الْخَيْرَاتِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْدِنَ الْبَرَكَاتِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْحُجَجِ وَالدَّلَالَاتِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْبَرَاهِينِ الْوَاضِحَاتِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ دِينِ اللهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاشِرَ حُكْمِ اللهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاصِلَ الْخِطَابَاتِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمِيدَ الصَّادِقِينَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا لِسَانَ النَّاطِقِينَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلَفَ السَّابِقِينَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَعِيمَ الصَّالِحِينَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَقِيقاً بِالْفَخْرِ وَالْافْتِخَارِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ
وَعَمَّ الْوَصِيِّ الْكَرَّارِ وَوَالِدَ الْاَئِمَّةِ الْاَطْهَارِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَضَاءَ بِنُورِ جَبِينِهِ
عِنْدَ وِلَادَتِهِ اَطْرَافُ السَّمَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا يُوسُفَ آلِ عَبْدِ مَنَافٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا رَجَاءَ مَنْ رَجَاهُ وَمَامَنَ مَنْ خَافَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مَنْ سَلَكَ مَسْلَكَ جَدِّهِ اِسْمٰعِيلَ
فَاَسْلَمَ لِاَبِيهِ لِيَذْبَحَهُ ذَبْحَ الْخَلِيلِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ فَدَاهُ اللّٰهُ بِمَا فَدَاهُ
وَتَقَبَّلَهُ فَاَعْطَاهُ اُمَّهُ وَاَبَاهُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا حَامِلَ نُورِ النُّبُوَّةِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا جَامِعَ شَمْلِ الْفُتُوَّةِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا اَشْرَفَ النَّاسِ فِي الْاُبُوَّةِ وَالْبُنُوَّةِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ بُشِّرَ بِمُحَمَّدٍ
بِالْبِشَارَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ نُودِيَ
بِشُرْبِ الْمَاءِ وَهُوَ عَطْشَانُ بِالْعَرَفَاتِ
كَاَنَّ الْمَاءُ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ

اور عقیل کی کہ یہہ دونو ایک قبہ مین ہین اور فاطمہ بنت
اسد اور قبور سائر صحابہ وتابعین اور اقرباء پیغمبر
خدا کی کہ اوس مکان شریف مین مدفون ہین اور
نیز زیارت کر قبر حضرت عبد اللہ والد حضرت پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ کی کہ بنا بر مشہور کے قبر شریف
اونکی مدینہ مین ہے اور یہہ زیارت پڑھے

زیارت حضرت عبد اللہ پدر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْمَجْدِ الْاَصِیْلِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ فَرْعِ دَوْحَۃِ الْخَلِیْلِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ خَصَّہُ اللّٰہُ الْجَلِیْلُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ الذَّبِیْحِ اِسْمٰعِیْلَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سُلَالَۃَ الْاَبْرَارِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَمَرَ الْاَقْمَارِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَجْمَ الظَّلَامِ
شَمْسَ النَّهَارِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ الْاَنْوَارِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا سَيِّدَ الشُّهَدَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ
الشُّهَدَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَسَدَ اللّٰهِ وَ
اَسَدَ رَسُوْلِهٖ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ جَاهَدْتَ
فِي اللّٰهِ وَجُدْتَ بِنَفْسِكَ وَنَصَحْتَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ
كُنْتَ فِيْمَا عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ رَاغِبًا بِاَبِيْ اَنْتَ
وَاُمِّيْ اَتَيْتُكَ مُتَقَرِّبًا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِزِيَارَتِكَ
وَمُتَقَرِّبًا اِلٰى رَسُوْلِهٖ بِذٰلِكَ رَاغِبًا اِلَيْكَ
فِي الشَّفَاعَةِ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ خَلَاصَ نَفْسِيْ مِنْ ذُنُوْبِيَ الَّتِيْ
اِحْتَطَبْتُهَا عَلٰى ظَهْرِيْ فَزِعًا اِلَيْكَ رَجَاءَ رَحْمَةِ
رَبِّيْ اَتَيْتُكَ اَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى مَوْلَايَ
وَاَتَقَرَّبُ بِنَبِيِّهٖ اِلَيْهِ لِيَقْضِيَ بِكَ حَوَائِجِيْ
وَاَتَيْتُ لِمَا اَسْخَطَ رَبِّيْ وَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا
اَفْزَعُ اِلَيْهِ خَيْرًا لِيْ مِنْكُمْ اَهْلَ بَيْتِ
الرَّحْمَةِ فَكُنْ لِيْ شَفِيْعًا يَوْمَ حَاجَتِيْ
وَفَقْرِيْ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ
رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

وَاَطْیَبَ مِنَ الْمِسْكِ فَشَرِبَ شَرَبَاتِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا مَنْ اَخْلَصَ الْعُبُوْدِیَّةَ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا مَنْ سُمِّیَ عَبْدَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا وَالِدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا اَبَا الطَّاهِرِیْنَ بَعْدَ الطَّاهِرِیْنَ
وَابْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور نیز جملہ مستحبات مؤکدہ سے ہے زیارت حمزہ
سید الشہدا کی مقام اُحُد مین پس چاہئے کہ واسطے
زیارت حضرت حمزہ وسائر شہداء اُحُد کے جائے
اور ابتدا کرے اُحُد مین اوس مسجد سے کہ نزدیک
سنگلاخ کے یعنی پائین سنگستان مین ہے اور اسمین
دو رکعت نماز بجالاوے بعد اوسکی جاے نزدیک
قبر حمزہ کے اور زیارت اونحضرت کی بعد
نیت کے اسطرح پڑھے

زیارت حضرت حمزہ و شہداء اُحُد

وَاِنَّا بِکُمۡ لَاحِقُوۡنَ پس کہے اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَی الدَّارِ پس اگر ہو سکے تو کوئی سورہ قرآن کا اوس جگہہ تلاوت کری اور مناسب ہے کہ ثواب اوسکا ارواح شہدا کو ہدیہ کرے اور جو دعا چاہے وہ کری کہ انشاء اللہ تعالی مقبول ہے —

اعمال مسجد قُبا وغیرہ

مجملہ اعمال مدینہ منورہ کے بجالانا نماز و دعا کا ہے مسجد قُبا مین اور یہہ اول مسجد ہے کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی بعد ہجرت مکہ کے اسی مسجد مین نماز پڑھی ہے اور ہر شخص کیلئے بجالانا دو رکعت نماز کا مسجد قُبا مین ثواب ایک عمرہ کا رکھتا ہی اور یہہ مسجد تخمیناً بفاصلہ دو میل طرف جنوب مدینہ کی واقع ہے اور خانہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام بہی اوسی جگہہ پشت مسجد قُبا مین واقع ہی اور مشربہ یعنی غرفہ مادر ابراہیم فرزند رسولخدا کا بہی قریب مسجد قُبا کے ہی اور وہ مسکن اور محل نماز جناب رسولخدا ہے اور مسجد فضیخ مسجد قُبا کی سمت شرقی مین واقع ہے اور بروایت حضرت

زیارت حضرت حمزہ رض

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ خَیْرَ الشُّھَدَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَسَدَ اللّٰہِ وَاَسَدَ رَسُوْلِہٖ اَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ جَاھَدْتَ فِی اللّٰہِ وَنَصَحْتَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ وَجُدْتَ بِنَفْسِکَ وَطَلَبْتَ مَا عِنْدَ اللّٰہِ وَرَغِبْتَ فِیْمَا وَعَدَکَ اللّٰہُ

پس دو رکعت نماز بجالائے اور ثواب اوسکا اوںحضرت کو ہدیہ کرے بعد اوسکے متوجہ قبور شہداء احدؓ کے ہوے اور نزدیک اونکی قبر کے کھڑا ہو کر اسطرح سے زیارت بجالائے ....

زیارت شہداء احدؓ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الدِّیَارِ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ

امیر المؤمنین علیہ السلام اور مسجد سلمان رضی اللہ عنہ ہین پس انمناسب
مسجدو نمین نماز پڑھنی مناسب ہی اور حتی الامکان ترک نماز
نکرنی چاہئی اور سنت ہے کہ مسجد احزاب یعنی مسجد فتح مین یہہ دعا پڑہے
یَا صَرِیْخَ الْمَکْرُوْبِیْنَ وَیَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ اکْشِفْ
غَمِّیْ وَهَمِّیْ وَکَرْبِیْ کَمَا کَشَفْتَ عَنْ نَبِیِّكَ هَمَّهُ وَغَمَّهُ
وَکُرْبَهُ وَکَفَیْتَهُ هَوْلَ عَدُوِّهِ فِیْ هٰذَا الْمَکَانِ
اور بعض روایت مین ترتیب کی بابت اسطرح تصریح وارد ہی
کہ ابتدا کرے مسجد قبا سے بعد ازآن غرفہ مادر ابراہیم بعد ازآن
مسجد فضیخ بعد اسکے اُحد اور اُحد مین ابتدا کرے اوس مسجد سے
کہ نزدیک سنگلاخ کے ہی جیسا کہ پہلے مذکور ہوا بعد اسکے قبر
حمزہ بعد ازان قبور شہداء اُحد بعد اسکے وہ مسجد کہ مکان
وسیع مین ہی بعد اسکے شہدا کی قبرونکی پاس نماز بعد اسکے مسجد احزاب

تین روز رکہنی مدینہ مین

منجملہ اعمال مستحبہ مؤکدہ کے ہی تین روزی رکہنی مدینہ طیبہ مین واسطی
طلب حاجات کے خواہ قصد اقامت عشرہ یعنی دس روز وہان ٹہرنیکا

صادق علیہ السلام ایک درخت کہجور کا مسمیٰ بہ فضیح اوسمین تہنا لہذا نام اوسکا مسجد فضیح ہوگیا اور رد شمس واسطے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے اسی جگہہ ہوا ہی پس چاہیئے کہ اول نماز مسجد قبا مین اور پہر نماز و زیارت خانۂ امیر المؤمنین علیہ السلام مین بجالاوین بعد اُسکے مشربہ مادر ابراہیم مین جاکر وہان بہی نماز بجالائین بعد ازان مسجد فضیح مین جاکے دو رکعت نماز اور دعا وہان بجالانی چاہیئے اور کہتی ہین کہ اکثر اہل قبا شیعہ مذہب ہین مگر نادار اور مفلوک الحال پس خیرات و مبرات اونکو کرنا البتہ بہت ثواب کچہہ رکہتا ہے ......

مسجد ذو قبلتین وغیرہ

ورنسیر منجملہ اعمال مدینہ کے نماز پڑہنی مسجد قبلتین اور مسجد امیر المؤمنین اور مسجد سلمان رضی اللہ عنہ اور مسجد احزاب ہین کہ اوسکو مسجد فتح بہی کہتے ہین اور یہہ مسجد اُحُد کی طرف واقع ہے بایمعنی کہ جب مدینہ سے اُحُد کی طرف جائین تو یہہ مسجد جانب جپ پڑتی ہی اور مسجد احزاب قطعۂ کوہ سلع پر واقع ہے کہ دو سیڑہی چڑہکر اوسپر جا پہونچتی ہین اور اوسکی قبلہ کی جانب نیچی کی طرف مسجد

اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ فِیْ قَضَآءِ حَوَائِجِیْ صَغِیْرِھَا وَکَبِیْرِھَا

غسل وداع از مدینہ

اور مستحب ہے کہ جب مدینہ منورہ سے ارادہ لوٹنے کا کرے تو غسل کرے بعد اسکے مشرف ہو کے زیارت روضہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے اور زیارت وداع پڑھے

زیارت وداع پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْبَشِیْرُ النَّذِیْرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا السِّرَاجُ الْمُنِیْرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا السَّفِیْرُ بَیْنَ اللّٰہِ وَبَیْنَ خَلْقِہٖ اَشْھَدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَّکَ کُنْتَ نُوْرًا فِی الْاَصْلَابِ الشَّامِخَۃِ وَالْاَرْحَامِ الْمُطَھَّرَۃِ لَمْ تُنَجِّسْکَ الْجَاھِلِیَّۃُ بِاَنْجَاسِھَا وَلَمْ تُلْبِسْکَ مِنْ مُدْلَھِمَّاتِ ثِیَابِھَا وَاَشْھَدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنِّیْ مُؤْمِنٌ بِکَ وَبِالْاَئِمَّۃِ مِنْ اَھْلِ بَیْتِکَ اَعْلَامِ الْھُدٰی وَالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی وَالْحُجَّۃِ عَلٰی اَھْلِ الدُّنْیَا اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْہُ

ارادہ رکھتا ہو یا نہو ہر چند کہ روزہ مسافر کے حق مین جائز نہین لیکن یہہ
تین روزی مسافر کے لئے مستثنی ہین اور وہ روزہ روز چارشنبہ و پنجشنبہ
اور جمعہ کا ہی پس چاہیئے کہ ان تین دنونمین روزی رکھی اور مسجد نبیؐ مین اعتکاف
کرے اور بہت سی نمازین اوسمین پڑہی اور شب چارشنبہ نزدیک ستون
ابی لبابہ کے کہ وہ ستون توبہ ہی نماز پڑہی اور چارشنبہ کے روز اوسی
ستون کے نزدیک بیٹھی اور پنجشنبہ کی راتکو اوس ستونکی نزدیک جو
ستون ابولبابہ کے آگے ہی بیٹھے کہ جناب رسولخداؐ اوس رات اور
اوسکی صبح یعنی روز پنجشنبہ اوس مقام مین ٹہری ہین بعد اوسکے آوی
نزدیک اوس ستون کے جو آگے مقام پیغمبرؐ کے ہی پس شب جمعہ
اور روز جمعہ اوسکے نزدیک نماز پڑہتا ہی اور حتی الامکان ان دنونمین
امور دنیا سی کچھہ کلام نکرے مگر بقدر ضرورت اور مسجد سے باہر بہی
نجاوے مگر کسی کام ضروری کیلئے اور رات اور دن مین سوئی بہی نہین
مگر اسقدر نیند کرنا کہ دفع ضرر بدن اوسکے سی کرے یعنی سونا کم
رات و دنمین مضایقہ نہین رکہتا اور بروز جمعہ حمد و ثناء الٰہی
بجالاوی اور صلوات محمدؐ و آل محمدؐ پر بہیجی اور خدا سے اپنی
حاجتونکو طلب کرے اور جملہ دعاؤنمین اپنی کہے
اَللّٰھُمَّ مَا کَانَتْ لِیْ اِلَیْکَ مِنْ حَاجَۃٍ شَرَعْتُ اَنَا فِیْ طَلَبِھَا
وَالْتِمَاسِھَا اَوْ لَمْ اَشْرَعْ سَأَلْتُکَھَا اَوْ لَمْ اَسْأَلْکَھَا فَاِنِّیْ اَتَوَجَّہُ

اَقْرَءُ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالرَّسُوْلِ وَبِمَا جِئْتُمْ بِہٖ وَ دَلَلْتُمْ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ فَاکْتُبْنَا مَعَ الشَّاھِدِیْنَ ۞ ......

پس دعائین بہت سے کری اور خدا سی سوال کر کہ پہر بہی تجہی انکی زیارت نصیب کری اور تیری یہہ زیارت آخر نہو دیگر منجملہ اعمال کے بجا لانا زیارت حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کا مدینہ کی راہ مین جبکہ قافلہ حجاج کا اوس راہ سی ہو کر جاے یا آوی پس حجاج کو چاہئے کہ تا امکان اس زیارت سے بہی مشرف ہون ـــــ

زیارت مسجد غدیر خم

بہ مدینہ منورہ مکی راہ مین جحفہ کی نزدیک منزل رابق سی بفاصلہ چند فرسخ کے یعنی ایک چہوٹی منزل ہی ہر چند کہ فی زمانہ قافلہ اوس راہ سے نہین آتا جاتا تاہم حجاج مؤمنین کو چاہئے کہ باہم سب خواہ مدینہ کے جاتے وقت یا مدینہ سی لوٹتے مین جمالونکو کچہہ دے دلا کر راضی کرین اور غدیر خم مین جا کر اوس مسجد کی زیارت کرین اور دعا و نماز وہان بجا لاوین اور زیارت حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی پڑہین کہ یہہ وہ

آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَةِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِنْ تَوَفَّيْتَنِي فَاِنِّيْ اَشْهَدُ
فِيْ مَمَاتِيْ عَلٰى مَا اَشْهَدُ عَلَيْهِ فِيْ حَيَاتِيْ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنَّ الْاَئِمَّةَ
مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَوْلِيَائُكَ وَاَنْصَارُكَ وَحُجَجُكَ عَلٰى خَلْقِكَ وَخُلَفَائُكَ
فِيْ عِبَادِكَ وَاَعْلَامُكَ فِيْ بِلَادِكَ وَخُزَّانُ عِلْمِكَ وَحَفَظَةُ
سِرِّكَ وَتَرَاجِمَةُ وَحْيِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْ
رُوْحَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ فِيْ سَاعَتِيْ وَفِيْ كُلِّ سَاعَةٍ تَحِيَّةً وَ
سَلَامًا وَسَلَامٌ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ لَا جَعَلَهُ اللّٰهُ
آخِرَ تَسْلِيْمِيْ عَلَيْكَ بعد اسکے نماز زیارت آنحضرت کی اور
دعا واسطے طلب حاجات اپنی کے خداوند سے کرے
اور اسیطرح بقیع مین زیارت ایمہ بقیع سے مشرف ہووے اور زیارت
وداع آنحضرات کی بجالاوے پس آخر زیارت جامعہ ایمہ بقیع مین
ان فقرات کو زیادہ کرے ــــــــ

زیارت وداع ایمہ بقیع

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ وَ

مکان ہے کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے بحکم خداوند عالم
حضرت امیر علیہ السلام کو اپنا خلیفہ و جانشین کیا اور فرمایا
مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَهٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ پس مدینہ کو جانیوقت
اگر غدیر خم کا قصد کرین تو منزل خزیمیہ سے وہان جائین اور
وہان سے رابق آئین اور اگر بر وقت لوٹنے کے ارا[illegible] غدیر خم کا
کرین تو رابق سے جائین اور وہانسے منزل قزمیہ مین آجائین یہ
ایک منزل زیادہ ہوگی مروجہ منزلونسے اور مسجد غدیر خم
منہدم و خراب ہوگئی تہی لیکن فی زمانہ
بعض روساء ہند نے پہر تعمیر
کرادیا ہے

تمت

بید المتمسک بوثیق الاسباب محمد علی اللاری الشہیر بنخبۃ الکتاب